BUREADER BURAQ

# خونی عشق

تحریر : واحبہ فاطمہ

کراچی کلفٹن کے ایک پوش اور بھیڑ بھاڑ سے الگ ایریے میں بنا بہت بڑا وہ سفید بنگلہ ہر دیکھنے والی نظر کو مرعوب کرتا تھا.اور اپنی جانب کھینچتا تھا..

مگر جیسے ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی ویسے ہی وہ بنگلہ جتنا باہر سے خوبصورت تھا.

اندر سے اتنا ی سرد، بے رحم، سفاک اور خونی تھا.

کیونکہ یہاں رہنے والے انسان کم بھیڑیے اور درندے تھے..

اسی بنگلے کے بیسمنٹ میں لمبی سی ٹیبل کے گرد وہ چاروں

..مطلب پاشا، سوہم، کبیر، راسم اور ان کے خاص آدمی بیٹھے تھے

.سربراہی کرسی پر پاشا اور اس کے بلکل سامنے والی پر ریشماں تھی

ریشماں ایک خواجہ سرا تھی ...اور اوپر بنگلے میں بظاہر اسی کی اور اس کی کافی ساری

..شاگردوں کی رہائش تھی

اسی ٹیبل پر ان جرم کے دنیا کے بے تاج بادشاہوں یا چاروں

Executioners

.کی خاص میٹنگ جاری تھی

انھیں میں ان کی بہت خاص ہیکر ریما ... بھی شامل تھی.

اور رجا اور کومل بھی تھیں ...جو پاشا کی بہت خاص ورکر تھیں..

میری ڈیتھ بک میں کالی کا نام ٹاپ آف دی لسٹ آ چکا ہے ...اسی لیے اسے مرنا ہوگا..

ریشماں ؟

پاشا نے سوالیہ نظریں ریشماں کی جانب اٹھائیں.

انھوں نے آنکھ کے اشارے سے اجازت دی.

حال میں پاشا کی بہت بھاری، رعب دار اور سرد و سفاک آواز گونجی...

اس سے میں نمٹ لوں گا ..سوہم نے سرسراتے لہجے میں کہا ..میرا کچھ حساب کتاب نکلتا ہے اس کی طرف ..میرے بہت خاص آدمی کی جان لی ہے اس نے اسی لیے معاملہ زرا پرسنل ہے

..اوکے ڈن ...کل کی میٹنگ میں کالی کے جہنم رسید ہونے کی خبر سننا چاہتا ہوں

...ہو جائے گا ..سوہم نے اطمینان سے کہا

...میٹنگ برخاست ہو چکی تھی

وہ اٹھے اور بیسمنٹ کے خفیہ راہداریوں سے ہوتے ہوئے

انھیں کے ہی بندوں کے بڑے سے مردانہ سیلون میں نکلے.

سیلون میں سینکڑوں کی تعداد کے لوگوں میں کسی کا باپ بھی ان کو آتے جاتے نہیں پہچان سکتا تھا.

کیونکہ انھوں نے آنے جانے کے لیئے کبھی بنگلے کا مین گیٹ یوز نہیں کیا تھا..

سو ہم باہر نکلنے لگا جب قادر اس کے پیچھے تقریباً بھاگتا ہوا اسے تمام ضروری خبریں دینے لگا..

سر ایک اور بات.....

بولو...؟

...میڈم کو ایک لڑکا دو تین دن سے پریشان کر رہا ہے

..سوہم پل بھر کو رکا ...اور خونخوار نظروں سے مڑ کر قادر کو دیکھا

منہ سے سگریٹ نکال کر انگلیوں میں گھمائی جس کا مطلب تھا کہ وہ انسان سے

.جلاد بن چکا ہے اور میٹر شارٹ کر کے قہر ڈھانے والا ہے

.قادر کی روح فنا ہوئی

..سر ..وہ ہٹ جائے گا راستے سے ...آپ فکر مت کریں

..گڈ ..وہ کہتا سگریٹ منہ میں دبائے ..لمبے لمبے ڈگ بھرتا گاڑی میں بیٹھ چکا تھا

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

وہ افتاں و خیزاں کالج سے آئی اور کمرے میں بند ہوگئ تھی.

وہ بیڈ پر لیٹی پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی..

پھر ایک جھٹکے سے اٹھی..

دو دن ہوگئے تھے جان سولی پر لٹکے ..اس غنڈے کی بے ہودہ اور گندی باتیں برداشت کرتے.

ذہن میں جھماکا ہوا ..بی جان اور بڑی ماں گھر پر نہیں ہیں.

دبے قدموں بی جان کے کمرے میں داخل ہو کر الماری میں سے وہ منقش لکڑی کا چھوٹا سا صندوق نکالا اور وہی کارپٹ پر بیٹھ کر بھیگے چہرے اور کانپتے ہاتھوں سے وہ صندوق کھولا..

سب سے پہلے سامنے ہی وہ مسکراتی دس سالہ پرانی تصویر تھی..

اس نے اذیت سے وہ تصویر نکالی..

سوہم خان .....لب پھڑپھڑائے..

پھر وہ  سنہری بالوں والی گڑیا نکالی اور کانوں میں آواز گونجی.

.دیکھو روحا ...میں تمھارے لیے کتنی پیاری ڈول لایا

سوہم خان کہاں چلے گئے آپ ..آج سے سات سال پہلے جب ہم تیرہ سال کے تھے تو اتنے بھی چھوٹے نہیں تھے کہ آپ کو جاتے دیکھ کر پہچان نا پاتے.

ہمیں نہیں پتہ اس وقت کیا ہوا تھا ..ہمارے اپنے سب کہاں چلے گئے.یہ مسٹری ہم کبھی solve نہیں کر پائے.

لیکن آپ ہم تینوں کا آخری سہارا تھے .

سگے اکلوتے پوتے ہونے کے باوجود کیوں بی جان کہتی ہیں کہ آپ مر گئے.؟ کیا کیا آپ نے...؟

..کیوں بڑی ماں نانی ہونے کے باوجود آپ کو مرا ہوا سمجھتی ہیں

...ہمیں کیوں چھپاتی ہیں بی جان آپ سے

..اتنی نفرت کیوں کرتی ہیں آپ سے ..آپ مرے نہیں چھوڑ کر گئے ہمیں کیوں..؟

..وہ بھیگی پلکوں سے اس تصویر سے باتیں کیے جا رہی تھی

کہ اچانک صندوق میں بی جان کے زیورات کے ڈبوں کے نیچے کچھ پیپرز پر نظر پڑی..

ہاتھ ڈال کر پیپر نکالے .پیپر کھول کر دیکھے تو پیروں نیچے سے زمین کھسکی .. حویلی کی چھتیں روحا کے سر پر گریں.

کیونکہ جو پیپر اس کے ہاتھ میں تھے وہ سوہم خان اور روحا مراد کے نکاح کے پیپر تھے..

اس کا دل کیا ان پیپرز کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہوا میں اچھال دے..

اونہہ ...سوہم خان تو یہ ہے آپ کی حقیقت ..کہ ہمارے محافظ ہونے کے باوجود ہم زمانے کی ٹھوکروں پر ہیں.

کاش آپ میں کچھ غیرت ہوتی تو اپنے گھر کی خواتین کی حفاظت کرتے.نفرت ہے ہمیں آپ سے..

I hate u Soham khan..... I hate u

جلدی سے ساری چیزیں واپس رکھ کر صندوق الماری میں رکھا ..اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی.

...جب باہر سے بی جان کی آواز آئی

..روحا .....میری بچی کدھر ہو

اس نے فوری واش روم میں گھس کر منہ پر پانی کے چھینٹے مارے اور چہرہ صاف کیا..

باہر آئی ..یس بی جان ..ہم یہاں ہیں ..اس نے بازو پھیل کر کہا..اور بی جان کے گلے میں جھول گئی

ارے بھئی کیا کر رہی ہو کیوں بوڑھی ہڈیاں توڑنی ہیں..جاؤ چائے بناؤ ... بھئی تھک گئی میں تو..

پھر وہ دنیا بھلائے اپنی بی جان اور بڑی ماں سے لاڈ اٹھاتی چائے پینے میں مگن ہو گئی..

یہ فیصل آباد میں ایک بڑی سی حویلی تھی...

ابھی ابھی بی جان اور بڑی ماں زمینوں کی سیر کر کے اور منشی کریم سے سارا حساب کتاب کر کے لوٹیں تھیں..

کافی تھک گئیں تھیں

اب وہ کبھی بی جان اور کبھی بڑی ماں کے پاؤں دبا رہی تھی

ان کی دنیا اور زندگی کا مرکز بھی تو یہ ننھی سی جان تھی..

جس کے مستقبل کا سوچ سوچ کر بی جان کی راتوں کی نیندیں اڑی ہوئیں تھیں...

اگلے دن وہ کالج گئی تو وہ غنڈہ اس کی راہ میں حائل نہیں ہوا..

اور اسے لگا اس کی دعا پوری ہوئی ہے...

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

..ارے او منحوس، جنم جلی گونگی ہے .....بہری تو نہیں جو سنائی نہیں دے رہا کب سے آوازیں دے دے کر حلق سوکھ گیا ..مگر تیرے سر پر جوں تک نہیں رینگی ..شاہینہ نے حلق پھاڑ کر بے بس کمزور یتیم اور مسکین نند پر رعب جھاڑا.

میں چھت پر کپڑے سکھانے گئی تھی ..رحاب نے نم آنکھوں سے بے بسی سے اشارہ کیا..

تو وہیں مر گئی تھیں کیا ..جواب نہیں دے سکتی تھیں ..آہ مگر تم کیسے جواب دیتیں ..گونگی جو ہو ..لہجہ صاف ہتک آمیز تھا.....

..اب منہ کیا دیکھ رہی ہو جاؤ جا کر کھانا بناؤ.. تمہارا بھائی آتا ہو گا

..رحاب اثبات میں سر ہلا کر کچن میں آئی

..کرتی بھی کیا بھابھی کا کہنا ماننے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا

..کیا قسمت پائی تھی .. مسکین نے

.پہلے تو باپ نہیں تھا ..مگر ماں کی ٹھنڈی آغوش تو تھی

مگر دو سال ہوئے ماں کے گزرنے کے بعد جیسے تپتے صحرا میں ننگے پاؤں بھاگ رہی تھی.

...بے حس اور کم ظرف تھا وسیم جو بہن کے حقوق نہیں پورے کر سکتا تھا

انھیں دو سالوں میں وہ چھت سے گری تھی اور گلے پر چوٹ لگنے سے اپنی آواز کھو بیٹھی.

...کچھ علاج سے لاپرواہی کا نتیجہ تھا ..آپریشن کے پانچ لاکھ مانگے گئیے تھے

جنھیں دینا تو دور کی بات سننے کے بعد شاہینہ نے وہ واویلا مچایا تھا ..کہ خدا کی پناہ

وسیم کو سب کچھ پتا تھا کہ کس طرح اس کی بیوی نے بہن کو بے دام کی غلام بنا رکھا ہے ...اور اس سے جانوروں جیسا سلوک کرتی ہے ..مگر.

بے حسی کا مظاہر کرتے ہوئے کان لپیٹے رکھتا کہ زرا سے کچھ کہنے پر شاہینہ چچڑی کی طرح جان کو چمٹ جاتی تھی..

صد شکر تھا کہ وہ اسے پڑھنے دے رہی تھی ..اور وہ بی ایس سی کے تھرڈ سمسٹر میں تھی.

بیچاری رحاب انجان تھی کہ اس میں بھی اس کا کوئی مطلب ہی تھا.

شاہینہ اپنے دنیا جہاں کے نکمے اور آوارہ بھائی کے ساتھ اس پڑھی لکھی بے تحاشا حسین گونگی لڑکی سے شادی کروانا چاہتی تھی.

جو ساری عمر اسے کما کر کھلائے ...مگر اف نا کرے.

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

..سوہم کالی کے اڈے پر اطمینان سے داخل ہوا تھا

.انھوں نے اس کی تلاشی لی اور تسلی کی کہ وہ نہتا ہے

.. اس کے ساتھ صرف قادر اور دو آدمی اور تھے

اس کے آنے سے کالی کے چند دوستوں اور آدمیوں میں ایک عجیب سا خوف اور بے سکونی سی پھیلی تھی

وہ انتہائی اطمینان سے weed کی سگریٹ لبوں میں دبائے ٹانگ پر ٹانگ رکھے

پاؤں جھلا رہا تھا..

ٹیبل کے اردگرد بیٹھے لوگوں کے ماتھے پر پسینے چھوٹے ہوئے تھے اور بار بار گلے میں

ایک گٹھلی سی ابھر کر معدوم ہو رہی تھی.

مگر اس کے سامنے بیٹھا شخص نڈر طریقے سے بول رہا تھا.

وہ بول رہا تھا کیونکہ وہ اسے بولنے دے رہا تھا..

تو پاشا نے تمھیں بھیجا.. مجھ سے ......کالی سے نمٹنے کیلئے اپنے یہ دو تین کتوں کو

بھیج کر..مگر تم شاید بھول گئے کے سامنے میں ہوں.. تمھیں جرم کی دنیا کا

(جلاد (کھوں یا پھر سوہم خان کھوں .کیونکہ میں سب جانتا Executioner

..ہوں تمھارے بارے میں

سوہم خان کے نام پر پل بھر کو سوہم کا ہلتا پاؤں رکا..مگر پھر پاؤں جھلاتا اس نے

.جلتی سگریٹ لبوں سے نکال کر ہاتھوں کی انگلیوں میں گھمائی

..پیچھے کھڑے قادر نے کن اکھیوں سے اس کی انگلی میں گھومتی سگریٹ کو دیکھا

.کالی بولتا چلا جا رہا تھا

.سگریٹ دوسری مرتبہ اس کی انگلیوں میں گھومی

اور اب قادر کو پتہ تھا کہ تیسری مرتبہ سگریٹ انگلیوں میں گھومنے کے بعد کیا ہونے والا ہے کیونکہ سوہم خان کو نا زیادہ بولنا پسند تھا نا زیادہ سننا.

اور کالی تو بہت بول چکا تھا.

یہاں آئے ہو تو زندہ واپس نہیں جاؤ گے سو کالڈ جلاد میں تمھیں زندہ یہیں گاڑھ.....

اس سے پہلے کہ اس کی بات پوری ہوتی سوہم کی انگلیاں تیسری بار سگریٹ ہاتھ میں گھما چکی تھیں..

قادر نے آنکھیں بند کر لیں. کیونکہ اتنا بڑا غنڈہ ہونے کہ باوجود وہ اب تک سامنے بیٹھے جلاد جتنا بے رحم نہیں ہو پایا تھا جو شہ رگ پر گولی مار کر گردن ہی اڑا دیا کرتا تھا.

سوہم نے فائر کیا تھا ..جو کالی کی شہ رگ پر بجا تھا .اور اس کی گردن کی دھجیاں . اڑ گئیں تھیں .. سر ڈھلک کر کمر سے جا لگا..اور وہ زمین بوس ہو گیا.

اور یہ تو ان کے فرشتے بھی نہیں جان پائے تھے کہ نہتا آیا وہ جلاد اب فائر کیسے کر گیا تھا..

وہ جلاد اب اطمینان سے اٹھا ..ایک ہاتھ میں سگریٹ لبوں میں دبائے دوسرا میں پسٹل گھماتا کالی کے پاس گیا.

اور اس کی پیٹ پر اپنے جوتے پر لگا اس کا خون صاف کرتے بولا.

...اگر مارنا ہو ..تو مارتے ہیں ..اگر کاٹنا ہو تو بھونکنے میں ٹائم ویسٹ نہیں کرتے ..کاٹ ڈالتے ہیں ...باسٹرڈ

سے اپنا زہن پرسکون کرتا وہاں سے نکلا weed یہ کہتا وہ اطمینان و سکون سے ..تھا

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

راسم،کبیر، ریما، اور رجا ..بظاہر میاں بیوی کے بھیس میں اس کیپٹل سٹی میں اس بڑی مسجد میں ایز اے ٹورسٹ

...آئے تھے

پاشا نے یہ کام خصوصی طور پر راسم کے سپرد کیا تھا..کیونکہ یہ کام کرنے کے لیے

...پاشا جتنی سفاکی کا لیول ہونا بہت ضروری تھا

...اور راسم تو وہ بھڑکتا شعلہ تھا جو ٹارگٹ کو جلا کر خاکستر کر دیتا تھا

اور اب درختوں کے گھنے جھنڈ کے پیچھے بڑے پتھروں پر بیٹھ کر ریما تیزی سے

.لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتی ٹارگٹ کی لوکیشن ہیک کرتے ہوئے ٹریس کر رہی تھی

.جب راسم کو کچھ عجیب سا لگا اور ایک بڑے درخت کے قریب گیا

...زرا سا آگے ہو کر دیکھا

سرمئی لباس میں لپٹا ایک چھوٹا سا وجود تھا... سرمئی بڑی سی چادر سے خود کو

...چھپایا ہوا

.ایک بڑے سے پتھر پر سر جھکائے بیٹھی تھی اور چھوٹا سا بیگ گود میں رکھا ہوا تھا

درخت کے پیچھے سے اس کی نسوانی سسکیوں کی آوازیں آ رہی تھیں.. پھر فون رنگ

.ہوا جو کہ اس نے رسیو کیا تھا.. پھر اس سرمئی گٹھڑی میں سے آواز آئی

تماشہ سننے کے لیے فون کیا کہ میں زندہ ہوں کہ مر گئی مگر مجھے در بدر کر کے اتنا جان لو نایاب کہ روز تمھارا ضمیر تمھیں کچوکے لگائے گا .. کانٹوں پر گھسیٹ لی جاؤ گی .. مگر تب تم مجھ تک نہیں پہنچ پاؤ گی کیونکہ اس کال کے بعد میں یہ فون سپوئل کرنے والی ہوں .. وہ بڑی سی چادر سے خود کو چھپائے سہمی ہوئی سی تھی.

ہاہاہا ہاہاہا فون میں سے نایاب کے مکروہ قہقہہ گونجے.

وہ پھر بولی...

سنو نایاب میرا نام فانیہ ہے ... فانیہ ... مطلب آزاد .. اور اب میں آزاد ہوں ..

سنو ..... تم نے یہ سب کر کے مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے کیونکہ روز روز کی

تمھارے باپ کی مکروہ نظروں سے میں بچ گئی ہوں. تم نے میری ماں کی نظر میں مجھے چاہے جتنا مرضی گرایا ہو. مگر میری نظر سں دیکھو تو. دنیا کی کوئی طاقت میرے پاکیزہ دامن کو داغ دار نہیں کر سکتی...

او....اب بھی اتنا غرور ہے ...جب زمانے کی ٹھوکروں پر رکھی جاؤ گی تو خود ہی یہ غرور تار تار ہو جائے گا.جب کسی کوٹھے پر پہنچا دی جاؤ گی. ...نایاب نفرت سے بولی جو اس سناٹے میں باہر تک صاف سنائی دیا..

یہ بھی تمھاری غلط فہمی ہے نایاب ..کیونکہ اگر مجھ پر کبھی ایسا وقت آیا بھی تو چاقو بیگ میں لئے بیٹھی ہوں ..سب سے پہلے اپنی شہ رگ کاٹ لوں گی..

یہ کہہ کر فانیہ نے موبائل پتھر سے دے مارا جو کہ چکنا چور ہو چکا تھا..

کہاں جاؤں گی ..دماغ سنسنایا .....اور اگر کسی غلط ہاتھوں میں چلی گئی تو .. نہیں مر جاتی ہوں...اب یہ زندگی بلکل بے کار اور فضول ہے.

..ہاں یہ ٹھیک ہے ...وہ با آواز بلند بڑبڑائی اور بیگ میں سے چاقو نکالا

.کانپتے ہاتھوں سے اپنی گردن پر رکھا .آنکھیں بند کیں

..مگر اس سے پہلے ہی پیچھے گردن پر ایک سوئی سی چبھتی محسوس کی

راسم جو کہ پیچھے کھڑا یہ تمام کاروائی دیکھ اور سن رہا تھا ..اس کے چاقو شہہ رگ پر رکھنے سے بلکل بے اختیار ہو کر بغیر سوچے سمجھے بے ہوشی کا انجیکشن اس کی پچھلی گردن میں انجیکٹ کر چکا تھا.

آہہہہہہ .....وہ سسکی ..اس سے پہلے کچھ سمجھ آتا وہ بلکل نرم اور نازک حسین سا وجود راسم کی فولادی اور آہنی بازوؤں میں جھول گیا تھا..

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

بیسمنٹ میں بیٹھے سوہم نے پاشا کو کالی کے جہنم رسید کرنے کی اطلاع دی تھی..

سب موجود تھے .. سوائے کبیر، راسم ،ریما اور رجا کے .وہ پاشا کے ضروری کام سے دوسرے شہر گئے تھے.

اور وہ ضروری کام کسی کو دردناک موت دینے کا تھا جو راسم کے سپرد کیا تھا اس نے

..اب تک تو اچھی روپوٹ تھی

..حال میں پاشا کی آواز گونجی

دو تین دن تک بیرون ملک سے سمگل ہو کر ہماری اسلحے کی کھیپ پہنچ رہی ہے...

..مگر مختلف بڑے شہروں میں ...الگ الگ

سوات والے اڈے پر راسم جائے گا..میں اور کبیر جہلم جائیں گے ٹورسٹ بن . کر، اور سوہم تم نے کہا تھا کہ تم نے اپنے ضروری کام سے بھی جانا تھا اس لیے ...فیصل آباد چلے جانا

مگر کام میں کوئی کوتاہی برداشت نہیں ہوگی ..پاشا نے سنجیدگی سے کہا.

نہیں ہو گی.... فیصل آباد کے نام پر سوہم کے چہرے پر سایہ سا آکر گزرا تھا جو کہ وہ بڑی آسانی سے چھپا گیا تھا..

مگر ریشماں کی نظروں سے چھپ نہیں پایا تھا ..آخر بیالیس سال کی عمر کا تجربہ تھا..

میٹنگ برخاست ہو چکی تھی..

پاشا کے جانے کے بعد سوہم جھٹکے سے اٹھ کر اوپر پورشن میں موجود اپنے بیڈ روم میں آیا تھا..

صوفے پر بیٹھ کر سگریٹ سلگائی اور اپنا ذہن پرسکون کرنے کی ناکم سی کوشش کی..

ریشماں روم میں داخل ہوئیں..

سوہم آنکھیں موندے صوفے پر نیم دراز تھا..

وہ آکر قریب بیٹھ گئیں ..وہ احتراماً سیدھا ہو گیا.

شادی کر لو سوہم خان ..تمھارے ڈھیر سارے بچے کھلانے ہیں میں نے ...انھوں نے پیار سے کہا..

آپ کو پتہ ہے .....بی جان کبھی روح کو ایک قاتل اور خونی کے حوالے نہیں کریں گی ..اس کی آنکھیں لہو ٹپکا رہیں تھیں.

..جبکہ اس کی بات پہ ریشم نزاکت سے مبہم سا مسکرائی

..میں نے اسُ کا تو نام بھی نہیں لیا بچے

..سوہم نے پہلو بدلہ ...اور اٹھ کر کھڑکی میں کھڑا ہو گیا

..اسے ایک لڑکے کے ساتھ دیکھا گیا ہے ..ریشماں نے سرسری سا کہا

تو ٹھیک ہے آپ طلاق کے پیپر بنوا دیں ..آزادی دے آؤں گا ..اسے ...تاکہ اپنی مرضی کی زندگی گزار سکے.

ایک مرتبہ دیکھ لو کیا پتہ ارادہ بدل جائے.

نہیں بدلے گا ...وہ ریشماں سے نظریں نہیں ملا رہا تھا..

اور تم نے تو قسم کھائی تھی ..کہ حویلی نہیں جاؤ گے ....

میں نے کئی ایسے کام کیے ہیں جو نہیں کرنا چاہتا تھا ..ویسے بھی بی جان نے پیغام بھیجا ہے کہ ان کی پوتی کو آزادی کا پروانہ دے دوں ..اس کا تلخ اور سرسراتا لہجہ تھا.....

اسی لئے ایک مرتبہ جاؤں گا ..حویلی..ضرور جاؤں گا.

کیوں جانا چاہتے ہو ..طلاق کے پیپر تو سائن کر کے یہاں سے بھی بھیج سکتے ہو؟ ریشماں الجھی..

یہ بھی بی جان کا حکم ہے کہ ان کے سامنے بیٹھ کر سائن کروں ...انھیں اپنے پوتے پر اعتبار نہیں .... لیکن مجھے زرا برابر بھی پرواہ نہیں ..کر آؤں گا سائن....

اگر پرواہ نہیں تو سات سال سے کیوں پل پل ان پر نظر رکھی.، کیوں ان کی حفاظت کی؟ کیوں پیسے بھیجتے ہو؟

...سوہم نے پہلو بدلا ...یہ میری زمہ داری تھی

تمھاری زمہ داریوں سے تو بی جان تمھیں سات سال پہلے ہی بری الزمہ کر چکیں تھیں سوہم خان ...تو پھر

وہ دن یاد مت کروایا کریں ریشماں؟

کیوں ایک جلاد کو بھی تکلیف ہوتی ہے...؟

نہیں .... نہیں ہوتی ..نا کبھی کسی چیز سے ہوگی تکلیف

...بنایا ہے تاکہ کسی چیز سے تکلیف نا ہو executioner اسی لئے خود کو..

....بھاڑ میں جائے ہر چیز

وہ کہتا ...بغیر ریشماں کی آنکھوں میں دیکھے اپنی پسٹل اٹھائے ..وہاں سے جا چکا تھا..

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

سوہم باہر نکلا تو کوئی اس کے تعاقب میں تھا ...جب وہ کوریڈور سے گزر رہا تھا تو

..اچانک مڑ کر تعاقب کرنے والی کہ بھیجے پر پسٹل تانی

...وہ جی جان سے مسکرائی ...اور اس کی گلے میں بانہوں کا ہار پہنایا

...طلاق دو گے اسے ...تو کیا میں سمجھوں کہ پھر میرا چانس ہے

..سوہم نے اسے خود سے کھینچ کر دیوار میں دے مارا تھا

..دھواں دھواں چہرا لئے بھسم کرنے والا انداز تھا

کومل کتنی مرتبہ کہا ہے کہ مجھ سے دو فٹ کے فاصلے پر رہا کرو ... نہیں تو کسی دن تمہاری شہہ رگ نہیں بھیجا اڑا دوں گا......وہ غرایا

وہ جھٹکے سے پیچھے مڑی..چہرے پر خون کی لکیریں تھیں مگر وہ ڈھیٹ بنی مسکرا رہی تھی. بھیجا کیوں یہ دل اڑا دو سارا قصور جس کا ہے

Go to the he'll you.........

..سوہم نے گالی منہ میں روکی اور تن فن کرتا نکلا

مگر

...وہ پھر بیچ میں آئی

اوکے مجھے پاشا نے بھیجا ہے یہ کہہ کر کہ میں تمھارے ساتھ جاؤں گی...

جب جانا ہوگا بتا دوں گا ابھی اپنی منحوس شکل گم کرو یہاں سے ...وہ چبا چبا کر کہتا سگریٹ دو مرتبہ انگلیوں میں گھما چکا تھا...

اب کومل گھبرائی اور فوراً اس کے سامنے سے غائب ہوئی ..ریشماں اسے افسوس سے کھڑکی سے جاتا دیکھ رہی تھی..

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

...وہ ایک نرم و نازک گداز وجود تھا

... مکمل ڈھانپا ہوا

راسم اسے بازوؤں میں بھرے ان کی جانب انتہائی سنجیدگی سے آیا تو کبیر حیران ہوا..

..یہ خود کشی کرنے لگی تھی ..مجھے کچھ سمجھ نا آیا تو بے ہوش کر دیا

تو اب ...ہمیں نکلنا ہے ابھی ...ٹارگٹ کی لوکیشن پتا چل چکی ہے...پھینکو اس کو ادھر ہی ہمیں جانا ہوگا ؟ کبیر نے کہا.

اب جان بچائی ہی ہے تو پھر کیوں پھینکو گے .....جانے کن بھیڑیوں کے ہاتھ لگ جائے ...فی الحال گاڑی کی ڈگی میں ڈالو اور کام پہ فوکس کرو ..بعد میں دیکھتے ہیں کیا کرنا ہے....ریما نے کہا

وہ جلدی سے اٹھے ..راسم نے اسی سنجیدگی سے اسے اس کے چھوٹے سے بیگ سمیت بڑی سی گاڑی کی ڈگی میں ڈالا

...اور گاڑی میں بیٹھے

..گاڑی ایک چھوٹے سے ہوٹل کی بیک سائیڈ پر رکی تھی

..جس کے سارے سی سی ٹی وی کیمرے ہیک کر لئے گئے تھے

.راسم اور رجا اطمینان سے ہوٹل میں داخل ہوئے

.رجا کے ہاتھ میں ایک بڑی سی کون نما چیز تھی

.مطلوبہ کمرے کے باہر کھڑے ہو کر دستک دی

.دروازہ کھولنے والے کے منہ پر راسم کو دیکھ کر ہوائیاں اڑی تھیں

..جلدی سے دروازہ بند کرنا چاہا

..مگر وہ دروازہ کو ایک زور دار لات رسید کر کے اندر داخل ہو چکا تھا

..وہ دھاڑ سے پیچھا گرا

راسم نے رجا کی جانب ہاتھ بڑھایا ..رجا نے اس کون نما چیز سے برف کا ایک بہت نوکیلا ٹکڑا نکال کر دیا..

جو کہ راسم نے اپنے پورے زور سے سامنے پڑے شخص کے دل میں گھونپ دیا تھا.. برف کا وہ نوکیلا ٹکڑا اس کے دل کے آر پار ہوا تھا.
وہ کٹے بکرے کی طرح تڑپ اور چنگھاڑ رہا تھا...

راسم دوزانو اس کے پاس بیٹھا اور سراسراتے لہجے میں بولا..

وزیر صاحب ........ تم جیسے دھرتی پہ پڑے بوجھ کے لئے ہم جیسے جلاد پیدا کیے گئے ہیں... جس کے بل پر تم اتنے اچھل رہے تھے پہلے تو وہ جب تک یہاں پہنچے گا تم کتے کی موت مر چکے ہو گے...

مجھ سے الجھ کر غلطی کی اس نے ... میں چاہتا ہوں پہلے تو وہ تمھاری موت کی وجہ بننے والے ہتھیار کے بارے میں جاننے کی کوشش میں اپنا بھیجا فرائی کرے اس کے بعد مجھ سے نمٹنے...

یہ کہہ کر راسم نے اسے ایک ٹھوکر رسید کی اور وہاں سے نکلتے چلے گئے..

گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی بھگائی.

اب ان کا یہاں کوئی کام نہیں تھا.

.انھیں جلد اپنے ٹھکانے پہنچنا تھا

...پاشا نے آرڈر دیا تھا کہ کام پورا کر کے فوراً واپس پہنچو

........اس سب میں وہ لوگ

ڈگی میں موجود اس نازک سی جان کو بلکل فراموش کر بیٹھے تھے ..بلکل بھول چکے تھے..

مگر راسم نے اسے جو بے ہوشی کی ڈوز دی تھی وہ کافی ہیوی تھی ..اور منزل پر پہنچنے سے پہلے اس کے اٹھنے کے چانس بلکل نہیں تھے.

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

سیفی تم اتنے بے حس کیوں ہو،؟ زمل جھنجھلائی ..میں تمھیں سمجھا سمجھا کر تھک چکی ہوں یار کب سمجھو گے سترہ کے ہو چکے ہو بابا کا ہی کچھ خیال کر لو..اپنی زمہ داریوں کو سمجھو سیفی ..ہمارا آخری سہارا تو تم ہی ہو ..دل لگا کر کیوں نہیں پڑھ رہے کیوں غلط سنگت اختیار کر رہے ہو ..بابا بہت پریشان ہیں ..زمل کی آنکھیں نم ہوئیں ..

اونہہ ....اتنی سی عمر میں آپ مجھ سے کون کون سی امیدیں لگا کر بیٹھی ہیں آپی .....ہے ہی کیا ہمارے پاس یہ تین کمروں والا گھر ....میری عمر کے لڑکوں کو نا کوئی فکر نہ پریشانی ... عیش سے اپنے باپ کے پیسوں پر جی رہیں ہیں ..میرے

ہر دوست کے پاس لیپ ٹاپ اور بائیک ہے میرے پاس کیا ہے بس یہ زمہ

داریاں...

وہ تلخ ہوا اور پھر خود ترسی کا شکار ہوا

زمل نے بے بسی سے اسے دیکھا.....

سیفی احساس کمتری کو پالنے کی بجائے یار محنت نہیں کر سکتے ...مجھے بھی تو

د.............

او .....کم آن آپی اب اپنی مثالیں مت دینے بیٹھ جانا .....میں نے اتنی محنت کی

یہ وہ ... مجھ سے نہیں ہو گا ..نا امید رکھیں .. میں تو کم وقت میں ڈھیر ساری

دولت کمانا چاہتا ہوں ...وہ بد تمیزی سے بولا

زمل ضبط کر گئی ...میں تم پہ کوئی زمہ داری نہیں ڈال رہی سیفی ....بابا معذور ہوئے اس میں ان کی کوئی غلطی نہیں تھی ...ان کے معذور ہونے کے بعد میں یہ زمہ داریاں اٹھا رہی ہوں .. تمھیں تو بس ایک اچھا انسان بننا ہے سیفی.بس غلط سنگت چھوڑ دو ..میں یہ تو نہیں...

..آپی پلیز.....وہ تن فن کرتا جا چکا تھا زمل سر پکڑ کر بیٹھ گئی

Fsc میں تھی تو بابا فیکٹری میں کام کرتے ہوئے حادثے کا شکار ہوئے تھے جس کی وجہ سے ان کے پاؤں کاٹ دیئے گئے تب زمل نے بہت محنت سے زندگی کی گاڑی گھسیٹی تھی. ماں تو کچھ سال پہلے ہی فوت ہو چکی تھی جب وہ

کیا اور یہ اس کی محنتوں کا ہی نتیجہ تھا کہ اب گورنمنٹ سکول میں Msc جیسے تیسے جاب لگ گئی تھی.

بائیس کی تھی .. بڑی چھوٹی عمر میں نازک کندھوں پر بوجھ آ پڑا تھا.

اب اگر سکون سے سانس لینے کا وقت آیا تھا تو سیفی جو ایک حساس اور احساس کمتری کا شکار ٹین ایج لڑکا تھا .. ہاتھوں سے نکلا جا رہا تھا ..

ایک دو شکایتیں آ چکی تھی . نعیم صاحب کو کے لڑکے پر نظر رکھیں ... غلط سنگت میں اٹھنا بیٹھنا ہو رہا ہے ..

اور بد قسمتی سے ان کے گھر کے بلکل سامنے بنی کوٹھی میں عجیب وغریب قسم کے پر اسرار لوگ رہتے تھے .. نا کسی سے ملتے تھے ..

...نا محلے میں سے کوئی اس گھر میں جانا چاہتا تھا

..مگر سیفی کو دو تین مرتبہ وہاں جاتے دیکھا گیا تھا

..زمل نم آنکھیں لئے کچن میں آئی اور کھانا تیار کرنے لگی

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

گاڑی پچھلے دروازے سے پورچ میں داخل ہوئی تھی ..راسم کبیر، ریما اور رجا گاڑی سے اترے ..

ریشماں کی شاگرد پنکی اور اس کی کچھ چیلیاں کسی خاص فنکشن کے لئے تیار ہو کر بڑے زرق برق لباس پہن کر جانے کے لئے پورچ میں داخل ہوئیں تھیں..

جب عجیب سی دھمک کی آواز آئی تھی..

وہ سب چونکے تھے..

جب انھیں یاد آیا کہ انھوں نے ایک جیتی جاگتی جان ڈگی میں بند کر رکھی ہے..

اری .....یہ کیسی آواز ہے .. پنکی بولی.

راسم سنجیدگی سے ڈگی کی جانب بڑھا اور اس کا لاک کھول دیا..

وہ ہرنی جیسی سہمی آنکھیں لئے ایک جست میں ڈگی سے باہر آئی تھی..

.ڈگی میں مزاحمت کے دوران (چادر بھی سر سے سرک چکی تھی

اور وہاں پر موجود ان لڑکے لڑکیوں کو دیکھ کر ...ان خواجہ سراؤں ۔ ان کے لباس
...اور ماحول کو دیکھ کر بہت کچھ غلط سمجھی تھی

وہ سب سوائے راسم اور کبیر کے مبہوت سے اس براؤن آنکھوں اور براؤن بالوں
..والی گڑیا کو دیکھ رہے تھے
.جس کا سنہری رنگ گرے کلر میں سونے کی طرح دمک رہا تھا

کون ہو تم لوگ ....مجھے یہاں لانے کی جرات بھی کیسے کی ..اس نے فوراً بیگ ٹٹولا
.تھا ..جس میں اپنا چاقو نا پا کر خوف سے سفید پڑی تھی

اگر تم لوگوں کو لگتا ہے کہ مجھ سے کوئی غلط کام کروا سکتے ہو تو یہ تمھاری غلط فہمی ہے.

..فانیہ نے ایک ہنگامہ کھڑا کر دیا تھا

.پنکی اور اس کی چیلیاں بڑی دلچسپی سے اسے دیکھ رہیں تھیں جبکہ

..اف یہ لڑکی اور اس کی چلتی زبان ..راسم نے خونخوار نظروں سے ادے گھورا

.اتنے میں ہی وہاں ریشماں، پاشا اور سوہم آلئے تھے

اری کیا تماشہ ہے یہ .. کیوں ہنگامہ مچا رکھا ہے .. کیا ہو رہا ہے میرے گھر میں..

ریشماں ناگواری سے بولیں..

جبکہ فانیہ کی تو یہ ماحول دیکھ کر جان لبوں پر آگئی تھی....

لپک کر گیٹ کی جانب بھاگنے کی کوشش کی .. ریما نے اس کا بازو پکڑا مگر وہ ہتھے سے اکھڑ رہی تھی..

راسم طیش میں اس کی جانب بڑھا اور بازو سے کھینچ کر رخ اپنی جانب کیا اور ایک زور دار تھپڑ رسید کیا.

وہ بھی تو نا کچھ سن رہی تھی نا سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی .. بس ہنگامہ مچا رکھا تھا..

پورے دن کی بھوک، پیاس، غنودگی کمزوری ڈپریشن اور اس فولادی ہاتھ کا کمال تھا
.کہ وہ ایک مرتبہ پھر زمین بوس ہو چکی تھی

.راسم نے دانتوں تلے لب کچلے

..ایک سیکنڈ سے پہلے سب لاؤنج میں پہنچو ..کوئی کہیں نہیں جائے گا
.ریشماں نے حکم سنایا

..راسم کے سر پر خطرے کی گھنٹیاں بجیں
کیونکہ اب ریشماں کی عدالت لگنی تھی
.جس میں قصور وار راسم ٹھرایا جانے والا تھا

کیونکہ یہ اس کی غلطی تھی کہ وہ انجان لڑکی ریشماں کی جاگیر میں داخل ہو چکی تھی...

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

..ریحاب پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنی بھابھی شاہینہ کو دیکھ رہی تھی

...اور سوچ رہی تھی کہ ڈائن بھی سات گھر چھوڑ کر کھاتی ہے

اے سنو...مجھے کوئی اعتراض نہیں چاہیے ..بس میرا آخری فیصلہ ہے اس مہینے کی تیس تاریخ کو تمھارا نکاح کرنے والی ہوں میں اپنے بھائی کے ساتھ....وسیم کا

بھی یہی فیصلہ ہے ... تمھیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں میں خود ہی تیاری کر لوں گی.

لاپروائی سے کہتی شاہینہ اندر اپنے کمرے میں چلی گئی.

محلے کہ ایک دو معزز گھر سے اس خوبصورت بلا کے رشتے آئے تھے ..اور اس سے پہلے ک وہ ہاتھ سے نکلتی یا وسیم کا ضمیر بدلتا اس نے یہ کام نمٹانے کا بھی فیصلہ کر لیا تھا.

اور پیچھے رحاب اس بدقماش، آوارہ، نکمے اور نظر باز انسان کے ساتھ اپنی زندگی سوچنے لگی.

جس کی نظروں سے ہی اسے گھن آتی تھی.

.....پوری زندگی اس کے ساتھ ... چھی

.اسے کراہیت محسوس ہوئی

بے تحاشا روتے اس نے کوئی معجزہ ہونے کی دعا کی ..اللہ تعالیٰ سے لو تو پہلے ہی لگا رکھی تھی یہ ظلم سننے کے بعد تو بس یہ دعا کی تھی کہ کوئی فرشتہ آلئے اور اسے .. بچا لے

..اور شاید دعا قبولیت کا شرف حاصل کر چکی تھی

.مگر کیسے اسے معلوم نہیں تھا

.مگر دعا قبول کرنے والے نے خود ہی راستے نکال دیئے تھے

...اسی لیے اگلے دن ہی اس کی بیسٹ فرینڈ چلی آئی

آؤٹنگ کے لئے Rohtas fort اور کالج کی طرف سے جہلم کے تاریخی مقام جانے کا بتایا..

میری بھابھی کبھی نہیں مانے گی ...رحاب نے اشارہ کیا..

اوں ....مجھے پتہ ہے اسے کونسی زبان میں منانا ہے .فضہ اسے لئے شاہینہ کے پاس گئی اورمدعا بیان کیا.

..ارے واہ بھئی کھانے کے لالے پڑے ہیں اور میڈم کو سیر سپاٹوں کی پڑی ہے کہیں نہیں جا رہی یہ اور خرچہ کون کرے گا اس کا باپ ... حسبِ معمول شاہینہ نے زہر پھونکا.

لیکن سامنے رحاب نہیں فضا تھی.

ارے میری پیاری بھابھی ...دراصل یہ میری بیسٹ فرینڈ ہے میرا اس کے بغیر جانے کا دل نہیں کرے گا.ایک دن کی بات ہے صبح جانا ہے شام کو واپس.. اس کا سارا خرچہ میں اٹھاؤں گی ...بلکہ آپ کو بھی دو ہزار دوں گی ..دیکھنا اس کی ٹینشن لے لے کر کیسا روکھا پھیکا ہو گیا ہے چہرہ آپ کا ...آپ زبردست سا فیشل کرانا ..پھر یہ آکر آپ کی ہر بات مانے گی ...نکاح والی بھی.

...فضا نے لالچ دیا اور پرس میں سے دو ہزار نکال کر ہاتھ میں تھامے

..شاہینہ کی رال ٹپکی

..ویسے وسیم تو نہیں مانتے مگر تم اتنا اصرار کر رہی ہو تو چلی جاؤ ..اور جانا کب ہے

.. کل جانا ہے بھابھی .. گیشل کروا کر آپ کی خوبصورتی میں چار چاند لگ جائیں گے

.فضہ شاہینہ کی مٹھی میں پیسے دباتے بولی

.رحاب نے نم آنکھوں سے فضہ کو تشکر بھرے احساس سے دیکھا

.فضہ نے اسے آنکھوں سے اشارہ کر کے تسلی دی

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

ساری بات سننے کے بعد ریشماں راسم کی طرف متوجہ ہوئی تھی.

سب موجود تھے.

وہ جو بے ہوش تھی

اب وہ بھی ہوش میں آنے کے بعد سہمی سی لاؤنج سے ملحقہ دروازے سے لگی کھڑی سب سن رہی تھی.

لاؤنج میں ریشماں کی بھاری مردانہ سی آواز گونجی.

راسم کیوں لائے ہو اسے یہاں ...کس رشتے سے ..اور بقول تمھارے ہی وہ بول رہی تھی کہ وہ کسی غلط ہاتھوں میں نہیں جائے گی ..تو تم نے اسے کس حق سے اور کیوں ہاتھ لگایا..اور پھر بغیر اس کی مرضی کے اسے یہاں لے آئے،؟

راسم کے پاس کوئی جواب نہیں تھا ..یہ تو وہ بھی نہیں جانتا تھا کہ اس نے ایسا کیوں کیا تھا.

اب اگر ایسا تم نے کیا ہے تو تم ہی اس کی زمہ داری اٹھاؤ گے .. تمھیں ابھی اور اسی وقت اس سے نکاح کرنا ہوگا.

ریشماں جانتی تھی کہ وہ چاروں اپنی زندگیوں سے کھیل رہے ہیں .مگر وہ ان کو خوش دیکھنا چاہتی تھی .راسم پہلی مرتبہ کسی لڑکی کی جانب متوجہ ہوا تھا.

..یہ معمولی بات ہرگز نہیں تھی

راسم نے تو انھیں خود ہی موقع دے دیا تھا..اب وہ اسے گنوانے کے موڈ میں .. ہرگز نہیں تھی.

.اس بدکتے گھوڑے کو ایسے نکیل ڈالنا ہی بہتر تھا

دروازے کے پاس وہ کھڑی ان اجنبیوں کو اپنی زندگی کا فیصلہ کرتے دیکھ جی جان سے لرزی.

..ابھی عمر ہی کیا تھی ..اٹھارہ کی تو تھی

.مگر اب دنیا پر اس کا تھا ہی کون..جو اس کے لیے فیصلہ کرتا

.اور اگر وہ اس سے باز پرس کر رہی تھی تو کوئی نیک انسان ہی تھی

.اگر وہ نکاح کی بات کر رہے تھے تو وہ برے نہیں تھے

ایک محفوظ ٹھکانہ

.ایک محافظ ہی سہی

..یہ سوچ کر تسلی ہوئی اور خود کو اپنے رب کی رضا کے حوالے کر دیا

..ادھر ریشماں کی بات سن کر راسم کے سر پر وائٹ پیلس کی چھتیں گری تھی

میں آپ کی بہت عزت کرتا ہوں ریشماں مگر ایسا کچھ بھی نہیں کروں گا ...راسم نے سرد تاثر سے کہا.

راسم ...ہاؤ ڈئیر یو ....ہمت بھی کیسے ہوئی تمھاری ....ریشماں کی حکم عدولی کی...اب اگر انھوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہ نکاح ہو گا مطلب ابھی ہوگا...

سوہم جو کہ خاموشی سے یہ سب کاروائی دیکھ رہا تھا ..پاشا کے بولنے سے پہلے دھاڑا ..کیونکہ اس کی بات پر پاشا اور سوہم دونوں اپنی جگہ سے اٹھے تھے.

راسم کی زبان بند تھی .. کیونکہ اب کوئی چارا نہیں تھا .. خونخوار نظروں سے دروازے میں لہراتے سرمئی آنچل کو گھورا ..

آپ سب لوگ مجھ سے ہی کہہ رہے ہیں ایک مرتبہ اس سے بھی پوچھ لیں .. جس کی زندگی کا فیصلہ کر رہے ہیں.

راسم نے آخری امید کے طور پر آخری پتہ پھینکا .. کیونکہ اس کے حساب سے وہ زناٹے دار تھپڑ کھانے کے بعد تو اسے صاف انکار کردینا چاہیے تھا ..

مگر...

وہ سب سن رہی ہے اگر اعتراض ہوتا تو بیچ میں ہی بول پڑتی ...اب اس کا دنیا میں کوئی نہیں .. تو تم اس کی زمہ داری اٹھاؤ گے .. بہت کم عمر لگ رہی

ہے....اسی لئے معصوم ہے ...اور اگر اسے زرا بھی تکلیف دی تو میں سمجھوں گی

..تمھاری نظر میں میرے احسانوں کی کوئی اوقات نہیں

.راسم تڑپ گیا ...مگر خاموش ہو گیا

..پاشا نے اپنے آدمیوں کو اشارہ کیا

..اور بھلا وائٹ پیلس میں کپڑوں، زیورات اور میک اپ کی کیا کمی تھی

..نا نا کرنے کے باوجود اسے بہت فینسی سا بلکل نیا شاکنگ کلر لہنگا پہنا دیا گیا تھا

مگر ڈریس بے تحاشا بولڈ تھا .گہرا گلا ...ہاف بلاؤز ..اور پیچھے بس ڈوریاں

اس نے صاف انکار کیا ....مگر ریما بولی

دیکھو یہاں سبھی فینسی اسی طرح کے ڈریس ہیں. میں، رجا اور کومل تو پینٹ شرٹس پہنتی ہیں...

یہاں کوئی نہیں آئے گا..باہر چادر لے لینا اور بس تمھیں تمھارا شوہر دیکھے گا...اسی لئے یہ دیکھو ان سب کی خوشی کے لئے پہن لو...

وہ جو ڈھیر سارے خواجہ سرا آج اپنے ہی گھر کے فنکشن کے لئے مرے جا رہے تھے. فانیہ نے ایک نظر ان کے تمتماتے چہرے پر ڈالی..تو اسنے سر جھکا لیا.

ریما نے اسے کھانا بھی کھلایا تھا...

زندگی میں پل پل کی زلالت کے بعد اتنے پروٹوکول ملنے کے بعد وہ تو بچوں کی طرح خوش ہی ہو گئی تھی..

.مگر نہیں جانتی تھی کس طوفان سے الجھنے چلی ہے

.جب تیار ہوئی تو ایک مرتبہ تو ریما بھی حیران پریشان سی ہو گئی

.. .ارے پنکی دیکھو تو زرا .......راسم تو آج گیا .دیکھتے ہی قدموں میں گر جائے گا

ریما نے ان سب کو بلا کر ان کی توجہ اس کی طرف دلائی اور ایک زور دار سیٹی

..بجائی

..وہ بھی لگے ناچنے گانے ..رجا اور کومل نے بھی ہوٹنگ شروع کر دی

شاکنگ کلر میں اس کا گورا رنگ دمک رہا تھا ..میک اپ نے تیکھے نقوش اور دو آتشہ

..کر دیئے تھے ..وہ تو کوئی اپسرہ ہی لگ رہی تھی

..وہ تو شرم سے دوہری ہی ہو گئی

کچھ دیر بعد ہی مولوی صاحب آئے اور وائٹ پیلس میں پہلی مرتبہ نکاح جیسا مقدس بندھن باندھا گیا.

تیز میوزک ۔ ایک جشن تھا جو آج اس گھر میں جاری تھا

پنکی اور اس کی چیلیوں نے گئے رات تک ہنگامہ مچا کہ رکھا..

اور تو اور ریما کومل اور رجا نے بھی ان کا ساتھ دیا.

سوہم، پاشا اور کبیر نے خوب فائرنگ کی...

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

وہ ڈری سہمی سی اب اوپر والے پورشن پر موجود اس سجائے گئے کمرے میں بیٹھی جھلا رہی تھی.

بیگ اسی لاؤنج والے کمرے میں رہ گیا تھا.

ریما شرارت میں وہ چادر بھی جو اس نے لی ہوئی تھی اپنے ساتھ لے جا چکی تھی....

اور جو دوپٹہ تھا وہ بھی اتنا باریک تھا کہ جسم کی تمام رعنائیاں واضح ہو رہی تھیں..وہ دوپٹہ سر سے اتار کر اپنے جسم کے ارد گرد اچھے سے لپٹایا

اونہہ ...یہ سب تو کتنے اچھے ہیں ..مگر میں ابھی اس شخص پر بھروسہ نہیں کر سکتی .. نہیں آنے دوں گی میں انھیں اپنے قریب ....

اب کیا کروں ..اٹھ کر وارڈ روب میں دیکھا تمام مردانہ کپڑے ...یقیناً اس کے بگڑے تیوروں والے مجازی خدا کے ہوں گے .. ابھی وہ جائزہ لے ہی رہی تھی کہ پیچھے دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آہٹ محسوس ہوئی.

وہ جی جان سے لرزی اور اس وقت کو کوسا جب وہ بستر سے اٹھی ..کم از کم کمفرٹر میں تو دبک ہی سکتی تھی ..

ادھر وہ جلتا سلگتا اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا .. سوہم اور کبیر نے زبردستی اسے بھیجا تھا ..

مگر ڈور لاک کر کہ جوں ہی مڑا تو پہلے تو ہکا بکا رہ گیا پھر تن بدن میں آگ لگ گئی ..

بھناتا اس کی جانب بڑھا ..

یہ کیا بے ہودگی ہے .....وہ دھاڑا .

وہ جو اسے چادروں میں لپٹی ہوئی کو اٹھا کر لایا تھا ..ایسے بے ہودہ لباس میں دیکھ کر جل ہی تو گیا .

مگر شاید بھول گیا کہ وہ باہر چادر میں ہی تھی ..اور اب بس اپنے شوہر اپنے محرم کے سامنے ایسے تھی .

.وہ ... مم ...میں نے .انکار کیا تھا .. مم .مگر ریما ..آپی . نن

اس کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ اس نے آکر بازو سے اسے سختی سے دبوچا...ایک ہاتھ چہرہ سخت گرفت میں لیا.....

آئندہ جتنا جسم کا حصہ کپڑے کے بغیر ہوا ...اتنے حصے کو تیزاب ڈال کر جلا دوں گا سمجھیں.. جیسے لایا تھا خود کو ویسے ڈھانپ کر نہیں رکھا تو جان لے لوں گا تمھاری ..وہ غرایا

چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے .. مم میں نے کہا نا رر .ریما آ ....آپی نے .وہ مچلی مگر راسم کے تو ہوش ہی اڑ چکے تھے...

اتنے قریب وہ نرم و نازک خوشبوؤں میں بسا وجود.اس کا دو آتشہ حسن اور چھلکتی رعنائیاں ..اور اس پر متضاد ملکیت کا احساس ..اسے بہت کچھ کرنے پر اکسا رہا تھا..

چھوڑیں ... مم .....بلکل اچانک ہی راسم نے پورے حق سے جھک اس کی بولتی بند کی تھی.اور اس کی سانسیں اپنی سانسوں میں الجھائیں..کمر کو آہنی گرفت میں لے کر خود میں بھینچا...

لمس دہکتا، جان لیوا سا تھا ...فانیہ تڑپی ...ابھی اس ظالم کی قربت میں بھی جیسے وہ اسے اذیت ہی دے رہا تھا..

کچھ کمر میں کیلوں کی طرح چبھتی اس کی انگلیاں.

وہ بے تحاشا رو دی.

فانیہ کے آنسو جب اس کے گریبان میں گرے تو اسے ہوش آیا.

اسے پیچھے مڑ کر بیڈ پر پٹخا ...کمفرٹر اٹھا کر اس کے اوپر گرایا پھر ایک ہاتھ سے اس کا منہ دبوچا.

میری بات غور سے سنو .....پہلی اور آخری مرتبہ بول رہا ہوں ...جب بھی میں کمرے میں آؤں خود کو اس کمرے میں بند کر لینا.

..راسم نے اس کمرے کے نلکل ساتھ والے ملحقہ کمرے کی طرف اشارہ کیا

میرے سامنے مت آنا ....دور رہنا مجھ سے .... نہیں تو حشر بگاڑ دوں گا ....یا مر

..جاؤ گی میرے ہاتھوں

.وہ کیتا تن فن کرتا باہر نکلا تھا

فانیہ نے سسکتے سکون کی سانس لی مگر کچھ ہی دیر میں وہ پھر دھاڑ سے دروازہ

.کھول کر اندر داخل ہوا.اور دروازہ لاک کیا

..فانیہ کی سانس ایک مرتبہ پھر اٹکی مگر وہ کمفرٹر میں دبکی رہی

..راسم نے لاکر اس کا بیگ بیڈ پر پھینکا

.اٹھ کر چینج کرو یہ بے ہودہ لباس ...وہ دھاڑا ..مگر وہ کمفرٹر میں منہ دے گئی

.اب اٹھتی ہو کہ یہ کام بھی میں کروں ......وہ بوکھلا کر اٹھی ..اور بیگ اٹھایا

..راسم نے اس کی جانب سے رخ موڑ لیا

..مگر گھبراہٹ میں اس سے بیگ کی زپ بھی نہیں کھل رہی تھی

.چوڑیوں کی کھنکتی چھنکار نے پھر راسم کا دماغ گھمایا

..دوسرے کمرے میں دفاع ہو جاؤ ...گیٹ لاسٹ ...وہ پھر دھاڑا

وہ بیگ اٹھا کر چھپاک سے دوسرے روم میں آئی پیچھے مڑ کر لاک لگایا اور لمبی ...سانس کھینچ کر وہیں بیٹھتی چلی گئ

...کھڑوس .... جلاد کہیں کے .....دل میں کوسا

...لیکن جب اپنے حلیے پر پھر نظر پڑی تو کانوں تک سرخ ہوئی

اچھا ہے ..وہ غصہ نا ہوتے تو کیا کرتے ...کتنا گندہ لباس ہے یہ ......اور شکر ہے کہ غیرت والے ہیں ...میری حفاظت کریں گے.

...وہ دل میں خوش ہی ہو رہی تھی ..اس کے ہر عمل سے

اونہہ ....آرام سے نہیں بول سکتے تھے ..تیزاب پھینک دوں گا ..مار دوں گا ..منہ بنا کر دل میں اس کی نقلیں اتاری.

وہ پھر جھلائی.

..مگر خود ہی ہنس دی

ادھر آج راسم کے بستر پر کانٹے سے اگ آئے تھے.. بری طرح ڈسٹرب تھا ...نیند تھی کہ آکر نہیں دے رہی تھی ..

..رگوں میں خون کی بجائے جیسے دہکتا لاوا دوڑ رہا تھا

.دل تو کر رہا تھا ابھی اٹھے اور اس کا سکون برباد کرنے والی کا حشر بگاڑ دے

.ایسا کر بھی گزرتا .جتنا طیش میں تھا

.اگر ریشماں کا خیال نہیں ہوتا تو

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

.اگلے ایک دن میں انھوں نے اپنے ضروری کام نمٹالئے تھے

..کل انھوں نے مختلف شہروں میں اپنے کام نمٹانے کے لئے جانا تھا

.اپنی ضروری تیاری کر رہے تھے

..کیونکہ کام ان کا تھا اور نظر دشمنوں کی تھی ان پر

.سوہم نے پیپر تیار کر لئے تھے ...بظاہر وہ لاپرواہ سا اپنی جان چھڑانے چلا تھا

.مگر نہیں جانتا تھا کہ خود کو کس عذاب میں جھونکنے چلا تھا

اگلے دن

.پاشا اور کبیر، رجا اور ریما . جہلم جا رہے تھے

راسم سوات

....سوہم اور کومل فیصل آباد کے لئے روانہ ہوئے

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

.وہ لاش ایک بہت بڑے بیسمنٹ کے فرش پر پڑی تھی

پاس ہی ایک سانڈ نما درندہ اور شیطانی خباثت لئے ایک شخص دوزانو اس کے پاس بیٹھا تھا.

آس پاس ہی ڈھیر سارے آدمی اسلحہ پکڑے کھڑے تھے .ان کے ماتھے اور ہتھیلیاں پسینے سے بھیگی ہوئیں تھیں ..
کیونکہ سامنے جسکی لاش تھی.

وہ ایک بہت بڑے سیاسی لیڈر اور جرم کی دنیا کے بے تاج بادشاہ، بادشاہ دادا کا بھائی تھا

وزیر ...میرے بھائی اٹھو ....جو فرمائش کرو گے پوری کروں گا ..اب تمھیں منع نہیں کروں گا.

جب لاش میں سے کوئی آواز نہیں آئی تو وہ اٹھا اور ایک آدمی کے ہاتھ سے خنجر چھین کر اس کی جانب لپکا جسے اس نے وزیر کی حفاظت کے لئے رکھا تھا ..اور سیکنڈوں میں اس کے پیٹ میں خنجر گھونپ گھونپ کر خون کی ندی بہا دی

کتوں، حرام خوروں وہ آئے اور آکر میرے بھائی کو مار کر چلے گئے..اور تم لوگ تماشا دیکھتے رہ گئے

..تم سے اچھی تو وہ جلادوں کی ہیجڑوں کی فوج ہے

...جو اپنا کام تو ٹھیک سے کرتے ہیں

...میں بھی تم لوگوں کو جہنم رسید کر کے ہیجڑے ہی نا پال لوں

وہ ... سر .......بابا ہمیں بتا یے بغیر اس ہوٹل میں گئے تھے ..ایک آدمی گھگھیاتے بولا.

اب حرامزادو ..میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو زمین کھودو یا آسمان ...مجھے پاشا کا اور اس کے کتوں کا سر چاہیے..

بہت ٹانگ اڑا لی اس نے میرے کاموں میں ....بہت برداشت کر لیا میں نے.

ان کی کمزوری ڈھونڈو ..گھر والے، بچے یا ان کی رکھیل کچھ بھی..

میں اب خود ان کا سر کچلوں گا ...بادشاہ دادا سے الجھ کر بہت بڑی غلطی کر سی

..انھوں نے

....اب جاؤ ڈھونڈو انھیں

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

بی جان اسے پوری حویلی میں آوازیں دیتی پھر رہی تھیں.. لیکن جانتی تھی آج سنڈے تھا اور وہ گھسی ہوگی کوئی پرانا سوٹ پہن کر چمارن بن کر مٹی اور گملوں

.میں

گارڈنگ کا جنون کی حد تک شوق تھا اسے ...اور حویلی کا جو شاندار سا باغیچہ تھا اسی کی محنت کا ثمر تھا.

ہوا بھی یونہی بی جان لان میں نکلی تو وہ منہ پر ملتانی مٹی کا فیس پیک لگائے مٹی سے اٹی بڑے بڑے گملوں میں گھسی ہوئی تھی..

بی جان نے ماتھا پیٹا ..ارے لڑکی حالت دیکھ اپنی ...کہاں سے لگتی ہو میری پوتی ... بھنگن لگ رہی ہو اس وقت..

وہ قہقہہ لگا کر ہنسی ...بی جان فکر مت کریں ابھی ہم جب سمینار کے لئے تیار ہو کر انار کلی بنیں گے پھر آپ کی پوتی ضرور لگیں گے..انداز شاہانہ سا تھا..

دماغ خراب ہے لڑکی اتوار کو کونسا سمینار کا ہے کا سیمینار.

افف او بی جان .. سٹیٹ کے منسٹر آ رہے ہیں.اسی لئے آج ہی ہے ..ہم بس جا رہے ہیں تیار ہونے .سمینار لوک ورثہ اور ہماری ثقافت کو فروغ دینے کے لیے رکھا گیا ہے..

روحا نے تفصیل بتائی..

اچھا ...جو بھی ہے مگر آج سمینار سے واپسی پر حویلی مت آنا علی کے ساتھ اس کے فلیٹ چلی جانا ..بی جان کو سوہم کا فون آ چکا تھا اور انھیں الگ ہی فکریں ستا رہی تھیں..

...لیکن کیوں بی جان ...آپ نے ایسا کیوں کہا؟ اسے حیرت ہوئی

لیکن ویکن چھوڑو بس جو کہا ہے وہ کرو

..بی جان کہتی اندر جا چکی تھیں .

اس نے کندھے اچکائے ..اور واپس اپنے کام میں مشغول ہو گئ ..بس ایک گھنٹہ تھا تیار ہونے کے لیے ..وہ اٹھی .. تبھی ایک شاندار بلیک رنگ بی ایم ڈبلیو بلکل ..انجان گاڑی حویلی کے اندر داخل ہوئی ..اسے تجسس ہوا

.تو وہیں کھڑی رہی

پھر جو شخص گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ سے اتر کر باہر آیا اسے دیکھ کر اور پہچان کر روحا کے پیروں نیچے سے زمین کھسکی..

اور اس کے پیچھے آتی وہ بے باک سے لباس میں لڑکی..

وہ حیرت سے انھیں دیکھ رہی تھی.

سرخ و سفید رنگت، چھ فٹ سے نکلتا قد..چوڑا کسرتی جسم، لائٹ پرپل شرٹ اور بلیک پینٹ میں وہ مردانہ وجاہت کا شہکار تھا..

وہ دونوں اسے دیکھ کر اس کی جانب آئے..

ہیلو میڈ...ہمیں بی جان سے ملنا ہے..کدھر ہیں وہ..

.اس کے حلیے سے کومل اسے میڈ سمجھی

..وہ بولی کچھ نہیں بس اندر کی جانب اشارہ کیا

.سوہم سن گلاسز اتار کر اپنی سبز آنکھوں سے اس حویلی کو دیکھ رہا تھا

.جہاں اس کا بچپن گزرا تھا

....جو اس کا اصل تھا

..کومل نے اس کا اشارہ پاتے ہی سوہم کو اندر جانے کا اشارہ کیا

..وہ چلے گئے

تو بی جان اسی لیے نہیں چاہتی تھیں کہ ہم آج حویلی رکیں ...اونہہ ...پرواہ کسے ہے ..لگتا ہے دوسری شادی کر لی.

اس نے سر جھٹکا اور حویلی کی پچھلی جانب سے اپنے کمرے میں گئی ..اب بی جان کو تیار ہو کر نہیں دکھا سکتی تھی.

اسی لئے اپنا سارا ساماں سمیٹا ..شاور لے کر فریش ہوئی..

سامان لے کر افضل کاکا کے ساتھ کالج چلی گئی..

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

..وہ دستک دے کر بی جان اور بڑی ماں کے مشترکہ کمرے میں داخل ہوا تھا

بڑی ماں نے تو لپک کر اسے سینے میں بھینچا ...بوڑھی آنکھوں کا سالوں کا انتظار آج

..بہے جا رہا تھا

..سوہم نے لب بھینچے ہوئے تھے ..مگر بڑی ماں کو سینے سے لپٹایا ہوا تھا

بی جان کے بھی دل میں کیا کیا طوفان نہیں اٹھ رہے تھے ..اس جواں سالہ بھر

.پور چوبیس سال کے مرد میں اپنا جوان بیٹا دکھائی دے رہا تھا

دل تھا کے اسے سینے میں بھینچنے کو مچلا مگر وہ بھی اپنے نام کو بیگم زیب النساء

.تھیں ..پتھر سی بنی بیٹھی رہیں

پہلے تو ایک شکایتی نظر سوہم نے بی جان پر ڈالی مگر انھیں پتھر بنا دیکھ کر وہ بھی پتھر کا ہو گیا...

اور جن قدموں سے چل کر وہاں آیا تھا..انھیں قدموں سے تن فن کرتا واپس لوٹ گیا..

حویلی میں موجود اپنے مخصوص کمرے میں آکر دھاڑ سے دروازہ بند کیا..
سب کچھ ویسے کا ویسا تھا..ساری چیزیں اپنی جگہ پر موجود تھیں مگر بی جان کی بے حسی ہنوز برقرار تھی..

پیچھے بی جان پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھیں ..اور بڑی ماں کومل سے سوال جواب کرنے لگی.

میں سوہم کی دوست ہوں ..آنٹی ...اس نے مسکرا کر کہا ..مگر اس پھیکے شلجم کو دیکھ کر بڑی ماں کچھ خاص خوش نہیں تھیں.

...تمھارا کمرہ سیٹ کر دیا ہے آؤ میں چھوڑ کر آؤں

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

..شام کے سائے بہت گہرے تھے

...بی جان بے چینی سے پہلو بدل رہی تھیں

....سوہم اب تک کمرے سے باہر نہیں آیا تھا

..بڑی ماں بھی انتظار کر رہی تھی

آخر وہ دونوں لاؤنج میں داخل ہوئے..سوہم آہستگی سے جا کر دا جی کی مخصوص ..قدرے کونے پر ملگجے سے اندھیرے میں رکھی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا

..بی جان نے پہلو بدلا

..جی تو کہیے بی جان کیوں بلایا مجھے؟ سوہم ان کے منہ سے سننا چاہتا تھا

.تم جانتے ہو سوہم خان ..بی جان بجی لاپروائی سے بولیں

آپ کے ہی حکم کی تکمیل کے لئے آیا ہوں ..وہ طزیہ بولا

..کاش میرے دوسرے احکام کی طرح تم نے یہ حکم بھی نا مانا ہوتا سوہم خان
..کچھ تو اپنی غیرت اور ملکیت کا رعب جمایا ہوتا ...بی جان دل میں تلملائیں

..ابھی وہ کچھ اور کہتا کہ ایک خوشبوؤں کا ریلا لاؤنج میں داخل ہوا تھا
.اس کی نظر داخلی دروازے کی جانب اٹھی تھی اور پلٹنا بھولی تھی

ملٹی کلر کے لہنگے میں دوپٹہ سیٹ کیے ..گھنے ہلکے گھنگھرالے بال کمر سے نیچے تک جھولتے ..بالوں میں ایک سائیڈ جھومر لگائے ہلکے میک اپ میں وہ بڑی سی ٹرافی ..ہاتھ میں پکڑے اکسائٹڈ سی لاؤنج میں داخل ہوئی تھی

یاہو ...بی جان دیکھیں تو زرا ..ہمیں کیا ملا ..وہ صوفے کے پیچھے سے بی جان کے گلے میں جھول گئی

ارے لڑکی پاگل ہو گئی ہو کیا ..بی جان نے شاید پہلی مرتبہ اسے جھڑکا ..مگر پرواہ کسے تھی ..وہ جلدی سے سامنے آئی

...بی جان ہمیں منسٹر نے بقلم خود دی یہ ..ہماری اتنی محنت پر

ٹرافی ٹیبل پر رکھی ..اور کمر پہ ہاتھ رکھے.

اب تو آپ کو شکایت نہیں کہ ہم آپ کی پوتی نہیں لگتے ..دیکھیں بلکل انار کلی لگ رہے ہیں ..وہ دائیں بائیں سے بی جان کو خود کو دکھاتی لہرائی.

بی جان کا دل کیا ماتھا پیٹ لیں یا اپنا یا اس بے وقوف لڑکی کا.

سوہم بغور اسے دیکھ رہا تھا.پیچھے کھڑی کومل بھی تحیر سے دیکھ رہی تھی.

وہ بلکل آسمان سے اتری پری لگ رہی تھی.اوپر سے شاہانہ انداز اور ادائیں.

کومل نے چور نظروں سے سوہم کو دیکھا جس نے اب تک پلکیں بھی نہیں جھپکائی تھیں.

بی جان آپ نے ہمیں کہا تھا کہ آج ہم حویلی نا آئیں مگر یہ ٹرافی دکھانے کے لیے ہم اتنے آکسائٹڈ ہو گئے تھے اس لیے چلے آئے..

اس کی اس بات سے سوہم کو آگ لگی ..اور ایک جھٹکے سے اٹھا.

اب آہٹ پا کر روحا نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو دل کیا ڈوب مرے...

بوکھلا کر فوراً رخ پھیرا..

سوہم ایک گہری نظر اس پر ڈال کر ایک جھٹکے سے وہاں سے نکلتا چلا گیا..

بی جان نے کڑے تیوروں سے اس کی جانب دیکھا.

..وہ فوراً ٹرافی اٹھاتی اپنے کمرے میں بھاگ گئی

..بی جان نے گہری سانس بھری ..وہ تو سائن کرنے والا تھا

مگر اٹھ کر گیا کیوں؟

..وہ شدید غصے میں کنپٹیاں سہلاتا ..ادھر ادھر چکر لگا رہا تھا

.کومل صوفے پر بیٹھی. جھلا رہی تھی کہ آخر وہ سائن کر کے کیوں نہیں اٹھا تھا

..کیا ہوا

دیکھا تم نے کومل ..بی جان نے اسے منع کیا کہ میرے سامنے نا آئے..میں کھا

...جاؤں گا اسے ..جیسے میں جلاد ہوں

وہ تو تم ہو سوہم خان .. بھول گئے یہاں آکر کیا .. بڑے فخر سے کہلانا پسند کرتے ہو یہ خطاب خود کو ...اور سائن کیوں نہیں کئے ..

شٹ اپ یو ..........اپنی مرضی کا مالک ہوں ... کسی کا پابند نہیں ..جب مرضی ہو گی تو کروں گا ..ناؤ گیٹ لاسٹ ...مجھے سکون چاہیے کچھ دیر کے لئے ..وہ دھاڑا تو کومل چپ چاپ وہاں سے چلی آئی ..

سوہم بیڈ پر اوندھے منہ گرا...ایک جنگ سی تھی جو دل دماغ کے اندر چھڑ چکی تھی ..

ادھر روحا کو جب بی جان نے بتایا کہ سوہم اسے ڈائیورس دینے آیا ہے تو وہ بے یقینی سے انھیں دیکھے گئی...

ان کہ جانے کے بعد پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی.

اونہہ تو ہم کونسا مری جا رہی ہیں ان کے لیے...

کسی کی کیا ضرورت ہے ..یہ پر کٹی کبوتری لئے گھوم جو رہے ہیں ساتھ...

ویسے بھی ہمیں نفرت ہے آپ سے سوہم خان..

آپ کو چاہ نہیں ....تو ہمیں بھی پرواہ نہیں

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

..اگلے تین دن وہ جس کام سے آیا تھا اس میں بزی رہا

..اور بی جان سے چھپتا پھرتا رہا

.ایسا کیوں کر رہا تھا ..خود نہیں جانتا تھا

..بی جان نے بھی اس سے بات کرنے کی کوشش نہیں کی تھی

مگر جب حویلی میں ایک لڑکے کو دو تین بار دیکھا تو اس کا دل کیا پوری دنیا کو آگ

.لگا دے

ابھی بھی کنسائمنٹ اپنے اصل ٹھکانے پر پہنچا کر وہ حویلی لوٹا تھا ..اپنے کمرے میں آیا ..اور صوفے پر بیٹھا.

سوہم آوازیں سن کر کھڑکی تک آیا تھا.

سامنے وسیع لان میں جھولے کے اوپر وہ دونوں بیٹھے تھے..

دونوں کے ہاتھ میں شاید بھانپ اڑاتی کافی کے مگ تھے .ہر سو دھند تھی..

وہ لڑکا روحا سے عمر میں چھوٹا تھا مگر اس کا قد اتنا تھا کہ روحا اس کے کندھے تک آ رہی تھی.

وہ بڑی توجہ اور انہماک سے اس کی باتیں سن رہی تھیں ..اس کی باتوں پہ کھلکھلا کر ہنس رہی تھی.

پھر کسی بات پر ان دونوں نے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہائی فائی کیا تھا.

بس..........

سوہم اتنا ہی دیکھ پایا...

سینے میں سانس الجھتی محسوس ہوئی.

رگوں میں خون نہیں جیسے دہکتا سلگتا لاوا بہنے لگا.

شدید دم گھٹا ...سفید رنگ میں ضبط کی شدت سے سرخیاں گھل گیئں.

اسے لگا کسی نے پٹرول ڈال کر آگ لگا دی ہو اسے .. جلدی سے اپنی شرٹ اتار کر واش روم میں گھسا .. اور اتنی شدید ٹھنڈ میں شاور کھول کر اس کے نیچے کھڑا ہو گیا.

کیا کرنے آیا تھا ... کیا کر رہا تھا.

ریشماں کے الفاظ کانوں میں گونجے .ایک مرتبہ دیکھ لو کیا پتہ ارادہ بدل جائے.

نہیں بدلے گا ..

پھر ریشماں کی معنی خیز آواز کانوں میں گونجی.جس کی اسے اب سمجھ آئی

جس کو پنجاب سے لگاؤ ہے

اس کے سینے میں کوئی گھاؤ ہے

اس لئے بنایا executioner بڑے دعوے سے کہا تھا ریشماں کو کہ خود کو

.ہے تاکہ کوئی تکلیف نا ہو

اور تکلیف تو معمولی سا لفظ تھا......اب کیسے تڑپ رہا تھا ..ایسے جسم و جاں جل

..رہے تھے جیسے آگ کی بھٹی میں جھونک دیا گیا ہو

کیا وہ نہیں جانتی کہ میری امانت ہے ...دل میں سویاں چبھیں ...صرف سوہم

..خان کی ملکیت ہے وہ ...اس پر صرف میرا حق ہے ..کیا اتنی انجان ہے

..شاور کے نیچے کھڑا وہ اب بھی دل و جاں سے جل رہا تھا

اسے اندازہ ہے کہ وہ مجھے کس قدر اذیت دے رہی ہے..؟

جب برداشت حد سے گزر گئی تو وہ چینج کر کے باہر نکلا.

اور ان کی جانب بڑھا...

خونخوار نظروں سے روحا کو دیکھا ..روحا کی روح فنا ہوئی .. بڑا واضح پیغام تھا سوہم خان کی آنکھوں میں ..وہ فورا اندر بھاگ گئی.

ہائے... علی نے ہاتھ آگے بڑھایا ..مگر سوہم خان کی نظر تو اس کی شہہ رگ پر تھی ..جسے اڑانے کا بڑی شدت سے دل کیا اس کا.

وہ کچھ کہے بغیر باہر کی جانب بڑھا..

علی نے کندھے اچکائے....

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

اگلے دن وہ بے فضول باہر سڑکیں ناپ رہا تھا..

جب قادر کی کال آئی..

قادر اور اس کے کچھ خاص آدمی بھی ساتھ آئے تھے ان کے...مگر وہ اپنے اڈے پر تھے.

اس نے کال رسیو کی مگر اس کی اگلی بات پر سوہم واپس executioner بن چکا تھا ...رگیں تنی تھیں یوں جیسے پھٹ پڑیں گی ..جب قادر نے جھجھکتے بتایا.

سر .....وہ میم ........گرینڈ سٹی ریسٹورنٹ کے بک کیۓ گۓ ایک پرائیویٹ کیبن میں اس لڑکے کے ساتھ ہیں...

تم کہاں ہو..

ادھر ہی ہوں..

پھر وہیں رکو ..میں آ رہا ہوں...

سر میں خود لے آتا ہوں میم....

..نو ......وہ دھاڑا ..اور آندھی طوفان بنا ..ریسٹورنٹ پہنچا .

..قادر نے ڈرتے ایک جانب اشارہ کیا

..وہ آگ بنا مڑا ..اور کیبن کی طرف گیا

سامنے دیکھا تو وہ دونوں ایک ہی صوفے پر بیٹھے تھے ..وہ روحا کے ہاتھ میں کچھ پہنا

..رہا تھا

..شاید بریسلٹ تھی

.وہ دھاڑ سے اندر داخل ہوا ..روحا اچھلی

.مگر وہ سیکنڈوں میں ٹیبل پر پڑا واس اٹھا کر علی کے سر پر پھوڑ چکا تھا

علی ...روحا چیخی ..اور لہو لہان اس پر تڑپ کر جھکنے لگی ..جس سے سوہم کو اور آگ لگی.

علی کے سینے پر ایک زور دار لات رسید ہوئی تھی..

یہ کیا کر رہے ہیں آپ ..چھوڑیں اسے ..وہ دھاڑی ...اور اس کی ڈھال بننے کی کوشش کی..

مگر سوہم اسے بازو سے دبوچ چکا تھا..

پھر وہ ریسٹورنٹ سے اسے گھسیٹ کر لایا تھا اور گاڑی میں پھینکا..

خود اس کے پاس بیٹھا..

قادر نے گاڑی چلائی.

..حویلی چلو ...وہ غرایا

..حویلی پہنچ کر وہ پھر اس کی جانب جھپٹا تھا ..اور بازو سے گھسیٹ کر اندر لایا

..چھوڑیں ہمیں ...آپ پاگل ہو گئے ہیں

..بلکل تم نے کر دیا ہے پاگل مجھے مسز سوہم خان

...وہ لاؤنج میں داخل ہوا

..جب بی جان نے روحا کی ابتر حالت دیکھ کر آگے بڑھ کر سوہم خان کو تھپڑ مارا تھا

.تمھاری ہمت کیسے ہوئی سوہم خان میری پوتی کو ہاتھ لگانے کی ...چھوڑو اسے

ہمت آپ نے دیکھی کہاں بی جان ...آپ کا ہی پوتا ہوں....اور ہاتھ اس لئے لگایا کہ یہ بیوی ہے میری ...کان کھول کر سن لیں سب ...یہ میری ہے ...صرف اور صرف سوہم خان کی ..اگر کسی کو یہ غلط فہمی ہے کہ میں اسے چھوڑ دوں گا ..جسے میرے باپ نے میرا بنایا ...تو وہ بہت بڑی غلط فہمی ہو سکتی ہے ..میں ایسا کچھ نہیں کرنے والا ..بلکہ تیاری کریں اسے میرے ساتھ رخصت کرنے کی ...ساتھ لے کر جانے والا ہوں میں....

..وہ کہتا اسے گھسیٹتا پورے حق سے اپنے کمرے کی جانب لے کر گیا تھا

بی جان چھڑائیں ہمیں ان سے ...ہمیں کہیں نہیں جانا ..وہ مچلتی رہی ...مگر سوہم خان تو آج اپنا ہر حق پورا کرنے پر تلا بیٹھا تھا

بی جان نے سرد اور لمبی سی سانس بھری ..کومل اور بڑی ماں ہکا بکا اسے دیکھتء رہ گئیں.

بی جان نے بڑی ماں کو اشارہ کیا وہ دونوں اپنے کمرے میں چلی گئیں..

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

سوہم دھاڑ سے دروازہ لاک کر کے اسے بیڈ تک لایا تھا اور کسی کانچ کی گڑیا کی طرح شدت سے اسے بیڈ پر پٹخا..

..چھوڑیئے ہمیں ....روحا چلائی

..چٹاخ ....ایک زور دار تھپڑ پڑا تھا روحا کو

..سوہم نے جھک کر آہنی ہاتھ سے اس کی گردن دبوچی..اور زرا سا اوپر اٹھایا

..ہاؤ ڈئیر یو ....جرات کیسے ہوئی تمہاری وہاں جانے کی

تمہاری اصلی جگہ یہ ہے .....یہ روم اور یہ بستر مسز سوہم خان ....اب میری اجازت کے بغیر اس کمرے سے ایک قدم بھی باہر نکالا تو تمہاری ٹانگوں کی سلامتی کی گارنٹی ...تو بی جان بھی نہیں دے پائیں گی

..وہ دھاڑا

..وہ تڑپتی مچلتی سرخ چہرے سے سخت مزاحمت کر رہی تھی

نازک ہاتھوں سے اس پاگل آدمی کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کی ..آنسو تیزی سے بہہ رہے تھے..

اور اس سے پہلے کے وہ اس کی گردن کی ہڈیاں چٹخا بیٹھتا..اسے پھر بیڈ پر پٹخا .......اور اپنے ہی بالوں کو مٹھیوں میں جکڑ کر وہ آگ لگاتا غصہ، اشتعال اور طیش دبانے کی کوشش کرنے لگا.

دوپٹہ تو راستے میں ہی گر گیا تھا بکھرے بال ...نازک وجود

وہ شدید کھانستی سانس بحال کر رہی تھی .بیڈ سے نیچے اتر کر کھڑی ہوئی .اور شدید غصے میں پھنکاری .

کس حق سے لائے ہیں آپ ہمیں یہاں؟ مانتے ہیں آپ اس رشتے کو....؟ اور ..آپ تو ہمیں چھوڑنے آئے تھے ..ڈائیورس دینے آئے تھے ....ناں تو اب کیا ہوا ...کوئی حق نہیں آپ کا ہم پر سنا آپ نے

وہ بول رہی تھی ..اور سوہم کے ہاتھ شدید طیش میں اپنی شرٹ میں چھپی پسٹل کی جانب بڑھ رہے تھے ..لال انگارہ آنکھیں اور لہو ٹپکاتا چہرہ ..اس سے پہلے کہ وہ کوئی ..انہونی کر بیٹھتا ....اسے چپ کرانا بہت ضروری تھا

آپ کی ہمت کیسے ہوئی ....چھوا کیسے آپ نے ہمیں؟

..وہ شدید طیش میں اس کی جانب بڑھا

ہمت کیسے ہوئی؟ اور چھوا کیسے....؟

ایسے .....یہ کہہ کر وہ اسے لئے بیڈ پر گرا تھا..کسرتی آہنی جسم کا سارا وزن ایک نازک سی جان پر آیا تھا.

سوہم نے تڑپتی روحا کے ہاتھ پکڑ کر بیڈ سے لگائے تھے اور بڑی شدت سے اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لیا تھا....

...روحا کو اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی

اس کی وحشی قربت اور شدت بھرے لمس میں بہت اذیت تھی ...کہ روحا کو لگا ...آج وہ اس کے جسم کا سارا خون نچوڑ کر اسے مار ہی ڈالے گا

شدید جلن کے احساس نے اسے اذیت سے تڑپا ہی دیا ..مگر وہ اس چٹانی گرفت .میں ہل بھی نہیں پا رہی تھی

...اوپر سے کمر میں بری طرح پیوست ہوتی اس کی انگلیاں

دوسری طرف سوہم کے اتنے سالوں کے بے سکون، تڑپتے، بھڑکتے اور سلگتے دل پر جیسے ٹھنڈے پانی کے چھینٹے پڑ رہے تھے ..رگ رگ میں سکون، سرور اور .اس کی طلب خون بن کر دوڑ گئی تھی

..پہلے ہی گلے پر اتنے دباؤ اور اب اس درندے کے اتنی دیر سے سانس بند کرنے
..وحشت خوف نے اسے ہوش و خرد سے بیگانہ کیا تھا

اس کی شدید مزاحمت بند ہوئی تو خود کو سیراب کرتے سوہم کو ہوش آیا ..اور جھٹکے
..سے پیچھے ہٹا

..وہ بے رحم اب اسے بے ہوش دیکھ کر جی جان سے گھبرایا تھا

.اس پر جھکا اس کے گال تھپتھپائے

...روح .........میری جان ...اٹھو پلیز

اس کی حالت دیکھ کر غصہ جھاگ کی طرح بیٹھا تو غور کیا وہ کیا درندگی کر چکا ہے

...اس کے ساتھ

چہرے پر تھپڑ اور گلے پہ انگلیوں کے نشان .....لہو کی طرح سرخ ہوئے نازک

.لب .... جنھیں وہ زخمی کر چکا تھا

..کمر میں ہاتھ ڈال کر نرمی سے سینے سے لگایا

...افففففف ....اس نازک سی جان کے لیے اتنی شدت کہاں سے آئی مجھ میں

...مگر میرا روم روم بھی تو آتش عشق میں سلگ رہا ہے میری جان

.سوہم نے سکون سے آنکھیں موندیں

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

سوہم  نرمی سے اسے باہنوں میں بھرے بیٹھا تھا.

جب فون رنگ ہوا.

قادر کا تھا..

اٹھا کر کان سے لگایا..

یس..

سر آپ نے علی کی ڈیٹیل مانگی تھی..

بولو ...سوہم کا پھر موڈ خراب ہوا.

..سر ہم سے غلطی ہوئی

..مطلب؟ پوری ڈیٹیل بتاؤ

سر جب میم چودہ سال کی تھیں تو انھیں کوڑے کے ڈھیر سے ایک نو سالہ بے ..ہوش اور زخمی بچہ ملا ..وہ کسی طرح اسے حویلی لے آئیں ..اس کی دیکھ بھال کی یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ پالا اور پرورش کی کیوں کہ اس کی پہچان کے پیپرز میں ..گارڈین اور مدر کے نام پر میم کے نام ہے

یہ تو اب اچانک اس نے قد نکال لیا ..ورنہ وہ پندرہ سال کا بچہ ہے اور میٹرک میں ..ہے

اب آپ اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے کہ علی اور میم کا کیا رشتہ ہے اور وہ علی کے بارے میں اتنی حساس کیوں ہیں..

اور آج وہ دن تھا جب میم اسے لے کر آئیں تھیں وہ اسی دن اپنی برتھ ڈے مناتا ہے ..وہاں اس کے دوست اور میم کی فرینڈز بھی آنے والی تھیں..

سوہم کا دماغ جھنجھنایا ..قادر الو کے پٹھے ..پہلے نہیں نکال سکتے تھے ڈیٹیلز ...اس لڑکے کو ہوسپیٹل لے کر گئے...

جی سر کروا دی ہے مرہم پٹی ... ٹھیک ہے وہ..

سوہم کو پھر پچھتاوؤں کے ناگ نے ڈسا ...افف یہ کیا کر دیا میں نے .. کچھ بھی ...سوچے اور سمجھے بغیر

اور میں نے سوچ کیسے لیا میری روح ایسی ہو سکتی ہے کہ میری بیوی ہوتے ہوئے کسی اور میں دلچسپی لے..

.....سوہم نے گود میں ڈھلکے اس کے سر پر عقیدت سے بوسہ لیا

ضروری کال آئی ..تو نرمی سے اسے تکیے پر لٹایا ..کمفرٹر اوپر پھیلا کر باہر نکلتا چلا ...گیا

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

..کبیر رجا ریما اور پاشا شام ڈھلے تک وہاں پہنچے تھے

.پاشا کسی کام سے باہر گیا تھا

.اور ریما اور رجا کو بھی اس نے ایک کام سونپا تھا

...تو وہ بھی غائب تھیں

..جب کبیر کے آدمی اس کے پاس ایک ینگ سے لڑکے کو لے کر آئے

سر یہ سیف ہے ..بلکل ہمارے جیسا ..آپ کے لیے کام کرنا چاہتا ہے

ہم پہلے ہی ایک دو کام کروا چکے ہیں اس سے ..کم عمر اور سٹوڈنٹ ہے اس لئے

..پولیس بھی شک نہیں کرتی

ٹھیک ہے رکھ لو...

کنسائمنٹ کے لیے اسے ہی لے کر جانا..

ابھی فی الحال مجھے پاشا کے ساتھ جانا ہے

بعد میں دیکھتا ہوں..

یہ کہہ کر کبیر باہر نکلا تھا..

گاڑی میں بیٹھا.. خود ڈرائیونگ کر کے مطلوبہ جگہ پر پہنچا.

سامنے ہی پاشا اپنی گاڑی میں اس کا انتظار کر رہا تھا.

کوئی ضروری کام..؟ کبیر نے پوچھا،

ہاں ..بادشاہ کا بہت خاص .... سمجھو بایاں ہاتھ میرا سر کچلنے آیا ہے ..چلو جا کر اسے سرپرائز دیتے ہیں..

ہے کدھر وہ؟

میں چھپا بیٹھا ہے ..ہم بھی ٹورسٹ کے گیٹ .rohtas fort فی الحال تو اپ میں ہی جائیں گے.. کیمرا لائے.

..ہاں لایا ہوں ... بھائی

....میں نے کتنی مرتبہ کہا ہے مجھے بھائی نا کہا کرو

اب سگے بھائی کو بھائی نا کہوں؟ تو اور کیا کہوں ..یہاں ویسے بھی ہم دونوں بھائی نہیں ..کبیر پھیلتا پاشا کی گردن میں بازو Executioner ..ٹورسٹ ہیں حمائل کرتا بولا

...اور انکھ ونک کی

پاشا بھی مبہم سا مسکرایا ...ایک یہی تو خون کا رشتہ بچا تھا دنیا پر اس کا ...باقی سب تو........

..پھر وہ مکمل ٹورسٹ کا گیٹ اپ کر کے نکلے تھے وہاں سے

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

رحاب ان آزاد فضاؤں میں آزاد پنچھی بنی فضا کے ساتھ گھوم رہی تھی..

قلعہ بہت خوبصورت تھا ..اور وہ شاید زندگی میں پہلی مرتبہ اتنا خوش ہو رہی تھی.

نیلی فراک کے نیچے نیلا پاجامہ اور نیلی بڑی سی شال میں وہ سادہ سے چہرے میں بھی ایسے لگ رہی تھی جیسے قلعہ کی شہزادی اپنی سلطنت میں گھوم رہی ہو..

فضا اسے اس قدر خوش دیکھ کر بول ہی پڑی ..رحاب اس جہنم میں واپس مت جانا یار بھاگ جاؤ کہیں..

رحاب پھر اداس ہوئی ..کہاں پر؟ وہ جیسی بھی ہے ایک محفوظ چھت تو ہے ناں ...رحاب نے اشارہ کیا ..اور پھر اداس ہو گئی.

اچھا چھوڑو یہ سب .....مجھے بھوک لگی ہے ..مگر لنچ باکس بس میں ہی رہ گیا ..میں انعم کے ساتھ لینے جا رہی ہوں .. تم بے فکر ہو کر گھومو پھرو ..کافی سیکیورٹی ہے یہاں ..کوئی پریشانی نہیں..

فکر مت کرو ..میں ٹھیک ہوں ..رحاب نے اشارہ کیا..

فضا چلی گئی ...وہ یونہی مسرور سی پچھلے زمانے میں جہاں شہزادیاں غسل کیا کرتی تھیں اس گھاٹ کی طرف گئی ...

..پاشا اور کبیر یونہی ادھر ادھر گھوم پھر کر جائزہ لے رہے تھے

ٹورسٹ جو تھے .کافی سارے لوگوں کو روک کر ان کے امپورٹڈ کیمرے میں تصویر بنانے کو کہا..

....کیمرا بہت ایکسپینسیو تھا

لوگ پکڑتے اور بغیر پوچھے کے کیسے پک بنانی ہے اپنا رعب جھاڑنے اور یونہی کیمرا میں پنگے دے کر یہ جا وہ جا.

.کبیر کو بے حد ہنسی آ رہی تھی

مگر پاشا کہ سامنے ضبط کرتا رہا.

وہ اپنے ہدف کے قریب ترین تھے ..جب پاس سے ایک نیلے لباس میں شہزادی سی گزری ..

ایکسکیوزمی میم ....کبیر نے پکارا ..رحاب نے پیچھے مڑ کر دیکھا ...کبیر کے دل میں شرارت تھی کیوں نا میم کی کھِلی اڑائی جائے ..

....پلیز ہماری ایک پک تو بنا دیں ..اس نے ریکویسٹ کی ..اور کیمرہ آگے بڑھایا

..پاشا بغور اس لڑکی کی جانب دیکھ رہا تھا

..رحاب نے کیمرا تھاما ..اور غور سے دیکھا

..پاشا نے نظریں ہٹائیں

..رحاب نے نے کبیر کی جانب دیکھ کر نفی میں گردن ہلائی

او ...کبیر کو حیرت ہوئی ..وہ پہلی تھی جو تسلیم کر رہی تھی کہ اسے وہ کیمرا چلانا نہیں آتا ..

کبیر نے اسے ضروری سٹیپ بتائے

.پاشا کی نظر جانے کیوں ...مگر بار بار بھٹک رہی تھی

..رحاب نے سمجھ کر اوکے کا اشارہ کیا

..وہ ایک طرف کھڑے ہوئے ..رحاب نے سمائل کا اشرہ کیا..کبیر نے سمائل کیا مگر وہ دوسرا.

رحاب کی بیک بون میں سنسناہٹ ہوئی ..کتنی وحشت تھی ان نگاہوں میں اس نے جلدی سے پک بنائی.

کیمرے میں سے پک نکلی جو کہ بہت اچھی بنی تھی.

تھینکس ..کبیر نے شائستگی سے کہا..

وہ مسکرائی

..پاشا نے بغور وہ گلابی لبوں کی مسکان دیکھی

رحاب جلدی سے وہاں سے ہٹی.

..وہ سر جھٹک کر وہاں سے آگے بڑھے

..کچھ دور جا کر پاشا نے کیمرے میں سے وہ بم نکالا

مگر اس سے پہلے ہی.

پاشا میرا والٹ گر گیا ..کبیر نے پاشا کے سر پر بم پھوڑا.

واٹ ...کبیر تم اتنی بڑی لاپرواہی کیسے کر سکتے ہو ..پتہ ہے نا ہمارے والٹس میں

...کتنی ضروری انفارمیشن، مائیکرو چپس اور یو ایس بی ڈرائیوز ہوتی ہیں ..یو فول

..اگر وہ کسی دشمن کے ہاتھ لگ گیا تو وہ کتنی آسانی سے ہم تک پہنچ سکتے ہیں

..پاشا غرایا

..ائم سوری بھائی

.واٹ سوری اب ڈھونڈو ..وہ دھاڑا

اس سے پہلے وہ کچھ اور کرتے ..فورٹ کے مینجمنٹ ہیڈ آفس سے اناؤنسمنٹ ہوئی
.کہ ایک والٹ ملا ہے جس کا ہے آ کر لے جائے

...وہ فوراً اس طرف گئے

.آفس داخل ہو کر پھر اسی شہزادی پر نظر پڑی .کبیر مسکرایا

...مگر پاشا جی جان سے جلا

...افف یہ لڑکی .پھر سامنے آگئی ...مرے گی میرے ہاتھوں ..وہ جھنجھلایا

..کبیر نے والٹ کا کلر وغیرہ بتایا اس نے مسکراکر والٹ کبیر کی جانب بڑھا دیا

.پہلے لیٹ ہو رہے تھے ..پاشا تن فن کرتا وہاں سے نکلا

ادھر فضا کب سے رحاب کو ڈھونڈتی پھر رہی تھی ..اور وہ میڈم نکلی تھی سماج سیوا کرنے.

.آفس سے نکل کر فضا کی تلاش میں بہت دور نکل آئی تھی

اور پہاڑ کی کافی اونچائی تک آگئی تھی

.اب پریشان بھی ہو چکی تھی

..کہ تبھی ایک زور دار دھماکا ہوا ..وہ گھبرائی

مگر ایک بڑا سا پتھر فضا میں بلند ہوا تھا جو اس کے سر پر بجا .اور وہ بے ہوش ہو
.کر وہیں گر پڑی

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

..ان کا کام ختم ہو چکا تھا

وہ پاشا تھا .....پاشا ...جسے جرم کی دنیا میں بھیڑیا، کہا اور مانا جاتا تھا ..ظالم، بے
..رحم اور سفاک

.وہ کوئی کام اپنے سر لیتا اور وہ مکمل نہ ہوتا

...ناممکن

اپنے ٹارگٹ کو ایک چھوٹے مگر خطرناک بم سے اڑا چکے تھے

..دشمن کا کام تمام ہو چکا تھا

.اور ان کے بخیے ادھڑ چکے تھے

انھیں جلد از جلد وہاں سے نکلنا تھا .کیونکہ پبلک پلیس تھی سو کسی کی آنکھوں میں

.آنے کا خدشہ تھا

مگر وہ کام اتنی صفائی سے کرتے تھے کہ دن دہاڑے بھی بھی نا کوئی گواہ نا ثبوت .....کچھ بھی نہیں

وہ تیزی سے پارکنگ کی طرف بڑھے ..جب پاشا کے تیزی سے چلتے قدم تھمے تھے...

...نظر دائیں جانب اٹھی ...اور اس نیلے آنچل پر ٹھہریں

وہ شاید دھماکے سے زخمی ہوئی تھی اور اب گھاس پر ہوش وخرد سے بیگانہ بے ہوش پڑی تھی.

یہ وہی ہے ناں ...جس نے والٹ واپس لوٹایا ...پاشا نے پیچھے کھڑے کبیر سے

...پوچھا

ہاں وہی ہے ..مگر تم کیوں رک گئے چلو ...ہمارا یہاں رکنا ٹھیک نہیں ...پاشا

... لیٹس گو

.اٹھاؤ اسے ....پاشا نے سنجیدگی سے کہا

واٹ ....کبیر کو جھٹکا لگا .. غور سے پاشا کو دیکھا ..کیا واقعی یہ الفاظ اس نے پاشا

..کہ منہ سے سنے

..لیکن کیوں؟ کبیر نے پوچھا

مجھے نہیں پتا ..لیکن اگر میں کہہ رہا ہوں کہ اٹھاؤ اسے تو مطلب اٹھاؤ.. .کبیر شاک کے عالم میں کھڑا ہی تھا کہ پاشا نے ایک خونخوار نظر کبیر پر ڈالی.

اب تو نہیں دیر ہو رہی ..وہ خود ہی آگے بڑھا اور سنجیدگی سے وہ نرم و نازک مومی گڑیا جیسا وجود بازوؤں میں اٹھا لیا..

اور اس افراتفری اور دھوئیں کے مرغولوں میں کسی کی نظروں میں آئے بغیر دھول اڑاتے وہاں سے غائب ہو گئے..

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

...پاشا نے نرمی سے اسے پیچھے گاڑی میں لٹایا تھا

..فرنٹ سیٹ پر ایا

...چلو

.........مگر

...شٹ اپ ..کبیر .لیٹس گو

کبیر نے چپ چاپ گاڑی دوڑائی ....دو جگہ سے گاڑی بدلی اور پھر اپنے ٹھکانے
...پہنچے

..پاشا نے گاڑی سے اتر کر پھر اسے بازوؤں میں بھرا

..ڈاکٹر کو بلاؤ کبیر

.کبیر کو ایک مرتبہ پھر شاک لگا

...مگر عافیت اسی میں جانی کہ اپنے ایک بندے کو بھیج کر ڈاکٹر کو بلایا

ریما اور رجا بھی حیرت سے پاشا کو دیکھ رہیں تھی

جب ریما تن فن کرتی پاشا کے پیچھے گئی..اس کے سینے پر سانپ لوٹے جس نے ..ایک عرصے سے پاشا کو دل کی اونچی مسند پر بٹھا رکھا تھا

اب یہ بھی راسم کی طرح کسے اٹھا لایا تھا ...وہ بھنائی

..وہ رحاب کو بیڈ پر لٹا رہا تھا

واٹ از دس؟ پاشا

واٹ ....وہ سرد سے لہجے میں بولا. کیونکہ آج تک اس سے سوال کرنے کی کسی کی جرات نہیں ہوئی تھی.

کسے اٹھا لائے ہو اور کیوں...؟

مائینڈ یور آن بزنس ...ریما ...اینڈ گیٹ لاسٹ .... کسی کو بھی جواب دینے کا پابند نہیں ہوں..

وہ اپنی ہی کیفیت سے جھنجھلا کر ریما پر ہی الٹ پڑا

دور رہو مجھ سے ..وہ پھر غرایا.

اسے تو بڑا قریب ہو کر اٹھا کر لائے ہو ...کیوں اور کس تعلق سے..

پاشا کے پاس جواب نہیں تھا سو بھسم کر دینے والے انداز میں ریما کی جانب بڑھا اور اسے بازو سے گھسیٹ کر کمرے سے  باہر پھینکا.

خود بھی باہر آیا ...وہاں رجا اور ان کے کچھ خاص آدمی بھی موجود تھے ..

میری پرمیشن کے بغیر اس روم میں کوئی گیا ...ٹانگوں کا قیمہ بنا کر چیل کووں کو کھلا دوں گا ..وہ دھاڑتا دوسرے روم میں بند ہو چکا تھا.

پھر اس کے آرڈر کے مطابق کسی میں بھی اتنی جرات نہیں ہوئی ..کہ اس روم میں جا سکے.

..کبیر ڈاکٹر کو لے کر آیا ..ڈاکٹر نے چیک اپ کیا

..وہ باہر آئیں تو پاشا ان کے قریب آیا

...ڈاکٹر کیا ہوا اسے

سر پر چوٹ لگنے سے بے ہوش ہیں ..مگر فکر کی بات نہیں.زخم نہیں ہوا ..میں
..نے انجکشن لگا دیا ہے کچھ ہی دیر میں ٹھیک ہو جائیں گی آپ کی مسز

..ڈاکٹر مصروف سے انداز میں میڈیسن لکھ رہی تھیں ..پاشا خاموشی سے کھڑا رہا اپنے کمرے سے یہ سب دیکھتی ریما جی جان سے جلی ..آخر پاشا نے ڈاکٹر کی غلط فہمی دور کیوں نہیں کی ..

...ڈاکٹر چلی گئیں

...پاشا نے کبیر کو اشارہ کیا

..وہ قریب آیا

اسے ہوش آ جائے تو واپس وہیں چھوڑ آنا ...فوراً

..یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے میں جا چکا تھا

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

..رحاب کو ہوش آیا تو خود کو بڑے سے بیڈ روم میں پایا

.وہ گھبرا کر اٹھی

.مجھے یہاں کون لایا ...فضا لوگ مجھے ڈھونڈ رہے ہوں گے

..تبھی دروازہ ہلکا سا ناک کر کے کبیر اندر داخل ہوا

.رحاب حیران ہوئی

گھبرانے کی کوئی بات نہیں ....آپ زخمی ہوئیں تو ہم آپ کو یہاں لے آئے اب کیسی طبیعت ہے آپ کی ..آپ کی طبیعت ٹھیک ہونے کے فوراً بعد میں آپ کو وہیں چھوڑ آؤں گا..

رحاب کو تسلی ہوئی..

میں بلکل ٹھیک ہوں ...آپ مجھے چھوڑ آئیں ...رحاب نے اشارہ کیا...

کبیر نے شدید صدمے سے اس چھوٹی سی پیاری سی معصوم لڑکی کو دیکھا..

آپ بول نہیں سکتیں؟

رحاب نے سر جھکا کر نفی میں سر ہلایا..جیسے یہ اس کا قصور ہو..

او ....آئم سوری .....کبیر کو بے تحاشا شاک لگا ..فورٹ میں تو ان کو پتا ہی نہیں چلا تھا..

.....اوکے چلیں پھر ...اس نے اثبات میں سر ہلایا .اور فوراً اٹھی

...پاشا کھڑکی میں کھڑا تھا

.کبیر کو کہا اسے واپس چھوڑ آؤ

.مگر اب سینے میں سانس الجھ گئی تھی

چہرہ لہو نچوڑنے کو تھا جب دیکھا وہ کبیر کے ساتھ چلتی اندر سے نکل کر پورچ میں کھڑی گاڑی کی جانب بڑھی ہے.

اس کے جاتے قدم جیسے اس کا دل و جاں کچل چلے تھے..

اس نے مٹھیوں میں اپنے بال جکڑے..

بھاڑ میں جائے ہر چیز...وہ بھسم کر دینے والے انداز میں باہر نکلا..

کبیر نے گاڑی کا دروازہ کھول رکھا تھا..وہ آگے بڑھی اور گاڑی میں بیٹھنے لگی مگر اس سے پہلے ہی

پاشا نے آکر ایک زور دار پاؤں کی کک سے دروازہ بند کیا تھا.

.دھاڑ کی آواز سے دروازہ بند ہوا

..رحاب سہم کر پیچھے ہٹی ..اور کبیر کی جانب دیکھا

....کیا ہوا بھائی

کہیں نہیں جائے گی یہ

..لیکن

میں نے کہا ناں کہیں نہیں جائے گی ..پاشا نے چبا چبا کر کہا

..مگر کیوں آپ نے ہی تو کہا تھا

اب میں ہی کہہ رہا ہوں.کہ یہ کہیں نہیں جا سکتی ..کھڑی منہ کیا دیکھ رہی ہو جاؤ اندر ...وہ دھاڑا

رحاب پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھے گئی ...جس کے دھواں دھواں چہرے سے اسے ڈر لگ رہا تھا.

وہ بے بس تھی بول نہیں سکتی تھی کہ اسے اس کی آنکھوں کی وحشت اور جنونیت سے خوف محسوس ہوتا ہے

انجانا سا ڈر لگتا ہے...

پاشا آگے بڑھا اور بازو سے پکڑ کر اسے لئے اندر کی جانب بڑھا.

یہ تو گئے کام سے.. کبیر نے پاشا کی پشت کو گھورا...

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

راسم بہت جلد اپنا کام مکمل کر کے لوٹا تھا.

اور اب اس کا رخ اپنے روم کی طرف تھا..

..جانے روم کی لائٹ کو کیا ہوا تھا فانیہ بہت گھبرائی

فانیہ اندھیرے میں آہستگی سے آگے بڑھ رہی تھی جب اچانک سامنے سے آنے والے کے چٹانی اور چوڑے سینے سے ٹکرائی..

..اس کی خوشبو سے محسوس کر کے ......کہ وہ کون ہے اس کی روح فنا ہوئی

جبکہ راسم کو آج بھی اس نرم و گداز سے وجود نے ہلا کر رکھ دیا تھا ..جس سے وہ اتنے دنوں سے کانٹوں پر گھسیٹ لیا گیا تھا .اور کافی ڈسٹرب تھا ..اسی لئے اب بھی سخت بھنایا..

وہ اس پاگل سے ڈر کر اس کے غصے سے بچنے کے لیے سیکنڈوں میں ریشماں کے پاس بھاگ جاتی مگر.

اس سے پہلے ہی راسم نے ایک ہاتھ سے اس کے بالوں اور دوسرے سے اس کی کمر کو سخت گرفت میں لیا تھا..

میں نے کہا تھا مجھ سے دور رہنا... میرے سامنے مت آنا..

مگر تم نے نہیں سنی..

اگر اس دن معلوم ہوتا کہ میرے ہی گلے پڑ جاؤ گی تو Anesthesia کی بجائے زہر کا انجیکشن لگاتا تمھیں میں..

وہ پھنکارا.

...فانیہ کہ چیخ نکلی

خبردار چیخیں تو ... تمھاری چیخ ریشماں تک پہنچی تو ان کا لحاظ کیے بغیر ہی ادھیڑ کر رکھ دوں گا .. سمجھیں..

فانیہ کو آگ لگی.

چھوڑیں مجھے ...مجھے بھی نہیں رہنا آپ کے ساتھ .جانے دیں مجھے ..اگر نہیں دیکھنا چاہتے میری شکل تو آخر جانے کیوں نہیں دیتے مجھے .کیوں پہرے بٹھا رکھے ہیں مجھ پر .کیوں ..وہ اس سب سے تنگ آکر سسک پڑی.

کیوں ....کا مطلب ابھی سمجھاؤں کیا تمھیں ..وہ اسے بیڈ پر پٹخ کر بولا ..وہ جو نکاح ہوا.وہ رشتہ .وہ بھول گئی ہو ..یا یاد کرواؤں..

وہ جارحانہ تیور لئے اندھیرے میں بیڈ کی جانب بڑھا...

خود نہیں جانتا تھا کہ اس وقت آخر چاہتا کیا ہے .....مگر قدم خود بخود اس کانچ کی گڑیا کی جانب اٹھ رہے تھے.

فانیہ کی جان پر بن آئی..

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

زمل سکول سے واپس لوٹ رہی تھی.سادہ سے اورنج سوٹ کے اوپر بلیک بڑی سی شال اوڑھے ہوئے تھی .جب خود پر کسی کی گہری پرتپش نظریں محسوس ہو رہی تھیں.

.اور ایسا مسلسل دو تین دن سے ہو رہا تھا

.اس نے یونہی ادھر ادھر دیکھا

گھر میں داخل ہونے لگی تو سامنے والے گھر کے گیٹ میں گاڑی سے ٹیک لگائے
..وہ غنڈہ سا بڑی بے نیازی سے کھڑا تھا

چہرے پر سن گلاسز تھے ..جس سے وہ اندازہ نہیں لگا پائی کہ وہی اسے دیکھ رہا
..ہے یا نہیں

.وہ چھپاک سے فوراً اندر داخل ہو گئی

...کبیر نے سن گلاسز اتاریں ..افضل یہ کون تھی

سر یہ سامنے گھر میں رہتی ہیں ٹیچر ہیں ..ہمارے پاس جو نیا کم عمر لڑکا سیف آیا ...ہے وہ انھیں کا بھائی ہے ..باپ معزور ہیں

...سہی چلو ...وہ ایک نظر بند گیٹ پر ڈالتا وہاں سے نکلا

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

زمل جلے پیر کی بلی بنی پورے گھر میں بابا سے چھپتی پھر رہی تھی.

دو دن ہو گئے تھے سیفی گھر نہیں لوٹا تھا ...اور اس کو ہول پڑ رہے تھے

بابا سے چھپا رکھا تھا کہ سیفی دو دن سے گھر نہیں آیا تھا.

سب دوستوں سے پتا کروا چکی تھی...سب ٹھکانے کنگھال چکی تھی

کہیں بھی نام و نشان نہی ملا.

اب تو سامنے والا گھر تھا جسے آتی جاتی نفرت سے گھور رہی تھی.

پڑوسن سے پوچھا ...مگر اس نے بتایا کہ وہاں تو دو اور بڑے غنڈوں کو آتے دیکھا ہے محلے والوں نے کہ سامنے والے گھر کے غنڈے بھی ان کے سامنے سر جھکائے گھوم رہے تھے.

وہاں جانے کے خیال سے اسے جھرجھری محسوس ہوئی.

سیفی کے لئے تڑپتی وہ خود بھی دروازے میں جھانک کر ان غنڈوں کو آتے جاتے دیکھ چکی تھی..

مگر جب سیفی کے دوست نومی سے پتا چلا کہ آخری مرتبہ سیفی کو اسی گھر میں جاتے دیکھا تو وہ جھنجھنا اٹھی...

..اب کیا کروں ...وہاں جاؤں کے نہیں مگر سیفی

..نہیں ..کچھ بھی ہو جائے مجھے جانا ہوگا

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

یو باسٹرڈز ....یہ کیا کارنامہ کر کہ آئے ہو...؟ تم لوگوں کی ایک بے وقوفی کی وجہ

.سے ہمارا سارا مال بادشاہ کے آدمیوں کے ہاتھ لگ گیا ...کیسے ہوا

...کبیر دھاڑا

سر انھوں نے فائرنگ کر دی ..اور سیف نے سارا معاملہ بگاڑ دیا ..اسے مال کی ...حفاظت کے لیے کھڑا کیا تھا ..مگر یہ بھاگ نکلا ..اور مال ان کے ہاتھ لگ گیا

واٹ ربش ...پاشا کو جانتے ہو ناں ...ہڈیوں کا سرمہ بنا دے گا ..اور اس کی سزا یہ ہے کہ تین دن تک اسے تہہ خانے میں ڈال دو ..بزدلی کا انعام بھی تو ملنا .چاہیے ..کبیر پھنکارا

سیف جو سر جھکائے کھڑا تھا ..ہراساں ہوا

..سوری سر ...آئندہ ایسی غلطی نہیں ہو گی

آئندہ کے لیے ہی تمھارا دماغ ٹھکانے پر لگانے کے لئے بے حد ضروری ہے یہ سزا .... سمجھے اور اب دفاع ہو جاؤ تم لوگ کھڑے منہ کیا دیکھ رہے ہو ..لے جاؤ اسے.

وہ سوری سوری کرتا رہا مگر وہ دیوہیکل اسے اٹھا کر تہہ خانے میں پھینک آئے تھے..

...ایک دن ہو گیا تھا اسے تہہ خانے میں

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

پاشا اسے بازو سے گھسیٹ کر اندر لایا تھا ..تواتر سے اس کے گرتے آنسو دیکھ کر پاشا مزید طیش میں آیا.

ابھی تو خود نہیں جانتا تھا کہ کیا کر رہا ہے کیا چاہتا ہے.

جیسی ان کی زندگی تھی.

جیسے بنا دی گئی تھی.

وہ کن کن حالاتوں سے ہزرے تھے.

کس اندھیروں کی دنیا کے میں پھنسے تھے..

ان چاروں نے تو قسم کھائی تھی کہ کبھی ان بکھیڑوں میں نہیں پڑے گے.

مگر پہلے راسم پھر سوہم اور اب وہ خود کس عذاب میں پھنس گیا تھا.

...اسے کمرہ کھول کر اندر دھکیلا ......کمرہ لاک کیا اور باہر نکلا

.گاڑی میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر رئیس کو اشارہ کیا

..یس سر

ایک ایڈریس میسج کر رہا ہوں ...آدھے گھنٹے کے اندر اندر اس گھر کے رہائشیوں کی

...ڈیٹیلز اٹھنا بیٹھنا مزاج سب کچھ مجھے پتہ کر کے بتاؤ

...پر سر یہ تو لاہور کا ایڈریس ہے

ہاں تو لاہور کا دیا ہے ..پاتال کا نہیں جو ناممکن ہے .اب کام پہ لگو ...گیٹ لاسٹ ..وہ غرایا.

یہ کہہ کر زن سے گاڑی بھگائی.

اس کا ہینڈ بیگ اب بھی گاڑی میں موجود تھا ..اور آئی ڈی کارڈ پاشا کہ ہاتھ میں..

رحاب عزیز.......وہ زیرِ لب بڑبڑایا..

کیوں میرا سکون برباد کر دیا ہے ..اس نے ڈیش بورڈ پہ مکا رسید کیا ..مگر تمھاری دی گئی یہ بے چینی اور بے سکونی

یا جو بھی ہے

)وہ اب محبت کا نام نہیں لے رہا تھا (میرے سینے میں موجود دہشت اور درندگی کو کم نہیں کر سکتی .. سمجھیں...

وہ آئی ڈی کارڈ میں موجود پاگلوں کی طرح اس کی تصویر سے مخاطب تھا..

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

کبیر ریلیکس سا صوفے پر بیٹھا تھا .رجا پیچھے کھڑی اس کا سر سہلا رہی تھی..

پاس ہی اس کے آدمی کھڑے اسے آج کی بریفنگ دے رہے تھے.

زمل کی جب برداشت جواب دے گئی تو وہ تن فن کرتی چادر میں خود کو لپیٹے اس گھر میں داخل ہوئی تھی.

چوکیدار اسے اور اس کے بھائی کو جانتا تھا اسے لئے منع نہیں کر سکا..

وہ دھاڑ سے دروازہ کھولتی لاؤنج میں داخل ہوئی تھی.

کبیر اس دیکھ کر سیدھا ہوا..

لیکن اس کے انداز سے کبیر کو آگ لگی..

کہاں ہے میرا بھائی چھوڑ دو اسے ....فوراً .....نہیں تو اچھا نہیں ہو گا ...وہ چلائی

..وہ ضدی اور اکھڑ تو سدا کی ہی تھی

مگر اب شاید بھول گئی تھی کہ وہ کہاں، کیوں اور کس کے سامنے کھڑی ہے

سامنے والے کی سرد بے تاثر اور خونخوار نظریں محسوس کر کے ایک پل کو تو روح فنا ہوئی تھی.

...مگر زمل ڈھیٹ بنی رہی

..چھوڑ دو میرے بھائی کو ...وہ دھاڑی

کبیر بھسم کر دینے والے انداز میں صوفے سے اٹھا پینٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے ..اس کی جانب آہستگی سے قدم بڑھائے

..رجا دلچسپی سے یہ تماشہ دیکھنے لگی

.سب آدمی سر جھکائے کھڑے تھے

..ہوش میں تو ہو ...ٹیچر صاحبہ جانتی ہو کہاں اور کس کے سامنے کھڑی ہو

.کبیر کا سرسراتا لہجہ

..زمل کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی .. سہم کر چند قدم پیچھے ہٹی

..وہ ٹھیک اس کے سامنے آکر کھڑا ہوا

خدا کے سامنے نہیں کھڑی ...انسان ہی ہو ....چھوڑ دو میرے بھائی کو...وہ بزدل نہیں تھی ..مگر لرزتے ہاتھوں سے اپنی چادر بھی مٹھی میں زور سے دبوچ رکھی تھی.

تمھارا بھائی میرا کروڑوں کا نقصان کر چکا ہے ...وہ کون بھرے گا؟

...اب کی بار زمل کی بولتی بند ہوئی تھی

..وہ بغور سامنے کھڑی لڑکی کی اٹھتی گرتی گھنی پلکیں دیکھ رہا تھا

..خدا کے لئے چھوڑ دو اسے

..کتنی محبت کرتی ہو اپنے بھائی سے،؟ وہ اچانک پوچھ بیٹھا

.خود سے بھی زیادہ ..اس نے بھی تڑخ کر جواب دیا

اس کی جان بچانے کے لئے اپنی جان دو گی؟

زمل نے حیرت اور صدمے سے سامنے کھڑے بے رحم شخص کو دیکھا مگر

.......ہاں

تو ٹھیک ہے ...مجھے یہ ڈیتھ گیم بہت پسند ہے ..اگر بچ گئیں تو اپنے بھائی کو لے

.جانا ..ورنہ میں تمھاری ڈیڈ باڈی سامنے گھر میں پہنچا دوں گا ..وہ اسے ڈرا رہا تھا

مگر تین دن کی سیفی کی ٹینشن بابا کے آنسو وہ پتھر بن گئی.

کبیر نے اپنی پاکٹ سے وہ پرانی طرز کی بنی پسٹل نکالی اس میں ایک گولی ڈالی اور اس کا برسٹ گھمایا..

مگر وہ تیزی سے برسٹ بند کرتے ہوئے وہ گولی اپنے کوٹ کے بازو میں گرا چکا تھا یعنی پسٹل خالی ہو چکی تھی.

مگر زمل کے فرشتے بھی نہیں دیکھ پائے وہ تو سہمی سی اس کی ساری کاروائی دیکھ رہی تھی..

یہ لو تین چانس دئے تمہاری ڈیتھ کو ...اس نے پسٹل آگے بڑھائی ..جو کہ زمل نے کانپتے ہاتھوں سے پکڑ لی..

پھر پھنکاری ...یہ تین ڈیتھ چانس میں تمہاری لائف کے بھی تو لے سکتی ہوں..
زمل نے پسٹل کبیر کی طرف تانی.

وہ تمسخرانہ سا ہنسا..
لیکن اگر سوال میرے بھائی کی زندگی کا ہے تو ... ٹھیک ہے ..زمل کو سامنے کھڑا وہ لمبا چوڑا مرد آج موت کا فرشتہ لگا .مگر وہ پسٹل اپنی کنپٹی پر رکھ چکی تھی.

اس نے آنکھیں بند کیں

...کبیر کی نظریں اس کی لرزتی پلکوں اور کپکپاتے سرخ ہونٹوں میں الجھیں

.زمل نے تین مرتبہ ٹریگر دبایا ..اور اٹکی ہوئی سانس بحال کی

.آنکھیں کھولیں تو وہ سامنے کھڑا پر تپش نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا

...زمل نے پسٹل اس کے پیروں میں پھینکی .....اب چھوڑ دو میرے بھائی کو

ایک مرتبہ وہ سیفی کو لے کر اس جہنم سے نکلے گی تو دوبارہ کبھی اس آدمی کی منحوس شکل نہیں دیکھے گی ..جو ہلکی داڑی مونچھ اور گلے میں پڑی چین سے کوئی ..شیطان صفت غنڈہ موالی ہی دکھتا تھا

وہ دل میں ارادے کر رہی تھی ..مگر قسمت کا کھیل نہیں جانتی تھی.

نادر ...لے آؤ اسے ....اس نے رعب دار آواز میں کہا مگر زمل کے سامنے سے نہیں ہٹا ..وہ اب بھی بڑی فرصت میں اسے بغور دیکھنے میں مصروف تھا.

آج تک یہ ڈیتھ گیم اس نے جس کے ساتھ بھی کھیلی تھی.اس نے یہ جانے بغیر کے پسٹل خالی ہے کبیر کی جانب ہی پسٹل کا رخ کر کے فائر کر کے اپنی جان بچانے کی کوشش کی تھی..

جس کی وجہ سے کبیر نے ہر مرتبہ سامنے والے کو دردناک سزا دی تھی.

..مگر آج یہ نازک سی لڑکی اپنے بھائی کے لیے بظاہر اپنی زندگی داؤ پر لگا بیٹھی تھی

حیرت انگیز

..نادر نڈھال سے سیفی کو لے کر آیا ..وہ تڑپ کر اس کی جانب لپکی

آپی .... سیفی کو بھی اپنی غلطیوں کا احساس ہو چکا تھا ..اسی لئے پھوٹ پھوٹ کر

.رو دیا

..مگر زمل جلد از جلد اس آدمی کی دہکتی نگاہوں سے دور جانا چاہتی تھی

اسی لئے سیفی کو لیے وہاں سے نکلتی چلی گئ ...مگر دو بے قرار سی نگاہوں نے

...اوجھل ہونے تک اس کا پیچھا کیا

گھر آکر اس نے سیفی کو ایک تھپڑ جڑا ...مگر وہ پہلے ہی احساس ندامت سے نڈھال اس کے پیروں میں گر کر معافی مانگ رہا تھا..اور آئندہ کے لئے توبہ کر رہا تھا.پھر ...زمل بھی اسے گلے سے لگا کر بے تحاشا رو دی

سکون ملا

...تسلی ہوئی

کہ اب سیفی سدھر جائے گا

..یہ جانے بغیر کہ اگلے چند دن اس کی زندگی میں کیا طوفان لانے والے ہیں

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

..راسم جارحانہ تیور لئے فانیہ کی جانب بڑھا تھا

وہ گھبرا کر بیڈ پہ پیچھے کی جانب کھسکی ..جب وہ پورے حق سے اس کے اوپر جھکا تھا.

فانیہ نے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر دور ہٹانے کی کوشش کی ..مگر راسم اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر بیڈ سے لگا چکا تھا...

چچ ......چھوڑیں مجھے ..پپ ..پلیز

..راسم نے اس کی گردن پر دہکتے لب رکھے

.فانیہ کی روح فنا ہوئی

.رگ و پہ میں سکون دوڑا....اتنے دن کے بے چین دل کو قرار آیا

.فانیہ مچلی

.مگر گرفت بہت آہنی تھی .وہ گردن سے اس کے گال تک آیا

.اور زرا سا سر اٹھا کر اس کے چہرے اور پھر کپکپاتے لبوں کو دیکھا

..خوف سے آنکھیں بند کر رکھیں تھیں

.کیا چیز تھی

.خون بن کر رگوں میں دوڑنے لگی تھی

اتنے قریب جانا چاہتا تھا کہ ہر حد پار کردے

..مگر ماضی کی وجہ سے ابھی خود سے جنگ جاری تھی

اسی لئے فورا اٹھا

...فانیہ راسم حفیظ فوراً دوسرے کمرے میں دفعہ ہو جاؤ ..وہ دھاڑا

..وہ اپنی خلاصی ہوتی دیکھ دوسرے کمرے میں بند ہو گئی

.رویہ سمجھ سے بالاتر تھا

مگر اب وہ اچھی طرح سمجھ گئی تھی .کہ اسے اس شخص کے سر پر مسلط کیا گیا

..ہے

.خود اذیتی ہی خود اذیتی تھی

.شروع سے اس کا وجود دوسروں کے لئے بوجھ اور آزار ہی بنا ہوا تھا

.اسے خود سے نفرت محسوس ہوئی

.پھوٹ پھوٹ کر رو دی

نہیں میں اب اور انکے سر پر سوار نہیں رہوں گی ..اپنا یہ بوجھ ان کے سر پر نہیں ڈالوں گی ..وہ کہتے ہیں دور رہو مجھ سے ...تو ٹھیک میں ہر پہرہ توڑ دوں گی ..بہت دور چلی جاؤں گی ان سے

.وہ بلکل غلط تہیہ کرتی اپنے آپ کو یہ کر گزرنے کے لیے تیار کر رہی تھی

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

تمام ڈیٹیلز پاشا کے پاس تھیں اور اب وہ چند گھنٹوں میں لاہور کی اس چھوٹی سی بستی میں چھوٹے سے گھر میں بنے ڈرائنگ روم میں ٹانگ پر ٹانگ جمائے رعب سے بیٹھا تھا

اور جانچتی نگاہوں سے سامنے بیٹھی عورت کو دیکھ رہا تھا

جو اس کے حلیے بڑی گاڑی ہاتھ پر بندھی ہیروں جڑی گھڑی کو دیکھ کر سخت مرعوب سی بیٹھی تھی..

کون ہیں آپ ... میں نے آپ کو پہچانا نہیں؟

..اسے چھوڑو یہ بتاؤ رحاب عزیز کو جانتی ہو

اس نام پر سامنے والی نے کڑوا سا منہ بنایا ..ہاں نند تھی میری ...پکنک پر گئی تھی ..وہاں ایک بم بلاسٹ میں مر گئی ...اس کی دوست اور میرے شوہر نے تو بڑا شور مچایا مگر اب مرنے والوں کو کون واپس لا سکتا ہے .شاہینہ اطمینان سے بولی

..وہ مری نہیں ...میرے پاس ہے ..پاشا نے شاہینہ کے سر پر بم پھوڑا

..وہ کچھ کہنے لگی اس سے پہلے پاشا بول پڑا

وقت نہیں میرے پاس ..مجھے پتہ ہے تمھیں اس سے کوئی دلچسپی نہیں سوائے اس کے کہ تم اسے اپنے پھٹو بھائی کے گلے باندھنا چاہتی ہو ...ایک بے دام غلام کے طور پر.........

اب جو کہوں گا غور سے سننا اور سوچ کر جواب دینا .وہ مجھے چاہیے ..میں اسے اپنے پاس رکھنا چاہتا ہوں ...مگر وہ واپس آنے کی ضد کر رہی ہے ...میں چاہتا ہوں کہ وسیم اسے خود میرے پاس چھوڑنے آئے..

اور اس سے مجھے کیا ملے گا ...شاہینہ کی لالچ سے جِیب لپلپائی.

قیمت بولو...؟

دس لاکھ ......شاہینہ بولی..اس بے حس لالچی اور ظالم عورت نے یہ تک پوچھنا گوارا نہیں کیا تھا کہ وہ کس تعلق سے اسے اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے ..کیا وہ نکاح کرے گا اس سے.

پاشا نے افسوس سے اسے دیکھا .

تیس لاکھ دوں گا .....یہ فون ایڈوانس سمجھو ...پاشا نے ایک انتہائی قیمتی موبائل کو ڈبہ چھوٹے سے ٹیبل پر اچھالا ...شاہینہ کی تو آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں..

میں کل اسے یہاں چھوڑ جاؤں گا ...وسیم سے کہنا انھیں پیروں اسے میرے پاس

.....اس ہوٹل میں چھوڑ جائے

.پاشا نے ایک کارڈ ٹیبل پر رکھا ..اور باہر نکلتا چلا گیا

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

...روحا نے مندی مندی آنکھیں کھولیں

...ایک مرتبہ تو سمجھ نہیں آئی کہاں ہے

.مگر جب حواس بحال ہوئے تو سوہم خان کی درندگی یاد آئی

..ترڑپ کر اٹھی

..خود کو سوہم خان کے کمرے اور اس کے بیڈ پر پایا

...آنکھیں پھر ڈبڈبائیں

.کمرے کے دروازے میں دوپٹہ پڑا تھا..اٹھ کر دوپٹہ اٹھایا اور اچھی طرح اوڑھ لیا

..واپس بیڈ پر آکر بیٹھ گئی

مگر اب مشکل تو یہ تھی کہ اب سوہم خان سے، اس کے غصے سے اس قدر

..خوف زدہ ہو چکی تھی..کہ بیڈ سے اترنے تک کی جرات نہ کر سکی

.دھمکی بھی تو ملی تھی کہ اس کی اجازت کے بغیر ایک قدم بھی باہر نہیں نکالے

سو گھٹنے فولڈ کیے بازو باندھے ... سر گود میں دیا اور پھر رو دی .. علی کی فکر بے چین کر رہی تھی.

کتنا خون بہہ رہا تھا ..روحا نے تو کبھی اسے کھروچ بھی نہیں آنے دی تھی.

تبھی ہلکی دستک کے ساتھ دروازہ کھلا ..آہٹ پر سر اٹھا کر دیکھا

..مگر اپنے سامنے علی کو دیکھ کر چہرہ خوف سے پھر لٹھے کی طرح سفید پڑ گیا

..وہیں ساکت بیٹھی رہی

..آخر وہ ہی قریب آیا

آپو .....بیڈ پر بیٹھ کر گود میں سر رکھا ..وہ بوکھلائی.

علی ... بچہ ..آپ یہاں کیوں آئے ...انھوں نے دیکھ لیا تو پھر کچھ غلط نا سمجھیں ..آپ چلے جائیں ..وہ مار ڈالے گے آپ کو ..وہ سسک پڑی .

نہیں آپو ... بھیا کی غلط فہمی دور ہو گئی ..وہی مجھے ہوسپیٹل سے ٹریٹمنٹ کروا کر آپ سے ملانے لے کر آئے .انھیں پتہ تھا آپ پریشان ہوں گی..آپ فکر نہ کریں ...میں ٹھیک ہوں ..

..علی نے عقیدت سے روحا کا ہاتھ تھاما

..میں دادو کے پاس جا رہا ہوں ...چلیں آپ بھی

نن ..... نہیں آپ جائیں...آپ کو دیکھ لیا .. ہمیں تسلی ہو گئی ..اب ہم آرام کریں گے ..روحا نے بہانا گھڑا..

جی ٹھیک .. علی کہہ کر جانے لگا تبھی سوہم کمرے میں داخل ہوا تھا..

روحا سہمی..

بیٹھو علی ..اپنی آپی کے پاس کہاں چل دیئے..

بس بھیا ..دادو سے ملوں گا ..پھر واپس جانا ہے ..پیپرز کی تیاری کرنی ہے..

اوکے...

علی نے سوہم سے مصافحہ کیا اور باہر چلا گیا..

سوہم ڈریسنگ تک آیا.اور اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا. شیشے میں سے ایک نظر اسے دیکھا.

جو اپنے گھٹنوں میں دوبارہ منہ چھپا گئی تھی .. بچپن میں بھی تو یہی کرتی تھی..

اور اس کی دھمکی کے مطابق بیڈ سے بھی نہیں اتری تھی ..کمرے سے باہر جانا تو دور کی بات.

سوہم نے دانتوں تلے لب دبا کر executioner آخر کار اتنے سالوں بعد ہنسی کنٹرول کی.اور اس دشمن جاں پر ٹوٹ کر پیار آیا..

روح .....آخر اس نے جزبوں سے بوجھل لہجے میں پکارا...

I hate you Soham khan.....

وہ سسک پڑی.....

It's ok jan...

اب بلکل ایسا کروں گا کہ سب سے زیادہ محبت بھی مجھ سے ہی کرو گی تم..

کیا کریں گے آپ ..اس نے سر اٹھایا اور سہم کر سوہم کو اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے دیکھا...

سوہم کا ہنسی ضبط کرنے کے چکر میں چہرہ سرخ ہو گیا..

آگے بڑھ کر الماری سے اپنا نائٹ سوٹ نکالا..

..فی الحال تو کچھ نہیں جان ... کیونکہ ابھی اس میں وقت ہے

سوہم کی بات پر روحا کانوں تک سرخ ہوئی..اایسے بے ہودہ سوال پوچھنے پر خود پر ہی دو حرف بھیجے.

...مگر میں اپنی ہر غلطی ہر کوتاہی کا ازالہ کروں گا

نہیں کر پائیں گے آپ ......وہ پھر رو دی .. سوہم کے دل کو کچھ ہوا ..مگر اس کے قریب جانے کی غلطی دوبارہ نہیں کر سکتا تھا..

........روح

..سوہم خان ہم آپ کے ساتھ کہیں نہیں جائیں گے ...وہ روتی التجائیہ سی بولی

سوہم کے تاثرات بدلے ..جانا تو تمھیں پڑے گا مسز سوہم خان ..کیونکہ ہر لڑکی کو ایک دن اپنا گھر چھوڑ کر اپنے شوہر کے پاس جانا پڑتا ہے ....وہ سنجیدگی سے بولا.

..ہم نہیں جائیں گے ...وہ ضدی ہوئی

روح ...پلیز زبردستی کرنے پر مجبور مت کرنا ...کیونکہ میرا زرا موڈ نہیں آج کا واقع دہرانے کا ...اٹھا کر لے جاؤں گا ..پھر تمھیں ہی شکایت ہوگی ..وہ بھی سوہم خان تھا ..اطمینان سے کہتا اسے بے سکون کر رہا تھا..

..وہ بیڈ سے اتر کر اس کے سامنے آئی

..آ...آپ ..ہمارے ..ساتھ ایسا نہیں کر سکتے

میں بہت کچھ کر سکتا ہوں جان ... تمھیں آج بھی اندازہ نہیں ہوا ..وہ بہکا سا اس کے لبوں پر انگھوٹا پھیرتا بولا

روحا پیچھے ہٹنے لگی ..جب وہ بے خود سا اسے کھینچ کر اپنے شرٹ لیس سینے میں بھینچ چکا تھا ..

.اس کے بالوں میں منہ دئے سکون سے آنکھیں موندی

..وہ بری طرح مچلی

...سس.....سوہم خان

اششش...دو منٹ خاموش رہو روح...برسوں کے پیاسے اس تن بدن کو اس تشنہ روح کو سیراب ہونے دو..

وہ بھر بہک چلا تھا..

روحا کے آنسو اپنی گردن پر محسوس کر کہ اس سے الگ ہوا.

وہ اس کی شدت بھری دہکتی قربت سے تھر تھر کانپ رہی تھی..

روح ... جاؤ اپنے کمرے میں ...اس نے سنجیدگی سے کہا.وہ اپنے بے لگام جزبوں پر قابو نہیں کر پا رہا تھا..

..اس کی اجازت ملتے ہی وہ کمرے سے تیزی سے نکلی تھی .

...پیچھے سوہم نے ٹھنڈی آہ بھری

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

..وسیم کمرے میں آیا تو وہ پلین کے مطابق جھوٹے ٹسوے بہا رہی تھی

.کیا ہوا شاہینہ؟ وہ گھبرایا

کچھ نہیں ..اس بد زات پر رو رہی ہوں جس نے اتنی بڑی گیم کھیلی اپنے سگے بھائی کے ساتھ .. تمھیں حقیقت جان کر کتنا بڑا صدمہ ہوگا وسیم ..وہ پر پھپھک کر .رو دی

.. کیا ہوا رحاب کی بات کر رہی ہو ..بتاؤ مجھے کیا ہوا ..وسیم بے طرح پریشان ہوا

ارے کیا بتاؤں ..پکنک پہ جانا تو ایک بہانہ تھا ..وہاں سے اپنے یار کے ساتھ بھاگی ہے ..نکاح کیا اس سے ...مگر ہے تو میری ہی تربیت ..بعد میں پچھتائی اور ...کہنے لگی کہ میں نے واپس جانا ہے اور اپنے بھائی کے گھر سے رخصت ہونا ہے

وسیم کا چہرہ صدمے اور غصے سے سرخ ہوا.

کیا بکواس کر رہی ہو شاہینہ .. تم اچھی طرح جانتی ہو وہ ایسی نہیں تھی .. اگر یہ سچ ہوا تو وہ غیرت کے نام پر قتل ہوگی مجھ سے ..... اور اگر جھوٹ ہوا تو تم.

شاہینہ بازی الٹتی دیکھ گھبرائی مگر ... وسیم میری بات ٹھنڈے دماغ سے سنو.. غلطی تو چھوٹوں سے ہو ہی جاتی ہے ... مگر اب وہ پچھتا بھی تو رہی ہے ... اس کا شوہر آیا تھا آج .. بہت ہی زیادہ پیسے والا تھا .. کہہ رہا تھا کہ وہ رحاب سے بہت محبت کرتا ہے .. اور اس کے بغیر جی نہیں سکتا .. اگر وسیم اسے خود اس کے پاس چھوڑنے آتا ہے تو میں کاروبار کے لیے وسیم بھائی کو تیس لاکھ دوں گا..

وسیم چونکا ...اور شاہینہ کو عجیب سی نظروں سے دیکھا.مگر اس کی خاموشی نے شاہینہ کو شہہ دی

دیکھو وسیم اس نے ہمھارے بارے میں نہیں سوچا تو ہم اس کے بارے میں کیوں سوچیں ..بس تمھارے ایک چھوٹے سے عمل سے ہماری اور ہماری بچیوں کی زندگی سنور سکتی ہے ...وہ گونگی ہونے کہ باوجود خوش رہے گی اپنے شوہر کے ساتھ تو ہم کیوں سسک سسک کر زندگی گزاریں... تم بس اسے خود چھوڑ آنا..کون ...بیاہے گا اس گونگی کو ..بھائی بھی انکار کر چکا ہے

....وسیم .......کرو گے ناں ایسا

ٹھیک ہے .. سہی کہا تم نے اس نے ہمارے بارے میں نہیں سوچا تو ہم کیوں سوچیں ...چھوڑ آؤں گا میں..وہ کہتا دھواں دھواں چہرہ لئے باہر چلا گیا.

شاہینہ فاتحانہ اور تمسخرانہ سی ہنسی ہنس دی.

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

پاشا دروازے کے باہر سنجیدگی سے کھڑا تھا..

شاہینہ کو کال ملائی..

ہیلو ..اس نے بے صبری سے فون اٹھا کر بات کی.

میں لے کر آ رہا ہوں اسے ...اور سنو مجھے پتہ ہے وسیم کو تم نے کوئی الٹی سیدھی پٹی ہی پڑھائی ہو گی اسی لئے وارننگ دے رہا ہوں ..اگر اسے ایک کھروچ بھی آئی تو ایک پھوٹی کوڑی نہیں ملے گی ..اور جو تمہارے گھر کو آگ لگواؤں گا وہ الگ سمجھیں .

ہاں ہاں سمجھ گئی ..شاہینہ نے بات سنبھالی.

اب ہم پہنچے گے تو کافی رات ہو جائے گی ..اسی لئے وسیم کو کہنا اسے صبح لے آئے ..وہ کہتا بغیر کچھ سنے فون بند کر چکا تھا...

ریما اس کے پیچھے آئی.

پاشا مت جاؤ اس کے پاس.یا اس کا نوخیز حسن دیکھ کر نیت خراب ہو گئی ہے

ایسا اس میں کیا ہے جو مجھ میں نہیں.

شٹ اپ یو بچ ...کیا بکواس کر رہی ہو ..وہ دھاڑا ..گیٹ لاسٹ فرام ہیئر....

ریما لب بھینچتی وہاں سے چلی گئی.

جب ہلکی سی ناک کر کے اندر داخل ہوا ..سامنے ہی وہ صوفے پر بیٹھی آنسو بہا رہی تھی ..چادر اچھے سے خود سے لپٹائے ہوئے ..اسی نیلے لباس میں تھی ..رات کے سائے گہرے ہو رہے تھے..

پاشا کی آہٹ پر اس کی جانب دیکھا ..اور سہم کر خود میں سمٹی.

پاشا نے لب بھینچے..

چلو .. میں تمھیں تمھارے گھر چھوڑ کر آؤں..

وہ بے یقین سی تھی مگر گھر جانے کے نام پر فوراً اٹھی..

پاشا کی تقلید میں باہر تک آئی..

کھڑکی سے ریما خونخوار نظروں سے یہ منظر دیکھ رہی تھی..

ڈرائیور نے بھاگ کر رحاب کے لئے فرنٹ ڈور کھولا وہ چپ چاپ بیٹھ گئی.

تم رہنے دو گاڑی میں خود ڈرائیو کروں گا..پاشا کی بات سن کر ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلایا

اور کبیر سے کہنا تیار رہے ..کام مکمل ہو چکے ہیں صبح جب میں آؤں گا تو سندھ کے لئے نکلنا ہے.

جو حکم سر..

وہ گاڑی لے کر نکلا..

پاشا زیادہ گفتگو پسند نہیں کرتا تھا ..نا زیادہ بولنا.

.مگر رات کے سناٹے میں طاری آج یہ خاموشی اسے بری طرح کھل رہی تھی

..شدت سے دل میں پاس پتھر بنی بیٹھی لڑکی کی آواز سننے کا دل کیا

..جو کہ ابھی تک نہیں سن پایا تھا

. بہانے سے کھانے کا بھی پوچھا

..مگر اس نے سر جھکائے نفی میں ہی جواب دیا

..وہ بری طرح جھنجھلایا ..مگر وہ ٹس سے مس نا ہوئی

..رات کے دو بجے وہ اسے لئے اس کے گھر کے دروازے کے باہر کھڑا تھا

.اس نے دروازہ ناک کیا

شاہینہ تو جیسے انتظار میں ہی بیٹھی تھی .. جھٹ دروازہ کھولا ..شاہینہ کے پیچھے وسیم
.کو کھڑا دیکھ وہ لپک کر اندر گئی اور وسیم سے لپٹ کر رونے لگی

..شاہینہ نے وسیم کو سمجھایا بجھایا ہوا تو سو اس نے کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا

وہ اب بھی کھڑا غور سے اسے دیکھ رہا تھا کہ شاید اب وہ کچھ بولے ..مگر اس کی
.. حسرت ہی رہی

.وسیم اسے لئے اندر جا چکا تھا

.پاشا نے نوٹوں سے بھرا پیکٹ شاہینہ کو تھمایا

....بیس ہیں .....کل جب وہ سہی سلامت میرے پاس آ جائے گی تو باقی کے ....میرا آدمی اسی وقت وسیم کو پکڑا دے گا

.ٹھیک ہے ٹھیک ہے ...ہمیں بھروسہ ہے ...شاہینہ چمکتی آنکھوں سے بولی

وہ واپس جانے لگا جب پھر مڑا .. سنو صبح کے بعد دوبارہ تم لوگوں نے اسے رابطے کی کوشش بھی کی تو اچھا نہیں ہو گا ...میری طاقت کا اندازہ نہیں تمھیں ...ڈیمو کے طور پر یہ ضرور بتا سکتا ہوں کہ اس وقت تمھارا بھائی کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے ..

.شاہینہ کے چہرے پر سایہ سا لہرایا

نن ... نہیں ہم کیوں کرنے لگے اس بدذات سے رابطہ ..ویسے بھی اچار ڈالنا ہے
.................اس گو

..زبان کو لگام دو....شاہینہ کی بات پوری ہونے سے پہلے وہ غرایا

.اور تن فن کرتا وہاں سے نکلا

وہ جلتی کڑھتی اس گونگی کی قسمت پر حسد و رشک کرنے لگی جس کے پیچھے وہ امیر

....زادہ مرا جا رہا تھا

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

سر پاشا کا سراغ ملا ہے ..مجھے لگتا ہے وہ اسی ہوٹل میں ٹھہرا ہے جہاں پر میں ہوں...

بادشاہ کے آدمی نے پاشا کو دیکھ لیا تھا اور اب بادشاہ کو اطلاع دے رہا تھا.

ٹھیک ہے وہیں ختم کر دو اسے ..سر کچل ڈالو اس کا ...منہ مانگی قیمت دوں گا.. اگر اور بندے بھیجے تو وہ بہت چالاک ہے سمجھ جائے گا ..پھر اس کا بچ نکلنا ممکن ہے ...بس تم ہی اس کا کام تمام کر دو...

ٹھیک ہے سر جو حکم

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

...وہ ہوٹل آیا تھا

..پوری رات کانٹوں اور انگاروں پر بسر ہوئی

. سمجھ نہیں آ رہا تھا یہ سب کیوں کر رہا ہے

..بس جو دل میں آیا .کیے چلا جا رہا تھا

ایک اور رات بے خوابی کی نظر ہو گئی

. صبح اس کے آنے کا شدت سے انتظار تھا

..شاہینہ نے اس کا چھوٹا سا بیگ تیار کر دیا تھا

.تقریباً دس بجے کے قریب وسیم نے اسے ساتھ چلنے کو کہا

.کہاں ...اس نے سوالیہ اشارہ کیا

مگر وسیم نے نظر انداز کر دیا ..اونہہ اتنا کچھ کرنے کے بعد بھی معصوم بن رہی ہے..

...وہ اسے لئے نکلا

..اور مطلوبہ ہوٹل پہنچا

..رحاب کو حیرت ہوئی ... طویل راہداریوں سے گرزکر وہ ایک کمرے کے باہر کھڑا تھا

ہلکی دستک دی ..جاؤ رحاب اپنے شوہر کے پاس ..اب تمھارا ہم سے کوئی تعلق نہیں..

رحاب نے حیرت سے پھٹی آنکھوں سے وسیم کو دیکھا اور فورا نفی میں سر ہلایا..

وسیم جانے لگا مگر رحاب نے اسے بازو سے دبوچ لیا.

وسیم نے غصے سے دروازہ کھلتا دیکھ اسے پاشا کے پیچھے کمرے میں دھکا دیا..

اور باہر نکلتا چلا گیا...

وہ صدمے سے بے تحاشا روتے یہ سب دیکھ رہی تھی...

پاشا دروازہ لاک کر کے اطمینان سے اندر آیا اور بیڈ پر بیٹھ کر سگریٹ سلگائی..

وہ ہنوز زمین پر بیٹھی پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی ..جب پاشا کی سرسراتی آواز نے روح فنا کی.

تمھاری بھابھی نے بیچا ہے تمھیں ... قیمت لی ہے تمھاری مجھ سے ....اپنے سگے بھائی کو دیکھو ..کتنا بزدل اور کانوں کا کچا ہے کہ اس کی بیوی نے اسے کوئی بھی کہانی سنائی اور وہ تمھیں ایک اجنبی کے کمرے میں پھینک گیا ..بغیر اپنی بیوی کی باتوں کی تصدیق اور چھان بین کیے..کیونکہ تمھاری بھابھی نے وسیم سے کہا کہ تم نے مجھ سے بھاگ کر شادی کی ہے.

رحاب پر تو آج پہ در پہ صدموں کے گزرنے کا دن تھا.

وہ تڑپ تڑپ کر رو رہی تھی اور سامنے بیٹھے بندے کا دل کچل رہی تھی اسے آگ کی بھٹی میں جھونک رہی تھی.

کیوں رو رہی ہو ہاں ...ان کے لئے جن کی نظر میں تمھاری کوئی حیثیت کوئی اوقات نہیں ..وہ دھاڑا.

..رحاب اس کی آنکھوں کی دہشت اور وحشت سے سہمی

.اس کے خوف کے باعث پاشا نرم پڑا

سنو ...میں نے یہ سب اس لئے کیا ..اگر وہ لالچی عورت اب ایسا کر سکتی ہے تو تمھارے بھائی کی آنکھوں میں آسانی سے دھول جھونک کر کبھی بھی کچھ بھی کر سکتی ہے ..یا تو اپنے آوارہ نکمے، جواری بھائی سے تمھاری شادی کر دیتی.

مگر اب تم اپنی مرضی سے زندگی گزار سکتی ہو ...میں تمھیں ایک محفوظ جگہ پر پہنچا دوں گا .. تم اپنی مرضی سے زندگی گزارنا.

...رحاب نے بھیگی پلکیں اٹھا کر پاشا کو دیکھا

.اپنے تو دغا دے گئے تھے

سامنے والے کی نگاہوں میں وحشت تھی مگر اس نے اب تک اس کا کوئی غلط ارادہ محسوس نہیں کیا تھا.

.اور کبیر وہ بھی تو کتنی نرمی اور احترام سے بات کرتا تھا

یوں بھی سامنے بیٹھے شخص پر اعتبار کرنے کے علاوہ اب نا اس کے پاس کوئی آپشن تھا ..نا چارہ

اور اس نے دعا کی تھی کہ کوئی فرشتہ آئے اور اسے اس عقوبت خانے سے بچا لے...

..سامنے بیٹھا شخص شاید وہی فرشتہ تھا ...رحاب نے اثبات میں سر ہلایا

..چلو پھر وقت نہیں ہے ہمارے پاس ... ہمیں نکلنا ہوگا

....وہ کمرے سے نکلے

وہ بہت زیادہ سہم گئی تھی مردہ قدموں سے اس ظالم شخص کے پیچھے اس راہداری میں چل رہی تھی.

جب اچانک ایک کمرے سے نکل کر ایک شخص نے پاشا کی پیٹھ پر خنجر سے حملہ کرنے کی کوشش کی..

رحاب نے دیکھا..نازک معصوم جان...

اب اور تو کچھ کر نہیں سکتی تھی .رحاب نے اپنی پوری جان لگا کر اسے دھکا دیا تھا ..اور اپنا توازن بھی برقرار نہیں رکھ سکی اور بہت زور سے دیوار سے سر لگا .. ہلکی سی خون کی لکیر نمودار ہوئی ..وہ بیٹھتی چلی گئی

پاشا بجلی کی سی تیزی سے مڑا تھا اور اس کی درگت بنائی تھی ..وہ اس لڑکی کے سامنے حملہ آور کے بخیے نہیں ادھیڑنا چاہتا تھا.

اسی لئے جب وہ بھاگا تو پاشا نے اسے بھاگنے دیا

اور ایسا پہلی مرتبہ ہوا تھا.

پاشا پاگل ہونے کو تھا..

.. بھسم کر دینے والے انداز میں اس کے پاس دو زانو بیٹھا

.اس کے ماتھے سے نکلتا خون دیکھ کر اور طیش آیا

بول نہیں سکتی تھیں کہ وہ حملہ کرنے والا ہے .. خود بیچ میں کیوں آئیں ...گونگی ہو گیا ....وہ دھاڑا

رحاب بے بسی سے بے تحاشا رو دی ..پاشا نے دانتوں تلے لب کچلے

یہ رونے کے علاوہ دنیا میں اور کوئی کام نہیں ہے کیا تمھیں ..بولو ...بولتی کیوں نہیں ....

.وہ اب پاشا کا ضبط آزما رہی تھی

..پاشا نے اسے بازو سے دبوچا اور اپنے ساتھ گھسیٹ کر باہر کی طرف قدم بڑھائے،

..لا کر تقریباً گاڑی میں پٹخا ...اور طیش میں خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا

..ابھی فی الوقت اسے وہاں سے فورا نکلنا تھا

.....پاشا نے گاڑی بھگائی

..آخر اتنا غرور کیوں ہے اس لڑکی کو اپنے حسن پر

...کہ بولنا تک گوارا نہیں ...وہ جی جان سے بس جلے جا رہا تھا

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

زمل کچن میں کھانا بنا رہی تھی کہ نومی افتاں خیزاں گھر میں داخل ہوا تھا.

آپی .....آپی ...اس نے زور دار آوازوں سے پکارا..اس کا سانس پھولا ہوا تھا.

زمل گھبرائی.

کیا ہوا نومی ....کیا بات ہے ..اتنے گبھرائے ہوئے کیوں ہو...

وہ زمل آپی ... سیفی کو کچھ غنڈے گن پوائنٹ پر زبردستی اپنے ساتھ گھسیٹ کر لے گئے..

کیا...زمل کو شاک لگا... غصے سے چہرہ لال ٹماٹر ہوا..

یہ یقیناً اس سامنے والے غنڈے موالی کا کام ہے ..اب تو میں پولیس اسٹیشن کمپلین کر کے ہی رہوں گی ..وہ غصے سے پھنکاری

نہیں زمل آپی ...کبیر بھائی کہ سب آدمیوں کو جانتا ہوں میں ..وہ نہیں تھے ...وہ کوئی اور ہی تھے...

اب کیا کریں گے ؟

ٹھیک ہے میں چادر لے کر آتی ہوں پولیس اسٹیشن کمپلین لکھاتے ہیں...

پولیس اسٹیشن گئے ..زمل نے زمین آسمان ایک کر دیا ..مگر کسی کے سر پر جوں تک نا رینگی..

..کوئی بات سننے کو تیار ہی ناں تھا

اوپر سے جو جیل میں آنے جانے والے غنڈے موالی تھے .. عجیب غلیظ نظروں سے اسے گھور رہے تھے ..آخر جب وہ ٹس سے مس نا ہوئی ..تو ایک لیڈی کانسٹیبل نے ہی اسے کہا کہ کیوں اپنی بھی عزت خراب کر رہی جاؤ اپنے گھر یہاں تمھاری کوئی نہیں سنے گا..

..وہ گھر آئی

.پوری رات گزر گئی ...جہاں ممکن ہوا وہاں ڈھونڈا ...اب تو حوصلہ ہار چکی تھی

..کوئی مدد کرنے کو تیار نہیں تھا

..بابا بھی بار بار پوچھ رہے تھے

ساری رات آنکھوں میں کاٹی برے برے خیال دل و دماغ پر حاوی تھے ..اور

.اعصاب چٹخا رہے تھے

صنف نازک تھی

...کب تک برداشت کرتی صبح ہونے تک ہار چکی تھی

..رو رو کر آنکھیں بھی خشک ہو چکی تھیں

....نومی پاس ہی تھا

..اور اب صبح کے دس بج چکے تھے

...نومی نے زمل کو ایک اور راستہ دکھایا

آپی اب ہماری مدد صرف کبیر بھائی ہی کر سکتے ہیں ...اگر اس نے حامی بھر لی تو وہ بہت طاقتور ہیں ..بڑی آسانی سے ہماری مشکل حل ہو جائے گی اور سیفی بھی مل جائے گا.

اور وہ غنڈہ موالی جس کے لئے پیسہ ہی سب کچھ ہے وہ ہماری مدد کیوں کرے گا ...زمل تلخ ہوئی..

ہے تو ناممکن سی بات مگر آپی کوشش کرنے میں کیا حرج ہے ....نومی کہہ کر خاموش ہو گیا..

...وہ دونوں چند گھنٹے اور خوار ہوئے ...نومی پتہ نہیں کہاں تھا ..وہ ناکام لوٹ آئی

.اب تو دل بھی بیٹھا جا رہا تھا

آخر تھک گئی

ہار گئی

..شکست تسلیم کر گئی

وہ اتنے نازک کندھوں پر یہ بار اور نہیں سہہ پائی قدم خود بخود سامنے والے گھر کی

..طرف مڑے

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺❤️
🌺🌺

...پاشا اور رحاب شام ڈھلے گھر لوٹے تھے

...راستے بھر پھر پاشا نے اسے مخاطب کرنے کی کوشش نہیں کی تھی

..وہ باہر مناظر میں کھوئی ہوئی تھی

..اور بس پاس بیٹھے شخص کے بارے میں سوچے چلی جا رہی تھی

..گاڑی گیٹ سے اندر داخل ہوئی..تو رحاب کا سوچوں کا تسلسل ٹوٹا

وہ دونوں گاڑی سے باہر آئے ..سامنے سے آتی ریما یہ منظر دیکھ کر جی جان سے جھلس گئی ..وہ تو سمجھی تھی ہمیشہ کے لئے اس سے جان چھوٹ گئی.

مگر وہ تو پاشا کے پیچھے پاشا کی پشت کو دیکھتی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اندر کی جانب بڑھ رہی تھی..

پاشا نے زرا سا گھوم کر اسے کمرے میں جانے کا اشارہ کیا

وہ چپ چاپ اسی کمرے میں چلی گئی جہاں پہلے رہی تھی.

پاشا ریما کی طرف بڑھا.

ملا وہ آدمی ....اس نے ریما سے پوچھا.

بلکل پاشا پر حملہ کر کے جائے گا کدھر .ناصر نے لاہور سے تحفہ بھیجا ہے .ہوٹل سے نکلتے ہی ہماری گرفت میں تھا .ریما نفرت سے بولی ..بادشاہ کا ہی آدمی تھا.

تھا مطلب ٹھکانے لگا دیا ..وہ غصے سے پھنکارا.

ریما اچھلی ... نہیں ابھی بیسمنٹ میں ہے ..مگر کیوں

جواب دینا ضروری نہیں سمجھتا..میرے پیچھے کوئی نا آئے .یہ کہہ کر پاشا پچھلی جانب سے بیسمنٹ میں گیا..

پچھلی دیوار میں بنے ایک ڈھلانی دروازے کو نادر نے کھولا وہ اطمینان سے نیچے کی سیڑھیاں اترا.

..وہ کرسی پر رسیوں سے جکڑا بیٹھا تھا ..جس نے ہوٹل میں پاشا پر حملہ کیا تھا

..لائٹ آن ہوئی

اور اس شخص نے اس لمبے قدوقامت کے حامل چوڑے کسرتی جسامت والے

.سرخ و سفید موت کے فرشتے کو سیڑھیاں اترتے دیکھا

جو مخصوص سٹائل میں پینٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے سگریٹ منہ میں دبائے نیچے

.اترا تھا

اس شخص کا چہرہ لٹھے کی طرح سفید ہوا ...انڈر ورلڈ میں کون نہیں جانتا تھا کہ پاشا

..کی دی گئی موت کا درد تو مرنے کے بعد بھی ہوتا ہوگا

.وہ آکر سامنے رکھی کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا

وہ ...پپ ..پاشا ... مم ..مجھے معاف کر دو ...مجھے جانے دو ..میں بادشاہ کا سر
...تمہارے قدموں میں رکھ دوں گا

تمھیں کیا لگتا ہے ..بادشاہ کا سر قلم کرنا میرے لیے مشکل ہے ...پاشا کا لہجہ
...صاف تمسخرانہ ہے ..ابھی خود ہی اس کو ڈھیل دے رکھی ہے

پاشا نے اپنی شرٹ کی سیکرٹ پاکٹ سے وہ تیز دھار آلہ نکالا جسے آپریشن کے دوران
.جسم چیرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں

..وہ اس کے ہاتھ میں آلہ دیکھ کر گھگھیا گیا

سنو.. میں تمھیں جانے دیتا.. مگر تمھاری وجہ سے اسے چوٹ پہنچی ...اس کا خون بہا...جس سے مجھے پہلی مرتبہ تکلیف ہوئی ....جو میں برداشت نہیں کر سکا..پاشا کا سرسراتا لہجہ ..موت جتنا سرد

..یہ کہہ کر پاشا اس کی دونوں کلائیاں کاٹ چکا تھا

...وہ چنگھاڑا

میں تو اسی وقت تمھاری کھال کھینچ لیتا ..مگر اس کی موجودگی نے تمھاری سانسیں چند گھنٹوں کے لئے بڑھا دیں.

وہ آلہ سانپ کی طرح اس شخص کے پورے جسم پہ رینگ رہا تھا ... جلد ہی وہ ٹھنڈا پڑ گیا .. مگر پاشا کا ہاتھ رکنے کا نام نہیں لے رہا تھا.

ہر اس شخص کا یہی انجام ہوگا جو اسے تکلیف پہنچائے گا .....وہ پھنکارا.

اس وقت پاشا اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہا تھا..

اس کا تو شاہینہ اور وسیم کو بھی اسی انجام تک پہنچانے کا دل بڑی شدت سے چاہا تھا..

وہ ایسا کر بھی گزرتا اگر وسیم رحاب کا سگا بھائی نا ہوتا ..وہ اس کی فیملی کا حصہ نا ہوتے..

پاشا نے اطمینان سے اب وہ آلہ اسی کی لاش سے صاف کیا اور مٹھی میں دبائے سیڑھیاں چڑھنے لگا..

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

زمل نے ایک مرتبہ پھر اسی دہلیز پر پاؤں رکھے.

مگر آج اس کے کندھے جھکے ہوئے تھے ..وہ ٹوٹی بکھری حالت میں تھی...

بڑی سی چادر سے خود کو چھپائے اس نے آدھا چہرہ بھی چھپا رکھا تھا.

لاؤنج میں آئی چند خوفناک سے آدمی اور وہ اس دن والی لڑکی وہیں تھیں...

..کدھر ....کہاں منہ اٹھائے چلی آ رہی ہو ...رجا کو غصہ آیا

...وہ ممم .مجھے کبیر سے ملنا ہے

....کیوں ....کیوں ملنا ہے کبیر سے

وہ میں انھیں کو بتاؤں گی ...پلیز ایک مرتبہ بلوا دیں ..وہ بے بسی سے بولی کچھ تو .تھا اس کے لہجے میں جو رجا نے نادر کو اشارہ کیا..

...نادر نے اوپر جا کر کبیر کا دروازہ کھٹکھٹایا

.. ان لوگوں نے واپس جانے کی تیاری مکمل کر لی تھی

..اور نکلنے ہی والے تھے. کیونکہ پاشا بھی آ چکا تھا

..دروازے تک آیا ..مگر نادر کی اگلی بات سن کر میٹر شارٹ ہوا

...چلو میں آتا ہوں

...اپنا والٹ موبائل اور گاڑی کی چابی اٹھائی

.اور تن فن کرتا نیچے اترا

سامنے ہی وہ ٹوٹی بکھری حالت میں صوفے پر سر جھکائے بیٹھی تھی ...کبیر کو اس کی یہ حالت دیکھ کر اور آگ لگی

وہ تو پہلے ہی اس آسیب سے جو اس کی جان کو چمٹا جا رہا تھا ..واپس بھاگنے کے چکروں میں تھا.

..وہ پھر چلی آئی تھی اس کا سکون برباد کرنے

..اسے دیکھ کر زمل کھڑی ہوئی

مگر

کیا بات ہے ٹیچر صاحبہ ...کوئی پارک یا شاپنگ مال سمجھ رکھا ہے اس گھر کو جو جب جی چاہے منہ اٹھائے چلی آتی ہو...

آج اس کا جھکے کندھے کبیر کو تکلیف دے رہے تھے اسی لئے غصے سے پھنکارا.

.وہ مممم ....میں ....اب آ تو گئی تھی مگر آنسوؤں کا پھندا سا تھا جو گلے میں اٹک گیا تھا

.کبیر نے وہاں سے سب کو جانے کا اشارہ کیا ..رجا کو بھی

..اب بولو وقت نہیں میرے پاس ....ہمیں واپس جانا ہے ..کبیر نے اسے جھڑکا

وہ سیفی کو کک ....کچھ لوگ لے گئے ..مم ..میں نے بہت ڈھونڈا ..مم ....مگر

..نہیں ملا ....کیا آپ میری مدد

نہیں ... میں کچھ نہیں کر سکتا ... جا رہا ہوں ... ویسے بھی یہاں میں نے فلاحی ادارہ نہیں کھول رکھا ..جو دوسروں کی مدد کرنے کے لیے بیٹھا رہوں ..وہ بے رحم بنا..اور اس کی جانب سے رخ موڑا جیسے کہہ رہا ہو.

بول دیا ..اب جا سکتی ہو.......

وہ آخری امید ٹوٹتی دیکھ زمل بھی ٹوٹی تھی ..بکھری تھی ..اب تو اپنا بھی بوجھ اٹھانے کی سکت نا رہی تھی جیسے ..اسی لئے فرش پر بیٹھتی چلی گئی.

زمل اس کے قدموں کے قریب فرش پر دوزانوں بیٹھی ہاتھ باندھے لبوں پر رکھے.. پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی.

میری مدد کرو ...پلیز ہیلپ می...اس کے آنسو اس کے قدموں کے قریب گر رہے تھے..

وہ جو دعوا کر کے گئی تھی کہ اب کبھی اس کی شکل نہیں دیکھے گی اب اسی کے قدموں میں بیٹھی تھی..

وہ پیٹھ موڑے کھڑا اپنا ضبط آزما رہا تھا.

کبیر کو لگا وہ آنسو نہیں .....اس کے دل کا خون نچڑ کر فرش پر گر رہا ہے.

بے بسی سے لب کچلے ..اقرار کر نہیں رہا تھا .اور دل انکار کرنے کی نیت پر ہی پھٹنے کو تھا..

مم ..میرے پاس یہ میری مما کی چین ہے.یہ تم لے لو .. مم ...میں .اور بھی پیسے دوں گی پر میری مدد کرو ...اس نے سسکتے بند مٹھی کبیر کی جانب بڑھائی

اور پتھر دل ہونے کے باوجود اب یوں لگ رہا تھا کہ axecutioner کبیر اسکا دل شدت غم سے پھٹ جائے گا .اس لڑکی کے آنسو اور دکھ اسے اپنی رگوں میں دوڑتا محسوس ہوا ..

..دل کیا پیچھے مڑے جھک جائے .. سر تسلیم خم کر لے .اسے سینے میں بھینچ لے اس کے آنسو اپنے لبوں سے چن لے ..اس کا ہر غم مصیبت پریشانی اپنے سر لے لے...

کبیر نے بے بسی سے اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھا.پھر بے حد جھجھکتے اس کی جانب ہاتھ بڑھائے

...اور جھک کر اسے بازوؤں سے تھاما .

اٹھو ..اس نے بازوؤں سے کھڑا کر کے اسے جھنجھوڑا ..کبیر کو تو زمل کا اس دن والا روپ اچھا لگا تھا .جب وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے پھنکاری تھی.

لیکن آج وہ اپنے ساتھ کبیر کو بھی توڑنے پر تلی ہوئی تھی ..جس سے کبیر سخت جھنجھلایا.

بند کرو یہ میلو ڈرامہ ...کروں گا ہیلپ ...چپ بلکل چپ..وہ دھاڑا ..اب اگر ایک .. بھی آنسو گرا تو واپس چلا جاؤں گا ..پھر ڈھونڈ لینا خود ہی

.کبیر کی انگلیاں اس کے بازوں میں بے دردی سے گڑھی ہوئی تھی

...کبیر نے اسے چھو لیا تھا

اور اس پل اسے لگا جیسے اسے چھونے سے وہ خون بن کر اس کی رگ رگ میں .دوڑ گئی ہے دھڑکنوں میں سما گئی ہے

اب کبیر اس سامنے کھڑی بلا سے کبھی دور نہیں جا پائے گا ..اس جادوگرنی کے جادو سے چھٹکارا ممکن ہی نہیں..جس نے اتنے دنوں سے اس کے دل و دماغ پر بری طرح اپنا قبضہ کر لیا تھا.

محبت الہام بن کر کبیر پر اتری تھی ..اس نے دل میں سر تسلیم خم کیا کہ اسے سامنے کھڑی لڑکی سے عشق ہے..

محبت سرور بن کر دل و دماغ پہ چھائی.

تو اسے اپنا بنانے کی قسم کھائی.

فیصلہ منٹوں سیکنڈوں میں کیا تھا.....

جس کے بغیر اب ایک پل بھی گزارہ نا ممکن تھا......اسے بس اپنا بنانا تھا...

سادہ سے بلیک سوٹ کے اوپر بڑی سی میرون شال میں لپٹی وہ اس کی جان کا آزار بن گئی تھی ..کبیر کی آنکھیں بے چینی سے اتنے دنوں کی دیدار کی پیاس بجھا رہی تھی.

دل کیا اسے سینے میں بھینچ لے.

مگر ابھی اسے کوئی حق نہیں تھا اس کے قریب جانے کا.

وہ اب بھی کھڑی سوں سوں کر رہی تھی ..مگر اب چہرے پر سکون تھا.

وہ چونکی ..کیونکہ اب بازوؤں میں تکلیف ہونے لگی تھی ..مقابل کی گرفت میں بہت شدت تھی..وہ کسمسائی.

تو کبیر نے نرمی سے اسے چھوڑ دیا.اور .فون ملایا..

..ہاں نادر سیف کے بارے میں کوئی خاص انفارمیشن

یس سر . .اس کو اس دن بادشاہ کے آدمیوں نے دیکھ لیا تھا ..اسی لئے ..اٹھایا .......ہم تک پہنچنے کے لئے

..تو ٹھیک ہے ٹھکانے کا پتہ لگاؤ اسے جلد بازیاب کرانا ہے

..زمل کے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی

.کبیر نے فون بند کیا تو زمل نے بے چینی سے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا

مل جائے گا...کبیر نے مختصر سا کہا..زمل کو تسلی ہوئی

ہے کہاں وہ؟

جہاں بھی ہوا ..میں تمھارے پاس اسے ڈھونڈ لاؤں گا..مگر اس سے مجھے کیا ملے گا..

زمل شرمندہ ہوئی اس کے پاس پیسے نہیں تھے ...یہ ...یہ چین اور میں اور بھی پپ ...پیسے

نہیں چاہیں..کبیر اتنی معمولی چیزوں کے لئے کچھ نہیں کرتا....کبیر نے بغور اسے دیکھا

تت ..تو پھر ...وہ شدید نروس ہوئی.

اپنے بھائی کے لیے ....اس دن کی طرح اپنی جان داؤ پہ لگاؤ ...نکاح کر لو مجھ سے.ابھی اور اسی وقت .تو سوچ سکتا ہوں ..وہ اطمینان سے بولتا اس کے سر پر بم پھوڑ چکا تھا ..

زمل نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس بے حس اور خود غرض شخص کو دیکھا ..جو زمل کے مطابق اپنی نفسانی خواہشات پوری کرنے لیے اس کی مجبوری کا فائدہ اٹھا رہا تھا.....

مگر فی الحال وہ سیفی کو ڈھونڈنے کے لئے ہر حد پار کرنے کو تیار تھی .جاں سے گزرنے کے لئے تیار تھی ..اپنی جان سولی پر لٹکانے کو بھی تیار تھی.اسی لئے

مجھے منظور ہے ....بے بسی سے کہتی وہ سامنے والے کو دنیا کی سن سے بڑی خوشی دے چکی تھی..

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

اس نے ساری بات سامنے کھڑے پاشا کا بتائی تھی.

بھائی میں اس سے نکاح کرنا چاہتا ہوں.

سمجھو ہو گیا ...پاشا نے اطمینان سے کہا ..کبیر کو لگا جو انھوں نے اپنے لئے اصول بنائے تھے پاشا سے ڈانٹ پڑے گی مگر.

..بھائی ..وہ اس سے لپٹ گیا

پانچ منٹ میں اسے لاؤنج میں لے کر آ جانا ..میں انتظام کرتا ہوں ...پھر واپسی کے لیے نکلنا ہے..

ان تینوں کو بھی وہیں لے جانا ...اور میں نے جو تمھارے لیے گھر خریدا تھا اس میں رہ لینا..

مگر سیف

.مل جائے گا.. بھروسہ رکھو..پاشا اطمینان سے بولا

اور پھر ٹھیک پانچ منٹ بعد ہی وہ لاؤنج میں بیٹھی اپنی زندگی کا ایک اہم ترین بندھن ایک غلط ترین بندے کے ساتھ باندھ چکی تھی..

...وہ بے بسی کے احساس سے پھوٹ پھوٹ کر رو دی

.ہر طرف مبارک باد کو شور اٹھا

.نادر اور اس کے بندوں نے فائرنگ کی

ہلکی داڑھی اور تنی مونچھوں کے نیچے کبیر کے عنابی لبوں پر دلفریب سی مسکراہٹ تھی..

رجا اور ریما بھی اس کے پاس بیٹھی تھیں اور زبردستی مٹھائی اس کے منہ میں ٹھونس رہیں تھیں.

پاس بیٹھی زمل عجیب نظروں سے یہ سب دیکھ رہی تھی اور اپنی قسمت سے شکوہ کناں تھی.

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

رحاب کمرے میں بیٹھی تھی

..باہر سے شور شرابے کی آوازیں آ رہی تھیں

..مگر وہ پاشا کی اجازت کے بغیر کمرے سے نہیں نکل سکتی تھی

اسے کہا گیا تھا کہ کچھ ہی دیر میں انھیں کراچی کے لئے نکلنا ہے ..اور وہ تیار بیٹھی تھی.

...وہ مسلسل اور بلکل بے اختیار پاشا کے بارے میں سوچ رہی تھی

انھوں نے ایسا کیوں کیا؟

کیوں دلائی مجھے آزادی.؟

میری آزادی کی بھاری قیمت کیوں ادا کی؟

کیوں اتنا سب کچھ کیا میرے لئے...اور ان سب سوالوں کا دل جو جواب دے رہا تھا وہ کب سے اپنے منہ زور بدتمیز دل کو چپ کروا کر ڈپٹ رہی تھی مگر اس کی ایک ہی گردان تھی کہ.

کیا وہ مجھ سے محبت .....شرمیلی سی مسکان خود سے ہی چھپانے کو اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپایا.

..اور ہوٹل میں بھی تو میری چوٹ دیکھ کر کیسے تڑپ گئے تھے

افففففف

وہ سوچ کر ہی شرم سے دوہری ہو رہی تھی

...چہرہ لال ٹماٹر ہو گیا

...اور میں ....اس نے اپنے دل کو ٹٹولا

.اس نے دل کو آزمانے کو زیرِ لب عقیدت سے نام دہرایا....اور صرف لب ہلا پائی

پاشا .....دل نے بیٹ مس کی ..وہ خود سے ہی بوکھلائی ..دل ایک سو بیس کی

.رفتار پکڑ چکا تھا

...دل کے بلکل کورے کاغذ پر پہلا نام تحریر ہو چکا تھا

..خود سے ہی بے تحاشا گھبرا کر بیڈ میں کمفرٹر میں گھس گئی

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

ریشماں سے پوچھ چکی تھی کہ کیا گھر کال کر سکتی ہے بس ماں کی خیریت معلوم کرنی ہے.....

ریشماں نے اجازت دے دی تھی ...اب اسے اس کھڑوس کی اجازت کی ضرورت نہیں تھی.

کپکپاتے ہاتھوں سے نمبر ملایا.

ماں کا تو زبانی یاد تھا..

رسیو ہوا ..کمزور سی آواز میں بولا گیا ...ہیلو کون...

مما ...میں فانیہ بات کر رہی ہوں .... کیسی ہیں آپ؟ بھیگا لہجہ ماں کو ہلا گیا

..بچی میری بچی ... نسیمہ تڑپی ..مجھے معاف کر دو میں نایاب کی باتوں میں آ گئی

....بغیر تصدیق کیے ..یہ جانتے ہوئے بھی کہ میری بیٹی ایسی نہیں ہے

...اور جانتی ہو اس نے میرے ساتھ کیا کیا

..پھر جو اس کی ماں نے بتایا اس کے پیروں کے نیچے سے زمین کھسکنے کو کافی تھا

فانیہ واپس لوٹ آؤ ..میرا تمھارے علاوہ اس دنیا میں کوئی نہیں رہا ..نسیمہ رو رہی تھی

مما میں کراچی میں ہوں مگر محفوظ ہوں ..مگر آپ فکر مت کریں میں ابھی کہ ابھی

...آپ کے پاس آنے کے لئے نکلتی ہوں

..فون رکھا

.اس واقعے کے بعد بھی راسم سے چند دفعہ ڈانٹ پھٹکار کھا چکی تھی

یقین پختہ ہو گیا کہ واقعی وہ زبردستی اس کے سر پر مسلط ہے

.پلیننگ تو پہلے ہی کر چکی تھی

.اب ماں کی بات سن کر بس عمل کرنا تھی

پنکی اور اس کی چیلیاں .جا رہی تھیں اسلام آباد ..اسے انھیں کی گاڑی کی ڈگی میں

..چھپنا تھا

ریشماں سے کہا لان میں جا رہی ہے..

لان میں آئی سب سے چھپ چھپا کر بظاہر پنکی نے جو بڑی گاڑی تیار کروا رکھی تھی.

اس کی ڈگی میں چھپ گئی.

چند لمحوں کا ہی انتظار کرنا پڑا ...گاڑی گیٹ سے نکلتی محسوس ہوئی.

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

اسے بولا تھا کہ مجھ سے دور رہو مگر ہر رات اس کے سرہانے گھنٹوں بیٹھ کر اسے دیکھتا اور اس کے بالوں میں انگلیاں پھیر کر اسے محسوس کرتا تھا.

راسم دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا...

سینے میں سانس اٹکی...خالی بیڈ دیکھ کر.

واش روم میں بھی نہیں تھی.

پاگلوں کی طرح پورا وائٹ پیلس کنگھال لیا...

مگر کہیں ہوتی تو دکھتی.

روح فنا ہوئی ....یہ سوچ ہی جان لیوا تھی کہ وہ اس روم میں موجود نہیں .وائٹ پیلس میں موجود نہیں...

..اور پھر جو ریشماں نے بتایا وایٹ پیلس کی چھت اس کے سر پر گری تھی

..ریشماں پہلے ہی اس کی غیر موجودگی نوٹ کرتے ہوئے پور پیلس کنگھال چکی تھی

..لال انگارہ آنکھیں اور لہو ٹپکاتا چہرہ ..دل کیا دنیا تہس نہس کر دے

فانیہ ...یہ کیا کیا تم نے...فکر مت کرو چاہے زمیں کھودنی پڑے یا آسمان کنگھالنا پڑے ..ڈھونڈ ہی لوں گا تمھیں .اب اگر مل گئی تو میرے ہاتھ ہی مرو گی...

.وہ ماہی بے آب کی طرح تڑپا

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

..وہ بی جان کے کمرے میں ہلکی سی نوک کے بعد داخل ہوا تھا

..سامنے ہی وہ تسبیح لئے بیٹھی تھیں

.بی جان تیاری مکمل ہے میں جا رہا ہوں روح کو لے کر ..جلد واپس آؤں گا

...وہ تمھارے ساتھ نہیں جانا چاہتی سوہم خان

اسے آپ نے نہیں سمجھایا کہ ایک بیوی ہونے کی حیثیت سے وہ اپنی زمہ داریاں

.نبھائے ..اور جو اس کا شوہر اسے بولے وہ کرے ... سوہم کو تپ چڑھی

سمجھایا ہے ..مگر ابھی وہ رخصتی نہیں چاہتی ..تو کیا زبردستی کرو گے اس کے ساتھ..

یہ زبردستی نہیں حق ہے میرا ...جو میں وصول کرنا اچھے سے جانتا ہوں ..اسے ہر حال میں جانا ہوگا میرے ساتھ..

بی جان نے سر اٹھا کر اپنے ضدی اور ہٹ دھرم پوتے کو ملاحظہ کیا ..جو من مانیاں کرنے پر بلکل اپنے باپ پر گیا تھا..

کوشش کر لو پھر ...بی جان کی اجازت دینے پر اس نے ہنسی دبانے کے لیے لب دانتوں تلے دبائے..

..وہ وہاں سے نکل کر سیدھا روحا کے کمرے میں آیا

وہ کھڑکی میں کھڑی باہر جانے کیا دیکھ رہی تھی.. سوہم کے کہنے کے باوجود اس نے ابھی تک پیکنگ نہیں کی تھی..

..روح چلو ... گاڑی تیار ہے ہنی ...لاپرواہ اور مصروف سا انداز تھا

..روحا اچھلی ..مگر ہم نے آپ سے کہا تھا کہ ہم کہیں نہیں جائیں گے

..اور میں نے بھی کہا تھا کہ میرا زبردستی کرنے کا بلکل بھی موڈ نہیں ہے .. سویٹ

.پنک سوٹ میں پنک دوپٹہ لیے وہ اس کا دل شدت سے دھڑکا گئی

بازو سے پکڑ کر رخ اپنی جانب کیا ..کیوں نہیں جانا چاہتی میرے ساتھ ..سوہم نے سنجیدگی مگر نرمی سے پوچھا.

ہمیں ...آ ....آپ سے ڈر لگتا ہے ...وہ سوہم کے اپنے بازو پر نرم سے لمس سے پھر گھبرائی ..مگر اپنی پریشانی بتا ہی دی.

..کیوں ...کیوں ڈر لگتا ہے ..سوہم نے ہنسی ضبط کر کے پوچھا

مگر وہ بول نا پائی کہ اس کے پاگل پن اور جنونیت سے لگتا ہے ...اس دن کی

..سوہم کی درندگی سے لگتا ہے ڈر

..مگر سوہم اچھی طرح سمجھ چکا تھا

..سوہم نے نرمی سے اس کی کمر کے گرد بازو حمائل کیے ..روحا بوکھلائی

اگر اس دن کی میری شدتوں سے ڈر لگتا ہے تو وعدہ کرتا ہوں اب ایسے چھوؤں گا

..تمھیں جیسے گلاب کو چھوتے ہیں اتنی نرمی سے کہ وہ مرجھا نا جائے

وہ اس کے چہرے کے بہت قریب بوجھل سی آواز میں بولا

وہ جو غور سے سن رہی تھی .کہ وہ کہے گا کہ اب دور رہوں گا تم سے ..ایسی بات سن کر سٹپٹائی..

نن ..نہیں ..اگر آپ...ہم سے یہ پرامس کرتے ہیں کہ ہم سے دور رہیں گے تو ہم چلیں گے...

سوہم کا ہنسی ضبط کرنے کے چکر میں چہرہ لال سرخ ہو گیا..

ٹھیک ہے پھر تم میرے کمرے میں ڈیکوریشن پیس بن کر رہنا میں روز رات کو یہ جو میری فرینڈ کومل ہے اس کے قریب چلے جایا کروں گا..ٹھیک ہے.

وہ معصوم تھی ...پاگل نہیں..

جب کوئی بات کوئی جواب نا سوجھا تو آخر آنسو ہتھیار بنائے ..آپ بہت برے ہیں ہم نہیں جائیں گے آپ کے........

سوہم نے اس کی بات پوری نہیں ہونے دی تھی ..بے حد نرمی تھی آج اس کے لمس میں ..اس کے سینے میں سمائی وہ مچلی ...مگر کمر کے گرد لپٹے اس کے بازوں سے وہ ہلنے سے بھی قاصر تھی...

اس کی نرم گرم قربت میں وہ موم کی طرح پگھل رہی تھی ...جب سوہم نے نرمی سے اس کے لبوں کو آزادی بخشی....

ایسے قریب آؤں گا تمھارے.بہت محبت سے ..نرمی سے ..اب تو چلو یار.

..وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھے .اسے پرے دھکیلتی دو قدم پیچھے ہٹی

اب سوہم کے تاثرات فوراً بدلے تھے ..روحا کے اس عمل نے اس کے تن بدن میں آگ لگائی تھی.

کلائی سے کھینچ کر اسے پھر اپنے سینے میں بھینچا ..ایک ہاتھ سختی سے کمر کے گرد حمائل کیا..اور ایک جھٹکا دیا

کچھ بھی کرنا روح ..مگر خود کی جانب بڑھتے ہوئے مجھے کبھی مت روکنا ..ورنہ بہت .. برا پیش آوں گا..اور مجھ سے دور جانے کا تو سوچنا بھی مت..دنیا بھول جاؤ ..روح ..صرف میرے بارے میں سوچو

...اب کی بار گرفت میں پھر بہت سختی تھی.اور لہجے میں بھی

ہم اسی لئے نہیں جانا چاہتے آپ کے ساتھ ..وہ سسکی .. ہمیں بی جان کے پاس جانا ہے..

اب اپنے شوہر کی طرف دھیان دو بس .. تم میرے ....mama's girl او ساتھ جا رہی ہو یا نہیں..

نہیں ہم ..ن.........آہہہہہہہہہہ

وہ اس کے بولنے سے پہلے اس کے بازو میں بے ہوشی والا انجیکشن انجیکٹ کر چکا تھا.

یہ کیا کیا آپ نے ہمارے ساتھ ..وہ غرائی ..مگر اس کا جواب سننے سے پہلے بے ہوش ہو کر اس کے بازوں میں جھول گئی.

...نرمی سے مسکراتے اسے بازوؤں میں بھرا

...بی جان کی پوتی اس طرح تو تم قابو میں نہیں آنے والی تھی

.وہ اسے اٹھائے دھڑلے سے بی جان کے پاس آیا

مل لیں بی جان اور بڑی ماں اپنی پوتی سے ...وہ بظاہر سنجیدہ تھا .مگر آنکھوں میں چمک اور شرارت بہت واضح تھی.

.بی جان کا دل کیا ماتھا پیٹ لیں

سوہم خان یہ کیا کر رہے ہو ..وہاں جا کر شور نہیں مچائے گی یہ...یہ تمھارے اسی ...پاگل پن اور جنونیت سے ہی تو ڈرتی ہے .اور اس کی پیکنگ

O come on B jaan.. I will handle all this....

اور میرے پہنچنے سے پہلے اس کی ضرورت کی ہر چیز میرے کمرے میں پہنچا دی جائے گی سو بی ریلیکس.آپ بس رخصتی کی اجازت دیں .وہ اطمینان سے بولا

.بی جان نے اٹھ کر روحا کا ماتھا چوما ..اور سوہم نے زبردستی بی جان کا

وہ پیٹھ موڑ کر مسکرا دیں

..بڑی ماں نے ان کی ڈھیروں بلائیں لیں

وہ اطمینان سے چلتا باہر آیا ..اسے گاڑی میں پیچھے بیٹھایا

خود بھی بیٹھا

قادر ڈرائیور کے ساتھ بیٹھا تھا

.گارڈز کی گاڑی پیچھے تھی جس میں کومل تھی

.ریشماں کو فون ملایا..چھوٹتے ہی وہ بولی

...تو آج وائٹ پیلس میں ایک جلاد کی بجائے عاشق کے قدم پڑیں گے ..ہاں

اوکم آن ریشماں...میں نے یہ کہنے کے لیے فون کیا تھا کہ

ہو گئی ہے تیاری ...فکر مت کرو ..اور وائٹ پیلس کی بہو کی ہر چیز اس کے کمرے میں پہنچا دی جائے گی ... تم بس مجھے ایک پوتا دینے کی تیاری کرو..

سوہم نے ٹھنڈی آہ بھری ...اور اپنے سینے پہ ڈھلکے اس کے چہرے کو بغور دیکھا..

ابھی وہ تو بھول ہی جائیں ریشماں ..یہ آپ کی بہو مجھ سے یوں ڈرتی ہے جیسے میں کوئی جن ہوں..

ارے چپ کر تو نے ہی کچھ کیا ہوگا ..نالائق ..ورنہ وہ کیوں ڈرتی تجھ سے .ریشماں بگڑی

آکر بات کرتے ہیں ریشماں ...بس ہمارے استقبال کی تیاری کریں..وہ مبہم سا مسکرایا

🌺❤️❤️❤️❤️❤️🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺
🌺

فانیہ جیسے تیسے کرکہ اسلام آباد پہنچی تھی.

پنکی اور اس کی ساتھی گاڑی سے اتری..

اس نے کافی دیر انتظار کیا.

پھر چپکے سے ڈگی سے اتری

ریشماں نے اچھی خاصی موٹی رقم اس کے نا نا کرنے کے باوجود اسے دے رکھی تھی.

اسی لئے گاڑی سے فل پردے اور نقاب میں اتری اور گجر جانے میں کوئی دقت نا ہوئی

مگر یاد آیا ماں گھر میں تو موجود ہی نہیں تھی.

سوتیلے باپ اور اس کی بیٹی نایاب نے گھر اپنے نام لگوا کر دھکے دے کر گھر سے نکال دیا تھا

جب وہ بارہ سال کی تھی تو سگا باپ گزر گیا.

اور ترکے میں ایک مکان اور چار دکانیں چھوڑ کر گیا

جب چودہ سال کی ہوئی تو زمانے کی گندی نظروں سے تنگ آکر ماں نے دوسری شادی کر لی.

باپ کے ساتھ ساتھ اس کی پہلی بیوی سے ایک بیٹی بھی ساتھ فری میں ملی جو معمولی شکل کی صورت کے ساتھ ساتھ کالے دل کی حامل لڑکی تھی.

شدید حاسد اور مکار.

اس نے چار سال فانیہ کے حسن اور معصومیت سے جلتے ہوئے اس کے ناک میں دم کیے رکھا.

حتیٰ کہ سگی ماں کو فانیہ کے خلاف بد ظن کر دیا ..اور آخر میں تو حد ہی کر دی ایک لڑکے کو پیسے دے کر رات کو گھر بلایا اور فانیہ کی کھڑکی سے اسے اندر بھیج کر پورے گھر میں شور مچا دیا.

نسیمہ اس قدر بد دل ہوئی کہ تمام رات لڑائی جھگڑے اور فانیہ کو مارنے پیٹنے کے بعد اسے صبح گھر سے نکال دیا یہ بھی نا سوچا کہ جوان اولاد کدھر جائے گی.

نایاب نے نسیمہ کے دماغ کو بلکل بند کر دیا تھا.

فانیہ کے جانے کے بعد نسیمہ کے چال باز اور بد نیت شوہر ندیم نے مکان اپنے نام لگوایا.

اور اسے دھکے دے کر گھر سے نکال دیا

ابھی تو صد شکر کے نسیمہ نے دکانوں کا نہیں بتا رکھا تھا ندیم کو ..اور ہر ماہ دکانوں کا کرایہ اس کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر دیا جاتا تھے

جس کی وجہ سے ان مکار باپ بیٹی کے گھر سے نکالے جانے کے بعد اس نے با آسانی کرایہ کے مکان لے لیا تھا.

صد شکر کے اپنا موبائل ساتھ لے آئی.

جس پر فانیہ سے رابطہ ممکن ہوا..

فانیہ نے وہیں سے رکشہ پکڑا اور ماں کے دیئے گئے پتہ پر پہنچ گئی..

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

.روحا نے مندی مندی آنکھیں کھولیں

ہ ہیلی کاپٹر سے کراچی اپنے مخصوص ٹھکانے پر پہنچ کر وہاں سے پھر گاڑی میں
.بیٹھے تھے

روحا نے پھٹی آنکھوں سے پہلے گاڑی، پھر باہر انجان رستوں کو دیکھا تو صدمے سے
.پہلے تو کچھ بول ہی نہیں پائی

.سوہم خان ہم کہاں ہیں؟ وہ غرائی

ہماری سلطنت میں قدم رکھ چکے ہیں میری شہزادی

نہیں ... نہیں ... نہیں .ہم کہیں نہیں جائیں گے ..ہمیں بی جان کے پاس جانا ہے ..ہمیں واپس چھوڑ کر آئیں ..وہ بھری بھری چوڑیوں والے بازو سے سوہم کے سینے پر مکے برساتی زور زور سے نفی میں سر ہلاتی شور مچا رہی تھی.

سوہم کو تو ہر روپ میں ہی وہ چاروں شانے چت کر دیتی تھی ..اب بھی کمر میں بازو ڈال کر کسی کی پرواہ کیے بغیر اسے سینے میں بھینچا..

روحا بوکھلائی ..اس کی اسی بولڈنیس، پاگل پن اور جنونیت سے ہی تو روحا خائف تھی ..

اس نے دور ہونا چاہا.

..سوہم چھوڑیں ہمیں ..وہ سخت جھنجھلائی

اب اگر شور مچایا میری جان تو گھر جانے کا بھی انتظار نہیں کروں گا ..یہیں شروع ہو جاؤں گا ..پھر شکایت نا کرنا ..وہ بوجھل سی سرگوشی روحا کی روح فنا کرنے کو کافی تھی.

اسی لئے عافیت اسی میں جانی کہ بے آواز آنسو بہانے لگی.

کیونکہ کمر کو سہلاتے سوہم خان کے ہاتھ نے اس کی سانس گلے میں اٹکا دی تھی.

اس نے کھسک کر دور ہونا چاہا تو سوہم خان نے پھر کڑے تیوروں سے اسے گھورا.

اس نے بے بسی سے لب کاٹے.

اوں ...ہوں ..یہ حق صرف میرا ہے ...یہ کہتے وہ انگوٹھے سے اس کے دانتوں تلے سے لب آزاد کراتا اسے اور ہراساں کر گیا تھا..

گاڑی وائٹ پیلس کی پر شکوہ عمارت میں داخل ہوئی..

گاڑی سے اترے ...چند چودہ چودہ سال کی بظاہر لڑکیوں نے پھولوں سے ان کا استقبال کیا.

وہ اس کا ہاتھ تھامے لاؤنج میں داخل ہوا.

مگر روحا نے سامنے بیٹھے ڈھیر سارے خواجہ سراؤں کو دیکھ کر قدم وہیں دروازے میں ہی جما لئے

روح اندر چلو میری جان.

نن ... نہیں .. ہم کہیں نہیں جائیں گے .. ہ .... ہم .... ہمیں ڈر لگ رہا ہے
.. سوہم ... ہم .. نن ... نہیں جائیں گے ... وہ سہمی سی بولی

کچھ نہیں ہو گا جان ... سوہم نے اسے اندر گھسیٹا .. وہ اس کی پیٹھ سے لگی تھر تھر کانپ رہی تھی.

.ایسا نہیں تھا کہ انھیں وہ حقیر سمجھتی تھی

..مگر خدا کی اس تخلیق سے اسے شروع دن سے بے تحاشا خوف محسوس ہوتا تھا

.جانے کیوں

.اسی لئے ریشماں کو دیکھتے ساتھ ہی وہ زمین بوس ہو چکی تھی

..افففف ..یار روح بہت ڈرپوک ہو ..سوہم لپک کر اس کے قریب ...آیا

.اسے باہوں میں بھرا ..ریشماں معنی خیز سی مسکرائی

..سب نے ہوٹنگ کی

...وہ خفت سے سرخ ہوا

.اور دانتوں تلے لب دبا گیا

...ریشماں نے سوہم کے چہرے پر پہلی مرتبہ انوکھی اور اچھوتی سی خوشی دیکھی

..وہ اسے بازوؤں میں بھرے اپنے کمرے میں آیا ..پاؤں سے ڈور لاک کیا

کمرے کو تازہ پھولوں سے جیسے بھر دیا گیا ..پھولوں کی مسہری گلاب اور موتیے سے سجائی گئی تھی.

لاکر اسے بیڈ پر پھولوں کے اوپر لٹایا .دنیا کی پہلی دلہن تھی ..جو سادے سے پنک سوٹ میں پنک دوپٹے میں تھی .سوہم نے نرمی سے دوپٹہ اتار کر سائیڈ پر رکھا..

سوہم کے ہوش مکمل طور پر اڑ چکے تھے ..اس پر حاوی ہوا.

زرا سا جھک کر گال پر ہلکے سے دانتوں سے کاٹا تاکہ وہ اٹھ جائے.

وہ زرا سا کسمسائی ... سوہم کی بیک بون میں سرسراہٹ ہوئی ..اس نے آہستگی سے آنکھیں کھولیں..

سوہم نے اس کی سانسیں اپنے لبوں کی دسترس میں لیں مگر اس مرتبہ لمس میں بہت نرمی اور گرماہٹ تھی.

روحا کے ہوش اڑے ...تڑپ کر مزاحمت کرنی چاہی مگر ہاتھ پہلے ہی اس کی گرفت میں تھے.

...کافی دیر خود کو سیراب کرتا رہا

جب روحا کی سانس بلکل اٹک گئی ..اور چہرہ سرخ ہوا تو کالر پر ایک جھٹکا لگنے سے

..وہ پیچھے ہٹا

.اس نے لمبی سی سانس بھری اور سانس ہموار کرنے لگی

..وہ دلچسپی سے اسے دیکھے گیا

جب سانس ہموار ہوئی تو اپنی پوزیشن کا ..کمرے کی سجاوٹ اس ماحول کا خود پر جھکے

.اس جنونی کا ہوش آیا

..شدید خوفزدہ ہوئی

...سوہم ..پپ ..پیچھے ہٹیں

نہیں میری جان ..آج نہیں ہٹ سکتا پیچھے .. قطعی نہیں

.وہ اس کی شہہ رگ پر اپنے لب رکھتا بولا

...آ.......آپ زبردستی کریں گے ہمارے ساتھ

..سوہم کے تمام جزبات بھک سے اڑے تھے ..سر اٹھا کر غصے سے اسے گھورا

روح اس بکواس کا مطلب ...اگر کسی اور کہ قریب جاؤں تو وہ زبردستی ہے ..بیوی ہو تم میری .. حق ہے میرا تم پر ... مکمل اختیار ہے ...اور اب چپ چاپ جو ہو رہا ہے اسے ہونے دو ... خود کو میرے سپرد کر دو..

اور اب جیسے جیسے مجھے تمھاری آواز آئی بلکل ویسے ہی میرے ہر عمل میں شدت آئے گی ..اسی لئے اب بولنے کی گستاخی مت کرنا.

کہا تھا نا مجھ سے دور جانے کا یا گریز کا تو سوچنا بھی مت

..اس نے زرا سا اوپر ہو کر اپنی شرٹ اتاری..اور دوسری جانب اچھالی

...روحا کی آنکھوں بھیگیں

...مگر وہ اس کی گردن پر جھکا اسے پور پور اپنی محبت کی بارش میں بھگو رہا تھا

..جب دروازے پر دستک ہوئی ...اس نے خونخوار نظروں سے دروازے کو گھورا

..کس کی جرات ہوئی تھی سوہم خان کو چھیڑنے کی

...اسے ڈسٹرب کرنے کی

...یقیناً معمولی بات تو نہیں ہوگی

.مگر ریشماں کے آواز دینے پر وہ فورا اٹھا اور اپنی شرٹ اٹھائی ...جلدی سے پہنی

.روحا فورا اٹھ کر بیٹھی

.سوہم کے اشارے پر فوراً دوپٹہ اٹھا کر اوڑھا

.اس نے دروازہ کھولا

.....خیرت ریشماں

ریشماں نے مخصوص اشارہ کیا.

...جس کا مطلب تھا کہ بلکل بھی خیریت نہیں ہے اور بڑی ایمرجنسی ہے

جلدی سے مڑا

...بیڈ تک آیا ...روح اپنا خیال رکھنا مجھے ضروری کام ہے .

مجھے جانا ہوگا ..ابھی

...وہ کہتا ..اس کے ماتھے پر بوسہ دیتا فورا باہر نکلا تھا

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

سر ایک بہت بری خبر ہے

وہ جنھوں نے نکاح کے فورا بعد اپنے بندے سیف کو ڈھونڈنے کے کام پر لگائے تھے ان میں سے ایک نے آکر کہا.

..کیا ...جلدی بولو ..پاشا نے کہا ..کبیر اٹھ کر کھڑا ہوا

بادشاہ کے بندے سیف کو لاہور بادشاہ کے ٹھکانے پر لے گئے ہیں ..وہ یہاں ان کے کسی اڈے پر نہیں ہے.

ٹھیک ....تو بادشاہ دادا .....پاشا کو اپنے دام میں پھنسانے کے لیے یہ ہتھکنڈے اپنا رہا ہے ..مگر وہ جانتا نہیں شاید کہ پاشا کی ڈیتھ بک میں اب اسی کا نام ٹاپ آف دی لسٹ ہے .چلو کبیر...

نہیں بھائی ....آپ رحاب، ریما اور رجا کو لے کر واپس جائیں ... سیف کو میں ڈھونڈ لوں گا .مگر بادشاہ کا سر کچلنے کے لیے باقاعدہ پلاننگ اور شیر کی طرح شکار پر جھپٹنے کے لیے دو قدم پیچھے ہٹنے کی ضرورت ہے ..

مگر کبیر

کیا آپ کو مجھ پر بھروسہ نہیں ..کبیر کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا ..

...وہ تو ہے لیکن

...تو پھر بس مجھے جانے کی پرمیشن دیں

...ٹھیک ہے جاؤ..میں بھی نکلتا ہوں

.جاؤ رجا اسے بلا کر لاؤ..ہمیں نکلنا ہے ...پاشا نے رجا سے رحاب کو بلانے کا کہا

..ریما کا تو دل کیا اس لڑکی کو یہیں پھینک کر جاتے

یہی سوچ دل کو کچلنے کے لیے کافی تھی کہ اگر ریشماں نے اس کے اور پاشا کے لئے بھی کوئی فیصلہ کر دیا تو..؟

..رجا اسے بلا لائی

آج وہ سفید فراک پاجامے میں سفید چادر لئے ..آسمان سے اتری کوئی نورانی مخلوق لگ رہی تھی ..وہ جو بیگ اپنے ساتھ لائی تھی وہ بھی تھا.

..پاشا نے ایک نظر اسے دیکھا اور سن گلاسز لگا لیں ..اپنے ایک آدمی کو اشارہ کیا اس نے سامان اٹھا کر گاڑی میں رکھا.

..پاشا نے چلنے کا اشارہ کیا ..وہ سب آکر گاڑی میں بیٹھے

ڈرائیور کے ساتھ گارڈ،

اس سے پچھلی سیٹ پر پاشا اور ریما اور اس سے پچھلی پر ٹھیک پاشا کے پیچھے

رحاب اور رجا تھیں..

رحاب نے سکون سے آنکھیں موند لیں..

اتنی آزادی اتنا سکون بغیر اپنے وجود کی تزلیل ہوئے یہ وقت بہت اچھا لگ رہا تھا..

کچھ ابھی ابھی جو ایک شخص کو ایک نظر دیکھ کر روح میں سکون کسی الہام کی طرح

اترا تھا وہ الگ...

بیک ویو مرر سے پاشا کی نظر بار بار بھٹک رہی تھی.

پھر ایک مخصوص جگہ جا کر وہ گاڑی سے اترے.

..ایک فارم ہاوس اور اس کے آگے ایک کھلا سا میدان تھا

.رحاب کو حیرت ہوئی ..کہ پہنچ بھی گئے مگر یہاں سے انھیں ہیلی میں جانا تھا

جب ہیلی کی طرف بڑھے تو رحاب کا دل بچوں کی طرح خوش ہوا ..اسے لگا وہ کسی

..اور ہی دنیا میں آگئی ہے

..پھر ہیلی کا وہ سفر بے حد دلفریب تھا

..جلد ہی وہ کراچی پہنچ چکے تھے

...وہاں سے پھر گاڑی میں بیٹھے

اب وائٹ پیلس دور نہیں تھا

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

سیف کا کچھ پتہ چلا

.زمل ابھی ابھی دوبارہ اس سے پوچھنے آئی تھی

..ہاں وہ لاہور میں ہے ...میں جا رہا ہوں اسے لینے .. مصروف سا انداز تھا

میں بھی جاؤں گی آپ کے ساتھ ..وہ مچلی

ڈارلنگ میں ہنی مون پر نہیں جا رہا ..جہاں تمھارا ساتھ جانا ناگزیر ہے ...سامنے بھی کبیر تھا .. جیسا سوال ویسا جواب..

وہ خجل سی ہوئی مگر

پلیز مجھے سیفی سے ملنا ہے ..میں انتظار نہیں کر پاؤں گی ..وہ پھر مچلی.

پکنک پہ نہیں جا رہا میں ..ڈینجر ہو سکتا ہے وہاں ..وہ اب جھنجھلا گیا اسکی ضد سے.

مجھے جانا ہے ..وہ سسکی ..اور اس کے آنسوؤں سے ہی تو کبیر جھلا اٹھتا تھا.

..بابا کو کیا کہو گی ..کبیر نے آخری کوشش کی

میں نے انھیں سب بتا دیا ہے ..نکاح کے بارے میں بھی ..کہوں گی آپ کے ساتھ جا رہی ہوں..

..کبیر نے بے یقینی اے اسے دیکھا

میرے بابا کو مجھ پر بھروسہ ہے ..کہ اگر میں نے کوئی فیصلہ لیا ہوگا تو وہ سوچ سمجھ کر لیا ہوگا..قہ دھیمے سے بولی.

..ٹھیک ہے انھیں انفارم کرو ..میں آتا ہوں ..ان سے بھی مل لوں گا

.وہ وہاں سے نکلی اور اپنے گھر گئی

..کچھ دیر بعد کبیر اندر آیا ..بابا سے ملا

میری بیٹی کا خیال رکھنا ...کہہ رہی ہے کہ جہاں سیفی ہے وہاں خطرہ ہے.ان کے کندھے جھکے ہوئے تھے ..مگر اتنے جواں مرد اور طاقتور داماد کو دیکھ کر جیسے بوڑھے ..وجود میں طاقت آئی تھی

.زمل نے نے انھیں یہی بتایا تھا کہ کبیر بزنس کرتا ہے

میں نے منع کیا ہے ..مگر یہ ضد کر رہی آپ ہی اسے سمجھائیں .کبیر نے کہا

نہیں بیٹا ..لے جاؤ اسے ساتھ .. نہیں تو یہاں رو رو کر نڈھال کرے گی خود کو اور
مجھے بھی پریشان کرے گی ..

ٹھیک ہے ..کبیر نے ٹھنڈی آہ بھری

پھر وہ فوراً نکلے تھے وہاں سے.

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

راسم نے پورے وائٹ پیلس کے بیرونی اور اندرونی سی سی ٹی وی کیمرے کنگھالے
تھے.

.جس سے اسے پتہ چل چکا تھا کہ وہ پنکی لوگوں کی گاڑی میں چھپ کر نکلی ہوگی

.فون ریکارڈز نکلوائے تو اس کی ماں کا نمبر اور ایڈریس بھی مل گیا تھا

.وہ بھی راسم تھا اور یہ محض اس نے ایک دن میں کیا تھا

.سوہم بیسمنٹ میں اس کے سامنے تھا

..پاشا بھی پہنچ چکا تھا

.ریشماں نے ایمرجنسی میٹنگ رکھی تھی

اور اب وہ بادشاہ دادا کی جرات پر ڈسکشن کر رہے تھے.

کبیر کو ہماری ضرورت پڑے گی ..سوہم فکر مند ہوا.

تو ٹھیک ہے ...میں اور سوہم کبیر کے پیچھے جائیں گے ..راسم تم اپنی بیوی کو ڈھونڈو..

میں اسی لئے اس جھنجھٹ میں نہیں پڑنا چاہتا تھا ..اب میں اپنا کام چھوڑ کر عورتوں کے پیچھے بھاگوں....

راسم سخت جھنجھلایا

راسم ...ریشماں نے وارننگ دی ...وہ کوئی عام عورت نہیں بیوی ہے تمھاری ..اور .. تم کیا سمجھتے ہو ..ہاں ....مجھے معلوم نہیں ..تمھارا رویہ کیسا تھا اس کے ساتھ ....تمھارے کمرے کے ساتھ والے کمرے میں رہ رہی تھی وہ

.پاشا سنجیدہ بیٹھا تھا ..مگر راسم کی درگت پر سوہم نے ضرور دانت تلے لب دبایا تھا

...راسم بوکھلایا ...یہ ...یہ اس نے بتایا آپ کو

مطلب تکا ٹھیک تھا میرا ..یہ بال دھوپ میں سفید نہیں کیے راسم دنیا دیکھی ہے ..اب جاؤ اسے ڈھونڈو ..اور اس بار سختی مت کرنا اس سے ... محبت ہے تو بول بھی دینا اسے

راسم گڑبڑایا ...مگر

.پلیز ریشماں مجھے پتہ ہے وہ اپنی ماں کے پاس ہے تو محفوظ ہوگی

یہ بھی پتہ ہے کہ گھر چینج کیا ہے ..اس کی ماں کرائے کے مکان میں رہ رہی

ہے ..میرے آدمی کر رہے ہیں اس کی حفاظت ..اسی لئے بہتر نہیں ہم پہلے

.بادشاہ پر توجہ دیں

..ٹھیک ہے پھر تم بھی چلو لاہور ہی ..اور اس بار بادشاہ کی موت طے ہے

..پاشا نے کہا.اور اٹھا مگر

.پاشا بیٹھ جاؤ ...مجھے وضاحت چاہیے...ریشماں نے سنجیدگی سے کہا

میں نے بس اسے آزادی دلوائی ..باقی ساری بات اور صورتحال آپ کو بتا چکا ہوں ...آپ اسے کسی اچھے سے دارالامان بھجوا سکتی ہیں ..

.وہ بظاہر لاپرواہی سے بولا

..مگر وہ جانتا تھا کہ ریشماں ایسا کبھی نہیں کرے گی

سچ میں ...اور تو کوئی بات نہیں ناں...پاشا

...نہیں ہے ریشماں

ٹھیک ہے ..اب میں خود دیکھ لوں گی اسے ..ریشماں لاپرواہی سے بولی.

پاشا نے کہا ..اور تینوں اٹھ کر جانے لگے.

مگر پاشا اور سوہم اچانک مڑے مگر ان کے کچھ بولنے سے پہلے ہی

ہاں ..ہاں ٹھیک ہے رکھوں گی خیال ..تمھاری روح کا سوہم خان

اور تمھاری رحاب کا.

ریشماں کا لہجہ معنی خیز تھا.

پاشا پہلی مرتبہ اپنی بے اختیاری پر گڑ بڑایا.

.اور فورا وہاں سے نکلا ..پیچھے ریشماں کھل کر مسکرا دی

... عشق مشک چھپائے نہیں چھپتے پاشا ابراہیم

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

رجا اسے ایک کمرے میں لے کر آئی تھی جو وائٹ پیلس پر بنی دوسری اور بہت

..بڑی منزل کے پیچھے کی جانب تھا

یہ آج سے تمھارا کمرہ ہے .. کسی بھی چیز کی ضرورت ہوئی تو وہ انٹر کام ہے .. نیچے اطلاع دے دینا.

اب رحاب اسے کیا بتاتی کہ وہ انٹر کام اس کے کسی کام کا نہیں .. مگر سر ہلا دیا.

رجا کو اس مغرور اور گھمنڈی لڑکی پر پھر غصہ آیا جس نے ان سے بات تک کرنا گوارا نہیں کیا تھا .. سو تن فن کرتی وہاں سے نکلی.

رحاب نے دروازہ لاک کیا..

سکون سے ایک گہری سانس لی..

اتنا بڑا اور بے تحاشا خوبصورتی سے سجایا گیا کمرہ .. جہازی سائز بیڈ..

بڑی سی بالکونی جس میں سے وائٹ پیلس کا اندرونی اور بیرونی منظر نظر آ رہا تھا.

...گھوم پھر کر کمرہ دیکھا اور آ کر بازو پھیلا کر بیڈ پر گری

..واؤ ..چھت بھی بہت خوبصورت ہے

..اور اگر فضا کو پتہ چل جائے کہ میری ہر خواہش پوری ہو گئی ..مجھے آزادی مل گئی اور وہ مل گئے تو وہ کتنی خوش ہو.

وہ اپنی آخری بات پر چونکی ..چہرہ سرخ ہو گیا..دلفریب مسکان کے ساتھ دوپٹہ ..چہرے پر گرا لیا

...پاشا .......دل پھر زور سے دھڑکا

...یہ دارالامان ہی ہے کیا

..وہ کتنے اچھے ہیں

یہاں بے سہارا اور زمانے کے ستائے ہوئے لڑکے لڑکیوں کو تو کیا .. خواجہ سراؤں کو بھی سہارا ملتا ہوگا.

وہ سب سے مل چکی تھی .. سوائے ریما کے سب اس سے بہت محبت سے پیش آئے تھے .وہ سمجھ گئی تھی کہ ریما اسے ناپسند کرتی ہے مگر کیوں یہ سمجھ نا آیا..

..سب نے اس کا پرتپاک استقبال کیا تھا

..پاشا....اس نام سے پتا نہیں کیوں مگر عقیدت سی ہو گئی تھی اور اسے دوہرانا اس کے بارے میں سوچنا اسے دیکھنے سے پتہ نہیں کیوں مگر بے تحاشا سکون ملتا تھا.

وہ اتنے بریو ..نڈر اور بے خوف ہیں

..سب ان سے ڈرتے ہیں ...وہ کیا کرتے ہوں گے

...یقیناً یا پولیس آفیسر ہوں گے یا فورس میں

ہاں ایسا ہی ہوگا..وہ بے وجہ مسکراتی بس خود سے پاشا کی ہی باتیں کیے جا رہی تھی.

..کیا میں ان سے محبت کرنے لگی ہوں

.ہاں ... بہہہہہہہہہہہہہہت ...دل نے جواب دیا

.شرم سے دہری ہو گئی

..چہرہ ہاتھوں سے چھپا لیا

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

دونوں ماں بیٹی کافی دیر سے ایک دوسرے کے گلے لگے اپنا غم غلط کرنے میں مصروف تھیں

..مما...آپ نے اپنی بیٹی پہ کیوں بھروسہ نہیں کیا کبھی

بس کرو فانیہ پہلے ہی ضمیر ہر روز مجھے کچوکے لگاتا ہے .اب بس اور شرمندہ مت کرو

پہلے ہی میں اپنی ہی نظروں میں گر چکی ہوں ..نایاب نے کیا نہیں کیا تمھارے ساتھ ..زندگی کے ہر قدم پر تمھیں نیچا دکھایا ..اور وہ خبیث آدمی نا شوہر کہلانے کے لائق تھا نہ باپ

کئی مرتبہ میں نے اسے تمھیں چھپ کر دیکھتے دیکھا ..مگر خاموش رہی مجھ جیسی بدنصیب بھی کوئی ماں ہوگی جو اپنی بیٹی کی حفاظت نا کر پائی

.اور اب بھی تم زمانے کی ٹھوکروں پر ہو گی

نہیں .. نہیں مما ...میں محفوظ تھی بلکل ...فانیہ پل بھر کو خاموش ہوئی.

وہ ستمگر بڑی شدت سے یاد آیا...

اور پھر اس نے خود پر بیتنے والا پل پل ماں کو بتا دیا

نکاح کے بارے میں بھی.ہر بات

فانیہ پاگل ... تم اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کیوں آگئیں پھر ... نسیمہ بیگم کی صدمے سے آنکھیں پھٹیں..

مما ...انھیں میرے ہونے نا ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا.

اور پلیز آپ کچھ دن مجھ سے اس بارے میں کوئی بات مت کیجیے گا ....وہ اداس ہوئی

..لیکن

..مما پلیز

..اچھا ٹھیک ہے ادھر آؤ ...نسیمہ نے اسے سینے میں بھینچا

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

.ریشماں اور پنکی رحاب کے کمرے کی طرف جا رہیں تھی

..اری ....تجھے پتا ہے پنکی .......پاشا اس لڑکی سے کتنی زیادہ محبت کرتا ہے

ارے ناں.....ناں کریں باجی ... قسم سے ..مگر میں نے تو سنا اس نے کہا اسے ..دارالامان چھوڑ دیں ....پنکی حیرت میں ڈوبی

..کہاں رے پگلی ...نا سمجھ ہے وہ ..جان بوجھ کر کرتا ہے .دیکھنا زرا واپس آتا ہے تو کچھ دیر کے لیے بھی اس لڑکی کو چھپا دیا ناں پورے وائٹ پیلس کو آگ لگا دے ..گا

..پنکی کھلکھلا کر ہنسی ..ہاں سوچنے والی بات تو ہے باجی کہ پاشا ایک لڑکی کو اٹھا لیا ریما جب سے آئی ہے پھرتی ہے اس کے آگے پیچھے ...مگر وہ ایک نظر بھی نہیں ڈالتا اس پر...اسی لئے ریما جلن میں کہہ رہی ہوگی کہ لڑکی مغرور اور گھمنڈی ہے بولتی ہی نہیں کسی سے.

..وہ باتیں کرتی رحاب کے کمرے میں داخل ہو چکیں تھیں

..وہ اٹھ کر بیٹھی

..چشم بد دور ...ہائے اللہ باجی ...یہ تو کتنی خوبصورت ہے ..پنکی گالوں پر ہاتھ رکھے ..اس نازک سی گڑیا کو نہار رہی تھی

...وہ بلش ہوئی

کیسا لگا کمرہ تجھے ... کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ..ریشماں نے سر پر ہاتھ رکھ کر پوچھا..

مگر وہ سر جھکا گئی

کیا اچھا نہیں لگا ..کوئی پریشانی ہے یہاں پر.

اس نے زور سے نفی میں سر ہلایا ...یہ کمرہ بہت خوبصورت ہے ....مجھے کوئی پریشانی نہیں ...بہت خوش ہوں ...رحاب نے اشارہ کیا..

ریشماں اور پنکی پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس پری پیکر کی معصومیت دیکھ رہی تھیں ..

.تم بول نہیں سکتی ...پنکی کو زیادہ صدمہ لگا

.. نہیں ..اس نے نفی میں سر ہلایا

پاشا کو معلوم ہے ..مجھے نہیں لگتا اسے معلوم ہے ...کیونکہ اس نے ہر بات ...بتائی ..اس کے علاوہ

نہیں ..رحاب نے پھر نفی میں سر ہلایا

..اوہ ...ریشماں اور پنکی سخت اداس ہوئیں

...ٹھیک ہے اپنا خیال رکھو

..وہ اسے گال تھتھپا کر چلیں گئیں

..رحاب کو ایک اور سوچ ستانے لگی

..اگر انھیں پتہ لگ گیا کہ میں بول نہیں سکتی تو کیا ہوگا

...اس کی آنکھیں ڈبڈبائیں

...ریشماں اور پنکی روحا کے کمرے میں آئیں

..سوہم خان جا چکا تھا

..گلو خلاصی ہوئی ...روحا نے سکھ کا سانس لیا

..فورا بیڈ سے اتری اور صوفے پر آ گئی

ریشماں اور پنکی اندر آئیں تو ایک مرتبہ پھر اوسان خطا ہوئے .. سہم کر کھڑی ہوئی...

.ارے بچی ڈرو مت ...پنکی فدا ہوئی ..اور قریب آئیں

..پھر وہ دونوں اس کے پاس صوفے پر بیٹھ کر ڈھیر ساری باتیں کرتے رہے

.اسے خود سے مانوس کیا

.روحا کا سارا ڈر بھاگ گیا

.اور وہ نارمل ہو کر ان سے باتیں کرنے لگی

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺
🌺🌺

.گاڑی لاہور کی طرف رواں دواں تھی

.گاڑی میں بلکل خاموشی تھی

.کبیر خد ڈرائیونگ کر رہا تھا

..گارڈ اور کبیر کے خاص آدمیوں کی گاڑیاں ان کے آگے پیچھے تھیں

..وہ دروازے سے تقریباً چپک کر بیٹھی تھی

......کبیر کو سویاں چبھی .....کوئی بات ہی کر لو

.کیوں؟ وہ تڑخ کر بولی

اب ہزبینڈ وائف باتیں تو کر ہی سکتے ہیں ..کبیر نے وہ رشتہ جتایا ..جو اب ان دونوں کے بیچ تھا.

اوننہہ زبردستی کا رشتہ....زمل نے دانت پیسے ...آپ کو معلوم ہے آپ نے میری مجبوری کا فائدہ اٹھایا ..

ہرگز نہیں میری جان ...یہ بات تو تم اتنے دعوے سے تب کرتیں جب لاہور جانے سے پہلے میں تمھیں اپنے بیڈروم میں لے کر جاتا...تمھارا وجود میرے بستر کی سلوٹیں بڑھاتا....

وہ استہزایہ ہنسا...وہ کبیر تھا .کبیر ابراہیم

پتہ نہیں وہ کیوں اس بلا سے الجھ جاتی تھی

خفت سے کانوں تک سرخ ہوئی.

پہلو بدل کر رہ گئی...

ایک بار میں ہی وہ اسے لاجواب کر گیا..

اس کی بولتی بند....

پھر زمل نے کوئی بھی بکواس کرنے کی جرات نا کی اس کے آگے ..بس اس کی باتوں کا ہوں ہاں میں جواب دینے لگی..

کچھ گھنٹوں میں وہ لاہور میں تھے.

اپنے مخصوص ٹھکانے پہنچے..

وہاں کا ایک آدمی بھاگ کر ان کے پاس آیا...

سر اس کا پتہ چل چکا ہے ..شہر سے تھوڑا باہر پرانی فیکٹری ایریا میں بادشاہ دادا کا آؤٹ ہاؤس ہے ..وہاں رکھا ہے اسے...

ٹھیک ہے چلو ..اب میں سکون سے تب ہی بیٹھو گا ..جب اسے واپس لے آؤں گا...

زمل تم اندر جاؤ...

..وہ نکلنے لگے ..جب زمل نے آکر اس کے بازو کو دبوچا

.پلیز مجھے بھی ساتھ لے جائیں

..کبیر نے طیش کے عالم میں سختی سے لب بھینچے ..ہر گز نہیں

میں بھی نہیں جاؤں گی اندر ..وہ ضدی ہوئی

ایک تو پتہ نہیں وہ اس کی ہر ضد کیوں ماننے بیٹھ جاتا تھا ..کبیر نے دانت کچکچائے .. جھنجھلا کر گاڑی میں بیٹھا.

.وہ بھی بھاگ کر گاڑی میں بیٹھ گئی

...گاڑیاں نکلیں

.اسپیشل الرٹ مل چکا تھا کہ پاشا، سوہم اور راسم پہنچنے والے ہیں

.مگر کبیر نے ان کا انتظار نہیں کیا

..اور شاید یہی سب سے بڑی غلطی کر دی

...وہ جلد ہی اس فیکٹری ایریا میں پہنچے

پرانی خالی اور ٹوٹی پھوٹی فیکٹریاں تھیں ..انھوں نے آؤٹ ہاؤس کو چاروں طرف
..سے گھیرا

..مگر یہ کیا

.کبیر بے تحاشا چونکا

.. مخصوص اشارے سے اپنے آدمیوں کو رک جانے کا اشارہ کیا

کبیر کی چھٹی حس جاگی ...اور سخت گڑ بڑ کا احساس ہوا

.کوئی مزاحمت کیوں نہیں تھی

.کوئی آدمی پہرے کے لئے کیوں نہیں تھا

.کبیر نے انتظا کیا

اور ابھی بیس منٹ ہی گزرے تھے کہ

تبھی فضا ایک زور دار دھماکے سے گونج اٹھی تھی .اور آؤٹ ہاؤس کے پرخچے اڑ گئے

..کبیر کے چند آدمی جو ہاؤس کے زیادہ قریب تھے وہ بھی موقع پر دم توڑ گئے

.شاید وہ پوری تیاری کر کے بیٹھے تھے ..اسی لئے فائرنگ کی برسات ہوئی تھی

زمل جو کہ دھماکے کی آواز سن کر گاڑی میں دبکی بیٹھی تھیاب شدید خوفزدہ ہوئی تھی ..

.کبیر کے لوگوں نے جوابی فائرنگ شروع کر دی تھی

اتنے میں ہی سامنے سے ایک فیکٹری سے اچانک وین نکل کر ان کے مخالف سمت دوڑی تھی.

جس کا دروازہ کھلا تھا ..اس میں کچھ غنڈے سیف کو دبوچے بیٹھے تھے.

سیف شور مچا رہا تھا.

زمل سیف کو دیکھ چکی تھی..

سیفی .... سیفی.

جب تیزی سے گاڑی میں سے نکل کر وین کے پیچھے بھاگی..

کبیر کے پیروں نیچے سے زمین کھسکی تھی ..وہ بھی زمل کے پیچھے اپنا بچاؤ کرتا بھاگا..!

وین والے غنڈوں نے زمل پر فائر کیا تھا ..ایک آگ کا شعلہ تھا جو زمل کے پہلو میں آر پار ہوا تھا..

وہ وہیں لڑکھڑا کر بل کھاتی بہت دور جا کر گری..

زمل ...کبیر چلایا..

اتنے میں ایک طوفان تھا جو وہاں سب کچھ تہس نہس کرتا داخل ہوا تھا..

پاشا، سوہم اور راسم پہنچ چکے تھے..

اور خون کی ندی بہا دی تھی..

وین والے درندوں نے عین سیف کے دل کی جگہ فائر کیا تھا ..اور اسے وین کے نیچے پھینک کر خود فرار ہونے کی کوشش کی مگر اب معاملہ پاشا کے سپرد ہو چکا تھا .اسی لئے ان کی دردناک موت طے تھی

پاشا وین کے سامنے سے آیا تھا اور ڈرائیور کے بھیجے میں گولی ماری تھی ..وین ..لڑکھڑائی

شدید ایکسیڈنٹ ہوا اور ان غنڈوں کے چیتھڑے اڑ گئے

.کبیر نے بے ہوش زمل کو گود میں بھرا تھا

..چند لمحوں میں ہی بادشاہ کے آدمی کتے کی موت مارے جا چکے تھے

.وہ بھاگ کر سیف کے پاس گئے

.مگر دیر ہو چکی تھی

.سیف مر چکا تھا

.اس کی شرٹ کی پاکٹ میں چٹ تھی

.پاشا نے فوراً کھول کر دیکھی

...پاشا

پہلا تحفہ مبارک

...تمہارا اور تمہارے سب جلادوں کا یونہی سر کچلوں گا ..ان ہیجڑوں سمیت

..شروعات تمہارے بھائی کی رکھیل کے بھائی سے سہی

پاشا کی رگوں میں خون لاوا بن کر دوڑا تھا .. سوہم بھی پیغام پڑھ چکا تھا.

تم لوگ ہوسپیٹل جاؤ ..... میں اور سوہم زرا بادشاہ کو کتے کی طرح بھگا بھگا کر مارنے جا رہے ہیں...

پاشا دھاڑا.

کوئی فائدہ نہیں سر .....وہ بزدل آپ کے ڈر سے یہ بزدلانہ کاروائی کر کے پہلے ہی ملک سے فی الحال فرار ہو چکا ہے..

شٹ .....پاشا کو آگ لگی..

مگر اس کی دردناک موت طے ہے ....سوہم غرایا

وہ سب فوراً ہوسپیٹل کے لئے نکلے تھے.

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

آپریشن کے بعد زمل ٹھیک تھی..

کیونکہ گولی پہلو میں لگی تھی اور کوئی بڑا نقصان نہیں ہوا تھا..

مگر خون بہت ضائع ہو چکا تھا...اسے روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا.

کبیر اس کے بلکل پاس ہی بیڈ پر بیٹھا تھا..بے بسی کے احساس سے لب کچل رہا تھا.

وہ زمل کے سیفی کو نہیں بچا پایا تھا..

باہر وہ سب موجود تھے..

وہ اتنی تکلیف میں تھا اسی لئے پاشا نے اسے فی الحال کچھ نہیں کہا تھا .. کیونکہ یہ اس کی لاپروائی تھی کہ اس نے ان کا انتظار نہیں کیا تھا ..

زمل نے آہستگی سے آنکھیں کھولیں تھیں ..

مگر اس وقت اسے خود سے زیادہ سیفی کی فکر تھی ..

سس ... سیفی ... وہ سسکی

وہ ٹھیک ہے .. بلکل ..... کبیر نے ڈاکٹرز کی ہدایت کے مطابق جھوٹ بولا ..

مجھے اسے دیکھنا ہے ... زمل نے بازو پھیلائے .. مطلب مجھے اٹھا کر لے جاؤ ..

کبیر نے کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود میں بھینچا ...

مجھے سیفی کے پاس جانا ہے.اسے دیکھنا ہے ایک بار.کبیر کے سینے سے لگی وہ سسکی.

گولی لگنے سے وہ پیلی زرد پڑ چکی تھی ...نڈھال سی تھی.

کبیر نے لال انگارہ آنکھیں لئے ....جھک کر اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرا ..اور اس کے لب نرمی سے اپنے لبوں کی گرفت میں لئے...

اس نے مزاحمت نہیں کی ..مگر گھبرا کر اس کی شرٹ کالر سے جکڑی..

کبیر نرمی سے پیچھے ہٹا ..اور اس کی مسلسل ایک ہی ضد سے اسے بازوؤں میں بھرے icu میں لایا..

..وینٹی لیٹر پر موجود وہ وجود مردہ تھا مگر یہ بات صرف کبیر جانتا تھا

..اس کے بازوؤں میں موجود زخموں سے چور زمل نہیں

.مشین چلوا رکھی تھی Ecg ڈاکٹر سے بول کر آکسیجن اور

.ای سی جی مشین میں چلتی دل کی دھڑکنوں کو ظاہر کرتی وہ لائینیں نقلی تھیں

.مجھے قریب لے جائیں ..وہ نڈھال سی مچلی

...کبیر کا چہرہ خوف اور بے بسی سے لٹھے کی طرح سفید ہوا

.اس نے لا کر بیڈ پر زمل کو بٹھایا

..وہ زرا سا جھکی

سیفی میرے بھائی ..بابا انتظار کر رہے ..جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ ..پھر گھر چلیں ..گے ..سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا

زمل اس کے ماتھے پر بوسہ لینے کو جھکنے لگی ..جب کبیر نے بہت جلد تڑپ کر .اسے پھر بازوؤں میں بھرا

..زمل وہ زخمی ہے ..اسے تکلیف ہوگی

نن .نہیں کبیر ...مم ..مجھے لگ رہا ہے .. سیفی سانس نہیں ..ڈاکٹر کو بلاؤ ..وہ ... مچلی

..وہ فورا اسے روم میں اس کے بیڈ پر لایا تھا

..نہیں مجھے سیفی کے پاس جانا

وہ ٹھیک ہے زمل ..پلیز ...میری .....زمل ...زمل ....اس کی بات ادھوری رہ گئی

.جب وہ اس کے بازوں میں نیم جان سی جھول گئی

....ڈاکٹر

.کبیر چلایا ......ڈاکٹر بھاگ کر اندر داخل ہوئے تھے

.پھر کبیر زمل کے پاس ہی رہا ..اگلے تین دن اسے بے ہوش ہی رکھا گیا

...پاشا سوہم اور راسم سیف کی ڈیڈ باڈی جہلم اس کے بابا کے پاس لائے تھے

غم سے نڈھال وہ بوڑھا شخص اپنے جواں سالہ بیٹے کی میت دیکھ کر بکھر گیا تھا..کندھے جھک گئے تھے.

برسوں کا بیمار اور بوڑھا دکھائی دیتا تھا...

ان تینوں نے ہی سیفی کی آخری رسومات ادا کی تھی.

اور بوجھل دلوں کے ساتھ اسے منوں مٹی تلے دبا آئے تھے..

اب وہ بابا کے پاس بیٹھے تھے.

زمل کا بھی بتا دیا تھا کہ وہ زخمی ہے اور اسے سیفی کے بارے میں نہیں بتایا گیا..

پھر وہ سامنے اپنے ٹھکانے پر چلے آئے تھے

.

چوتھے دن زمل کی حالت میں کافی سدھار تھا ..کبیر اسے بابا کے پاس لے کر آیا تھا ..

اب وہاں سوہم، پاشا اور راسم بھی موجود تھے ..

وہ لپک کر بابا کے پاس آئی تھی ...بابا سیفی کہاں ہے ..انھوں نے کہا کہ وہ بلکل ٹھیک ہے اور گھر آگیا .. مم ..مجھے ملنا ہے اس سے ..

جاؤ قبرستان چلی جاؤ ...کیونکہ اب وہ وہیں ہے ... کبھی واپس لوٹ کر نہیں آئے گا ...بابا پتھر بنے ایک ہی جگہ کو گھور رہی تھے

پتہ تھا زرا سی نرمی کی تو بیٹی کو بھی کھو بیٹھے گیں

..اس کی آنکھیں صدمے اور تحیر سے پھٹیں ....بب ...بابا یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ

سچ کہہ رہا ہوں مر گیا ہے تمھارا سیفی ....لاہور سے ڈیڈ باڈی آئی تھی اس کی.اب بیٹھ کر رو لو اسے زمل

وہ کبیر کی جانب لپکی اور اسے گریبان سے جھنجھوڑا

یہ کیا کہہ رہے ہیں بابا ..بتائیں مجھے ..آپ نے کہا تھا آپ بحفاظت لائیں گے اسے ....کہاں ہے وہ

کبیر نے آہستگی سے اپنا گریبان چھڑایا اور نظریں چرا لیں ..وہ زمین پر بیٹھتی چلی گئی.

.پھر پورے گھر میں اس کی چیخیں اور دھاڑیں گونجیں تھی

.وہ دھاڑیں مار مار کر رو رہی تھی

..اپنے بال نوچ رہی تھی

..چیختی سیفی سیفی پکار رہی تھی

.ان چاروں نے بے چینی سے پہلو بدلا

...کبیر کا چہرہ شدت ضبط سے سرخ پڑا

سب سے پہلے کبیر ان چیخوں اور دھاڑوں کی آوازیں سننے سے بچنے کیلئے وہاں سے
.تیزی سے نکلا تھا

....پھر وہ تینوں ہی جلد وہاں سے نکلے

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

..آگے کا سارا لائحہ عمل تیار ہے ..وہ سور جب بھی لوٹا ہمیں پتہ چل جائے گا
..میں لاہور کی سرزمین سے اس کی راجدھانی کو آگ لگا کر راکھ کر دوں گا

پاشا کی آنکھوں میں نفرت تھی ..اور اب بادشاہ کی رگوں کو پاشا کے اس مخصوص
....آلے سے کوئی نہیں بچا سکتا تھا
.....یا اس کی شہہ رگ کو سوہم کی گن سے

راسم میں اور سوہم واپس جا رہے ہیں اور تم اب یہاں آ ہی گئے ہو تو اپنی بیوی کو ساتھ لے کر آنا..

اسلام آباد زیادہ دور نہیں

راسم کچھ بولنے لگا

...اور یہ میرا آرڈر ہے ...کبیر تم بھی یہیں رہو..زمل کو تمھاری ضرورت ہے

...سوہم اور پاشا وہاں سے نکلے

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

.روحا اور رحاب کی اچھی خاصی دوستی ہو گئی تھی

.سوہم نہیں تھا روحا تو سکون میں تھی

.مگر جانے کیوں رحاب کا دل کسی چیز میں نہیں لگ رہا تھا

اب بھی روحا کے کمرے میں سے اپنے کمرے میں آئی اور اداسی سے کھڑکی میں

.کھڑی ہو گئی

افففف کیا کروں ..یہ دل کمبخت کہیں نہیں لگ رہا ہے .کیا مصیبت ہے ...ابھی

..وہ کچھ اور سوچتی کہ بیک سائیڈ والے گیٹ سے گاڑی اندر داخل ہوئی تھی

پھر پورچ میں جا کر رکی

..وہ کھل اٹھی ...مڑ کر باہر کی طرف آئی

مگر اس سے پہلے وہ لوگ ریشماں کے کمرے میں چلے گئے تھے ..وہ صرف پیٹھ ہی دیکھ پائی...

.اور اب وہیں کھڑے ہو کر ان کے باہر نکلنے کا انتظار کرنے لگی

..پہلے کمرے سے سوہم نکلا تھا

.اور وہ پورچ کی جانب بڑھا

...وہ بے چین ہوئی ...شاید وہ پھر کہیں چلے جائیں گے

.مڑ کر سیڑھیوں کی جانب آئی

وہ جب تک سیڑھیوں کی جانب آئی ..پاشا کمرے سے نکل کر باہر کی جانب بڑھ چکا تھا....

وہ ننگے پیر سیڑھیاں اترتی فیروزی فراک پاجامے میں وائٹ پیلس کے وائٹ سنگ مرمر پر بھاگ رہی تھی.

دوپٹہ گلے میں دائیں بائیں جھولتا ہوا میں اڑ رہا تھا

اس وقت دل میں بس ایک جھلک.

صرف اور صرف ایک جھلک

دیکھنے کی شدت کی خواہش تھی.

وائٹ پیلس میں ہو کا عالم تھا ..جو موجودہ تھے .وہ اپنے اپنے کمروں میں تھے.

طویل و عریض کوریڈور میں بھاری بوٹوں کی دھمک گونج رہی تھی.ان بوٹوں کی آواز میں دو بلکل چھوٹے پائلوں کے گھنگھروؤں کی آواز دب گئی تھی.

وہ دیوانوں کی طرح چھپ کر اس کے پیچھے بھاگ رہی تھی..

پاشا آج پورے چار دن بعد وائٹ پیلس آیا تھا..بس ریشماں سے ملنے..ایک نازک سے وجود سے گریز بہت ضروری تھا جو وہ کر رہا تھا.

اب اپنے مخصوص سٹائل میں پینٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے ..سن گلاسز لگائے واپس جا رہا تھا.

کوریڈور سے گرزر کر باہر نکلا

ریحاب باہر تک پیچھے آئی .بڑے برآمدے کے بڑے پلر کے پیچھے چھپی.اور زرا سا جھک کر اسے دائیں جانب سے دیکھا..دیدار ہو چکا تھا ..اتنے دنوں سے جو ننھی سی ..جان کانٹوں پر گھسیٹ لی گئی تھی

روح تک میں سکون اترا

.پاشا ٹھٹھک کر رکا ..وہ تو اسے اس کی آہٹ سے بھی پہچاننے لگا تھا

.اور بھلا وائٹ پیلس میں آئینوں کی کیا کمی تھی

.بائیں جانب لگے پلر کے آئینے میں سے فیروزی آنچل اڑتا دکھائی دیا

..پاشا نے لب بھینچے ..رگیں تن گئیں

یہ لڑکی مرے گی میرے ہاتھوں ..وہ جو دامن بچا کر جانا چاہتا تھا ..اب جیسے قدموں میں زنجیریں جکڑی گئیں تھیں.

مگر وہ کوئی معمولی انسان نہیں ..پتھر دل پاشا تھا جسے خود پر کنٹرول کرنا آتا تھا اسی لئے اگنور کرتا پھر آگے بڑھا اور نکلتا چلا گیا..

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی تھی..

جانے کیوں مگر ہر دستک پر فانیہ کے دل کی دھڑکن تیز ہو جایا کرتی تھی.

..مما تو اپنے کمرے میں نیم دراز تھی

..اب بھی لرزتے قدموں سے دروازے تک آئی

..کون ...پوچھا

.نایاب ہوں ....دروازہ کھولو ...لہجہ تحکمانہ سا تھا

اس نے دروازہ کھول دیا..مگر دروازے سے نا ہٹی

اوہ .... تم واپس آگئی حالانکہ یقین کرو کوئی ایسا پل نہیں رہا جب میں نے دعا نا کی ہو کہ تمھارے ساتھ کوئی ایسا حادثہ ہو جائے کہ یہ تمھارا خوبصورت چہرہ بلکل مسخ ہو جائے ..اس نے اطمینان سے زہر اگلا.

..حاسدوں کی دعائیں کبھی پوری نہیں ہوتیں ..فانیہ نے بھی اطمینان سے کہا
.نایاب کو آگ لگی

...منہ میں زبان بھی آگئی ..امپریسیو

...کیا کام ہے

ہٹو تمھاری ماں سے ملنا ہے مجھے ..وہ فانیہ کو بدتمیزی سے دھکیلتی اندر کی جانب
.بڑھی
.نسیمہ کا اسے دیکھ کر بری طرح موڈ خراب ہوا

پاپا نے بھیجا ہے مجھے ..دیکھنے آئی تھی وہ کونسا قارون کا خزانہ ہاتھ لگ گیا ہے کہ مکان بھی لے کر بیٹھ گئی ہو اور سارے خرچے بھی پورے ہو رہے ہیں..وہ نسیمہ سے بوولی

تم سے مطلب ..نایاب اپنی منحوس شکل لے کر دفاع ہو جاؤ ..اور اپنے باپ سے کہو طلاق دے دے مجھے ..ورنہ عدالت گئی تو مکان سے بھی نا ہاتھ دھونا پڑ جائے تم دونوں بھکاری باپ بیٹی کو.....

راسم اسلام آباد پہنچ چکا تھا.

اور اب اطمینان سے اس گھر میں داخل ہوا تھا جہاں سے پہلے ہی اونچی آوازیں سنائی دے رہی تھیں..

....مجھے تو پہلے ہی لگتا تھا پاپا کو پہلے ہی کہا تھا کے ان ماں بیٹی کے چال چلن

چٹاخ .........ایک زناٹے دار تھپڑ پڑا تھا ..نایاب کو فانیہ سے

.نایاب حیرت سے پھٹی آنکھوں سے گال پر ہاتھ رکھے اس کی جرات دیکھنے لگی

یہ ہمت اسے ریشماں کی بخشی ہوئی تھی جس کی برین واشنگ نے اسے بزدل اور

ڈرپوک سے بہادر اور دبنگ بنا دیا تھا

خبردار نایاب ...اتنے سال تمھارا ہر ظلم ہر زیادتی اور بکواس برداشت کی ہے مگر اب

نہیں ...اور ہمارے کردار کے بارے میں اگر ایک لفظ بھی منہ سے نکالا تو گدی

..سے زبان کھینچ لوں گی .. ہمیں کچھ کہنے سے پہلے اپنے گریبان میں ضرور جھانکنا

..اور اب دفعہ ہو جاؤ یہاں سے ..فانیہ دھاڑی

تمھیں تو میں دیکھ لوں گی ..یہ تمھارا خوبصورت چہرہ تیزاب سے نا جلایا تو مجھے نایاب نا کہنا ..چاہے اس کے بعد مجھے جیل میں کیوں نا سڑنا پڑے..

..گیٹ لاسٹ نایاب ....جو کرنا ہے کر لو ..میں نہیں ڈرتی

.نایاب تن فن کرتی نسیمہ کے کمرے سے باہر نکلی

سامنے ہی ایک بے تحاشا ہینڈسم، ٹال اور ڈیشنگ بندہ بلیک تھری پیس پہنے سن گلاسز لگائے ...پینٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے اطمینان سے کھڑا اسے اندر تک ہلا گیا تھا.

یہ اس کے خوابوں کا شہزادہ آج کہاں سے خیالوں سے نکل کر سامنے آگیا تھا؟

..کون ہیں آپ....نایاب نے پرشوق نگاہوں سے پوچھا

...آپ سے مطلب

.جی بلکل ہے ..کیونکہ یہ ہمارا گھر ہے ..وہ ڈھٹائی سے بولی

بلکل نہیں یہ میری بیوی فانیہ اور اس کی ماں کا گھر ہے.

نایاب کے پیروں نیچے سے زمین کھسکی...مگر اس نے ہار ماننا کب سیکھی تھی.

تم جانتے ہو تمھاری بیوی کیسی ہے ....تمھاری بیوی کے کمرے سے رنگے ہاتھوں.......

تم نایاب ہو ناں ..راسم کے کانوں میں فانیہ کی پہلی ملاقات کی آوازیں گونجیں...

ہاں لیکن تمھیں کیسے پتہ...

تم نے میری بیوی کی بات کی ..وہ جیسی بھی ہو مگر تم اپنی بات کرو کیونکہ تم اس کی جوتی کے برابر بھی نہیں..

وہ کہتا نایاب کو بھسم کرتا ..اندر جا چکا تھا.

وہ تن فن کرتی فانیہ کو برباد کرنے کے ارادے باندھتی وہاں سے نکلی...

راسم ہلکی ناک کر کے اندر داخل ہوا..

نایاب میں نے کہا گو ٹو ہ.....وہ کہتی بھناتی پیچھے مڑی تھی ...جب لفظ منہ میں ہی رہ گئے..

میرون فراک اور پاجامے میں وہ چاندی کی طرح دمک رہی تھی..

..سامنے والے کو دیکھ کر خوف سے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے ..ماں کی طرف لپکی

.مما ...یہ ......و ......وہ ...ماں کے پیچھے بیٹھی دبکی وہ تھر تھر کانپ رہی تھی

اس کے تو فرشتے بھی نہیں سوچ پائے تھے کہ وہ اتنی جلدی اس تک پہنچ جائے گا..

نسیمہ نے حیرت سے بیٹی کی حالت اور اس گبھرو جوان اجنبی کو دیکھا جو غصے سے فانیہ کو گھور رہا تھا.

..کیا بات ہے بیٹا ...کون ہو تم

اسلام و علیکم آنٹی میں راسم ہوں ...فانیہ نے بتایا ہوگا ..راسم سن گلاسز اتار کر نسیمہ کے آگے جھکا.

نسیمہ صدقے واری گئی ..آخر داماد آیا تھا.وہ داماد جس نے بیٹی کو اتنی حفاظت سے اپنے پاس رکھا تھا. نسیمہ نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا..

پھر وہ ہلکی پھلکی گفتگو کرنے لگے ..نسیمہ نے اسے کچن میں کھانے میں خاص اہتمام کرنے کے لیے بھیجا تو اس کی گلو خلاصی ہوئی

کیونکہ وہ نسیمہ کا بھی لحاظ کیے بغیر ہر منٹ بعد اسے ایک گھوری سے نواز رہا تھا..

پھر وہ سوفٹ ڈرنک پی کر ضروری کام کا بول کر باہر جانے لگا..

..بیٹا کھانا تو کھا لو

..ابھی بھوک نہیں آنٹی بس ڈنر ہی کروں گا

..ٹھیک ہے بیٹا ... نسیمہ مسکرائی

..وہ گیا تو نسیمہ نے کچن میں آکر فانیہ کے لتے لیے

فانیہ کتنی جھوٹی ہو ... تم تو کہتی تھیں اسے تمھاری پرواہ نہیں اور دیکھو کیسے چار پانچ دنوں میں پتہ لگوا کر پہنچ بھی گیا تم تک.. حالانکہ اس بیچارے کو نا کچھ بتا کر آئی تھی ..نا اتا پتا دے کر آئی تھیں ...

.مگر مما ..وہ روہانسی ہوئی

اب کوئی اگر مگر نہیں یہ سر جھاڑ منہ پھاڑ والا حلیہ درست کرو ..اور شوہر کی خدمت کرو بس...

نسیمہ نے فیصلہ سنایا..

اونہہ ...کچھ زیادہ ہی شرافت کا مظاہرہ کر رہے ہیں ...فانیہ نے دل میں دانت کچکچائے

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

وہ گھر سے نکلا..

بادشاہ کی واپسی کا پتا لگوانا تھا

ہر حال میں...اسلام آباد سے بھی آنے کے چانسز تھے اس بزدل کہ

..وہ ضروری کام نمٹا کر رات 9 بجے گھر پہنچا ..نسیمہ اسی کا انتظار کر رہی تھی

.وہ فریش ہو کر آیا

..فانیہ نے کچن میں چھوٹے سے ٹیبل پر کھانا لگایا

نسیمہ کی درگت کے بعد اب اس نے میرون سوٹ کے اوپر ہلکا میک اپ کر رکھا

.تھا

.راسم نے خاموشی سے کھانا کھایا

مگر فانیہ جانتی تھی یہ طوفان کے آنے سے پہلے والی خاموشی ہے وہ دل میں جل تو جلال تو کا ورد کرتی اس بلا سے حفاظت کی دعا مانگ رہی تھی..

بیٹا تم ناراض ہو فانیہ سے ... نسیمہ بیگم نے راسم کی غیر معمولی سنجیدگی نوٹ کی..

فانیہ نے پہلو بدلہ.

آنٹی اس نے بتایا نہیں اپنا کارنامہ ...بغیر مجھے بتائے وہاں سے آئی .اگر رستے میں کچھ ہو جاتا تو پھر ..مجھے بتاتی تو میں خود آپ سے ملانے لے آتا..
مجھے امید ہے صبح آپ آفیشیلی طور پر رخصتی دے دیں گی ..کیونکہ مجھے صبح ہی نکلنا ہے...

وہ بغیر اس کی جانب دیکھے اس پر بجلیاں گرا رہا تھا.

...مگر مما

چپ کرو فانیہ ....نسیمہ نے جھڑکا ...تمھارے لیے فیصلے لینے کہ لئے ابھی میں زندہ ہوں مری نہیں ...انھیں فانیہ کی اس بچگانہ حرکت پر اب جی بھر کر تاؤ آ رہا تھا .واقعی کچھ ہو جاتا تو پھر.

........جاؤ جا کر پیکنگ کرو

.مگر مما

.......فانیہ جاؤ

..کھانا کھایا گیا ...آنٹی میں آرام کروں گا

..وہ کہہ کر اپنے لئے سیٹ کیے گئے کمرے میں آ گیا

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

فانیہ گئے رات تک ماں کے پاس دبکی رہی جب اچھی طرح یقین ہو گیا کہ وہ بلا سو چکی ہو گی.

تب چپکے سے دبے پاؤں اپنے کمرے میں آئی...زیرو پاور بلب کی نیلی روشنی میں پیچھے مڑ کر دروازہ لاک کیا اور سکھ کا سانس لیا..

بیڈ پر آئی ...دوپٹہ اتار کر تکیہ کے پاس رکھا ..اور ذہنی تھکن سے چور بیڈ پر ڈھے سی گئی ..

کھڑوس .... سڑیل......زیرِ لب کوسا اور کنپٹیاں سہلائیں

مگر تبھی ..پیٹ پر کچھ سرسراتا سا لمس محسوس ہوا ..ہوش آیا کہ بے حد قریب سے جانی پہچانی مردانہ کلون کی خوشبو آ رہی ہے..

وہ بوکھلا کر سیکنڈوں میں اٹھی جب پیٹ پر رکھا وہی ہاتھ اس کے گرد لپٹا اور اسے واپس بیڈ پر ایک پر حدت سی آغوش میں کھینچ لیا گیا.

آہہہہہ ...اس نے چلانا چاہا جب مقابل اس پر بری طرح حاوی ہوا...ہاتھ پکڑ کر تکیہ سے لگائے..

خبردار ...زرا بھی آواز آئی تو حشر بگاڑ دوں گا...

آ........آپ ...یہ .......یہ ..کک ...کیا ..کر ...رہے......

چھوٹی بچی ہو کیا جو ہر چھوٹی سے چھوٹی بات سمجھاؤں کہ کیا کر رہا ہوں ... تمھیں نہیں پتہ کہ کیا کر رہا ہوں ..ہاتھوں میں جکڑے اس کے ہاتھوں پر گرفت اور مضبوط کی.

چھ ...چھوڑیں مجھے...

نہیں ...سب سے پہلے تو مجھے یہ بتاؤ کہ تمھاری جرات کیسے ہوئی میری اجازت کے بغیر میرے کمرے سے وائٹ پیلس سے قدم باہر نکالنے کی...

آئم ... سس ... سوری ... پلیز ... مم ... معاف کر دیں .. فانیہ نے جان چھڑانی چاہی ... مگر

.. نہیں .. اس گستاخی کی تو سزا ملے گی .. جو آج ساری رات تمھیں بھگتنی پڑے گی

.. فانیہ کے رونگٹے کھڑے ہوئے

یہ کہہ کر وہ مدہوش سا اس کی گردن پر جھکا تھا .. وہ بے حد قریب ہوا تو فانیہ کو

.. اندازہ ہوا کہ وہ شرٹ لیس ہے

..... نن .. نہیں .. چھوڑیں مجھے

.. مگر وہ تو جیسے سن ہی نہیں رہا تھا .. دہکتے لب شہہ رگ پر رکھے

وہ مچلی ... مم ..میں نے کہا ..چھ......راسم نے بات مکمل نہیں ہونے دی تھی ...

لمحے کافی فسوں خیز تھے.

وہ شدت سے اس کے نازک لبوں پر جھکا خود کو سیراب کر رہا تھا..

جب آزادی بخشی تو وہ نڈھال ہو چکی تھی..

راسم نے کروٹ لی اور اسے خود پر گرایا..

پپ ...پلیز مم .میں نے کہا ناں ...آئم سوری ...وہ روہانسی ہوئی ..پلکیں بھیگ چکی تھیں..

مگر تڑپی تو تب جب کمر پہ سے زپ کھل کر شرٹ کھسکتی محسوس ہوئی..

....راسم ....وہ بوکھلائی ....پلیز

نو ......کوئی مزاحمت نہیں ....اور اب کوئی آواز نہیں سنوں میں تمھاری.. مجھ سے

دور جاکر یہ سزا تو خود ہی تم نے اپنے لئے طے کی ہے کہ اب اتنا قریب آنا پڑے

...گا کہ دوبارہ دور جانے کا سوچ بھی نا پاؤ

..جزبات سے بوجھل گھمبیر آواز میں وہ سرگوشی فانیہ کی روح فنا کر چکی تھی

..مم .مگر ...آپ ..... مجھ ...سے محبت ..نن .. نہیں کک ...کرتے

واٹ ......راسم کو آگ لگی ..تمام جزبات بھک سے اڑے ...تو تمھارا خیال یہ ہے

..کہ میں بغیر محبت کے تمھارے قریب آکر صرف اپنی ہوس مٹانا چاہتا ہوں

..راسم نے اس کے بال مٹھی میں جکڑ کر ایک جھٹکا دیا

.وہ بولی نہیں مگر سسک پڑی

اگر ایسی ہی بات ہوتی...یو ایڈیٹ ....دماغ سے پیدل لڑکی ...تو پہلی ہی رات نا چھوڑتا تمھیں ... تبھی ہر حد پار کر لیتا.اظہار نہیں کیا ..مگر کیا تمھیں میری آنکھوں ...میں نظر نہیں آتا کہ میں کتنی محبت کرتا ہوں تم سے

.پاگل ...الو کا پٹھا ہوں جو تمھارے پیچھے خوار ہوتا یہاں تک آیا ہوں

راسم نے شدید غصے میں دانت پیسے. .وہ اسے خود سے دور پٹخ کر اٹھ کر جانے ..لگا

دروازے تک پہنچا تھا کہ وہ تڑپ کر اٹھی اور کمر سے اس سے لپٹ کر سسک پڑی..آئم سوری ..مجھے معاف کر دیں .. مم .مگر پھر ..سے ناراض مت ہوں مجھ سے....

راسم بے تحاشا چونکا..پہلو سے بازو سے اسے کھینچ کر سینے میں بھینچا..میں کب ..ناراض ہوا تم سے ہاں بولو

..آپ شروع سے مجھ سے ناراض تھے ..آپ کے ساتھ زبردستی کی گئی

راسم کو اس کے شوشے پر بے تحاشا ہنسی آئی ..پاگل لڑکی مرد سے بھی کوئی زبردستی کچھ کروا سکتا ہے ..میری مرضی تھی تو تمھیں اٹھا کر لے کر گیا..جانے وہ

کونسی کشش تھی ...جس نے مجھے تمہاری جانب کھینچا ..میری مرضی تھی تو یہ نکاح ہوا...

تو پھر آپ مجھے ڈانٹتے کیوں تھے ہر وقت ....وہ اس سے اسی کی شکایتیں لگا رہی تھی.

..اگر پہلی رات کی بات کر رہی ہو تو حلیہ دیکھا تھا اپنا

وہ شرمندہ ہوئی ..مزید اس کے بازو میں منہ چھپایا

تب مجھے بھی نہیں معلوم تھا کہ میں تم سے اتنی طوفانی محبت کرتا ہوں ...یہ تو ..تمہارے جانے کے بعد پتا چلا

فانیہ نے اپنا سر اس کے چوڑے کسرتی سینے سے نکال کر اسے بے حد شرارت سے دیکھا..

تو پھر میں نے ٹھیک کیا نا آپ کو چھوڑ کر آئی کم از کم آپ کو پتا تو چلا کہ آپ کو میری کتنی پرواہ ہے..

آہاں .....راسم نے اسے بازوؤں میں بھرا ..ابھی بتاتا ہوں جان کے کتنی پرواہ ہے ...فانیہ بے تحاشا گھبرائی ..کیونکہ ابھی وہ کچھ دیر پہلے والی خطرناک ٹون میں واپس آ چکا تھا.

راسم نے اسے لا کر بیڈ پر لٹایا...اور اس پر جھکا

راسم...........

..اشششششش ...اس کی گردن میں منہ دیا

..فانیہ اس کی باہوں میں پگھلی ...مگر آج گریز ناممکن تھا

.وہ کندھے سے شرٹ کھسکاتا اپنے دہکتے لب رکھ چکا تھا

لمحہ لمحہ گزرتی رات کے ساتھ راسم نے اپنے ہر عمل سے اسے بتایا تھا کہ اسے
...اس کی کتنی پرواہ ہے یا وہ اس پاگل سی لڑکی سے کتنی محبت کرتا ہے

....فانیہ کو اپنی شدتوں سے دنیا بھلا دی تھی اس نے

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺
🌺🌺

رحاب جب بھاگ کر نیچے آ رہی تھی اپنے کمرے کی کھڑکی سے ریما نے اسے پاشا کے پیچھے بھاگتے دیکھا تھا....

وہ جل کر خاکستر ہوئی تھی..

اور اسی آگ میں رحاب کو جلانا چاہتی تھی

وہ تن فن کرتی اس کے پیچھے آئی تھی.

وہ پلر کے پیچھے سے جھانک کر اسے جاتا دیکھ رہی تھی.

ریما نے بازو سے دبوچ کر اس کا رخ اپنی جانب کیا..

کیا دیکھ رہی ہو ہاں ....کیا لگتا ہے وہ تمھارا ..جو اسپیشل بھاگ کر آ رہی ہو .. جلدی بتاؤ مجھے..

...ریما نے اسے گردن سے دبوچ کر پلر سے لگایا

رحاب اس کی آہنی اور کسرتی ہاتھ کی گرفت میں مچل کر رہ گئی ..آنسو بہت تیزی سے رواں تھے..

بولو ...بولتی کیوں نہیں ..کیوں کر رہی تھی پاشا کا پیچھا ..کیوں دیکھ رہیں تھیں اسے ..پھانسنا چاہتی ہو اسے یا رکھیل بننا چاہتی ہو اس کی ...ریما مغلظات بکتی پھنکاری

.اور اس سے پہلے وہ شدید غصے میں رحاب کی گردن کی ہڈیاں چٹخا دیتی

.کسی نے پیچھے سے اسے کھینچ کر اپنی طرف گھمایا تھا

..اور اس قدر زناٹے دار تھپڑ پڑا تھا اسے کہ وہ چکرا کر پیچھے گری تھی

.گارڈز ...پاشا دھاڑا ...گارڈز بھی بوکھلائے ادھر لپکے

لے جاؤ اسے ....ونڈر لینڈ ..روم نمبر 25

پاشا نے کورڈ ورڈ میں اپنے ٹارچر سیل کے اس کمرے کا نام لیا جس میں ڈھیر

.سارے موذی کیڑے مکوڑے چھوڑ رکھے تھے

.. مم ..معاف کردو .پاشا ...نن .. نہیں ریما کی روح فنا ہوئی ..

اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتی پاشا نے خونخوار نظروں سے اپنے آدمیوں کو گھورا وہ

اس کا منہ دبوچے.، تاکہ وہ کچھ اور نا بول سکے

...اسے وہاں سے لے جا چکے تھے

وہ جو لمبے لمبے سانس لیتی اپنا سانس بحال کر رہی تھی پاشا بھسم کرنے والے انداز میں اس کی جانب بڑھا

.بازوؤں سے دبوچ کر اسے پھر پلر سے لگایا

مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ .....ہاں ...ریشماں کو یا کسی کو آواز نہیں دے سکتی تھیں ..ابھی کچھ ہو جاتا تو؟ وہ دھاڑا

Spaek..میرا ضبط مت آزماؤ .....بولو ....میں نے آج تمہاری آواز سننی ہے

quickly now.......

رحاب نے بھیگی آنکھوں سے بازوؤں سے اس کے ہاتھ ہٹائے.

میں بول نہیں سکتی..وہ اشارہ کرتی پھر بے تحاشا رو دی.

وہ ہاتھوں کا اشارہ نہیں تھا..آسمانی بجلی تھی جو پاشا کے دل و دماغ پر گری تھی..

شاید ہی زندگی میں کوئی ایسی چیز ہو جس سے اسے اتنی تکلیف پہنچی ہو...

وہ حیرت سے اسے دیکھے گیا.

وہ سرخ چہرہ لال انگارہ آنکھیں اور تنے اعصابوں سے اس کے گرتے آنسو دیکھتا رہا..

پھر بلکل بے اختیار وہ معصوم چہرہ ہاتھوں کے پیالوں میں بھر کر انگوٹھوں سے روانی سے بہتے آنسو صاف کیے..

پاشا کی نظر اس کے ایک ایک نقش کو اپنی آنکھوں سے چھو رہی تھی ...کہ بھٹکتی نظر ان لرزتے نرم وگداز گلابی لبوں پر ٹھہری.

اور اس سے پہلے کہ کسی حق کے بغیر وہ کوئی گستاخی کر بیٹھتا..

اپنے لب کچلتا پیچھے ہٹا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا.

اپنی بے اختیاری پر پھر جی بھر کر لعنت بھیجی خود پر....

کیوں میں اتنا بے اختیا ہوں اس کے معاملے میں.

..وہ بول نہیں سکتی ...اس بات سے مجھے اس قدر تکلیف کیوں ہوئی

.....مجھے کیا ہو جاتا ہے آخر

اففف...یہ لڑکی پاگل کر دے گی مجھے.. ششششٹ

....میں اب وائٹ ہاؤس میں آؤں گا ہی نہیں

.یہ ٹھیک ہے .....وہ کنپٹیاں سہلاتا ..گاڑی تک آیا

..فون ملایا

....ہاں کیا کیا ریما کا

...سر پھینک دیا اس روم میں

نکال لو ....پاشا کی حکم عدولی کے لئے اتنی سی ڈوز ہی کافی ہے اس کے لئے.

کہتا فون بند کیا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر زن سے گاڑی بھگائی.

جیسے کوئی آسیب کوئی بھوت ہو اس کے پیچھے....

پیچھے ریشماں جو یہ ساری کاروائی دیکھ رہی تھی ..اسے پتہ چل چکا تھا کہ پاشا کہ کسے بل کیسے نکالنے ہیں ..وہ معنی خیز سی مسکراتی رحاب کے پاس آئی جو پلر سے لگی بیٹھی اب بھی سوں سوں کرنے میں مصروف تھی..

مگر دونوں ہاتھ دونوں گالوں پر رکھے ہوئے تھے....

ریشماں اسے اندر لے گئی...

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

اگلے دن راسم کی آنکھ کھلی..

وہ اس کے سینے سے لپٹی گہری نیند میں تھی.بال آبشار کی طرح سینے پر پھیلے ہوئے تھے..

وہ مسکرا اٹھا..

برسوں کے تڑپتے بھڑکتے دل کو اس چھوٹی سی لڑکی کی قربت سے بہت سکون ملا تھا..

راسم نے اس کے بکھرے بال سمیٹے...

فانیہ ...میری جان ...اٹھو آنٹی انتظار کر رہی ہوں گی .تم نے پیکنگ بھی کرنی ہے ..راسم نے جھک اس کی کان کی لو کو لبوں سے کاٹا اور سرگوشی کی

..وہ کسمسائی ..اور بری طرح جھلاتی کڑوا سا منہ بنایا

..راسم سونے دیں ناں ...میری نیند پوری نہیں ہوئی

.کیوں ...کیوں پوری نہیں ہوئی ...وہ انجان بنا

مجھے نہیں پتا ..وہ روہانسی ہوئی ..اور کروٹ بدل کر اس سے دور کھسکنے کی کوشش کی.

..جو کہ اس نے ناکام بنا دی

..پھر سے اس نازک سے وجود کو خود میں سمیٹا

..مگر وہ آنکھیں موندے گہری نیند میں تھی

.راسم کو شرارت سوجھی

او آنٹی ہم آ ہی رہے تھے ..راسم نے اچانک شوشا چھوڑا ...فانیہ کی نیند بھک سے اڑی تھی ..ہڑبڑا کر اٹھی.

..مگر وہ اتنا بے وقوف نہیں تھا ..ڈور لاکڈ تھا

ہاہاہا ہاہاہا ..وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا

..فانیہ اپنی جھلاہٹ بھلائے مبہوت سی اسے پہلی مرتبہ ہنستے ہوئے دیکھے گئی

کیا ہوا بیوی ...زیادہ پیار آ رہا ہے تو پھر کیا خیال ہے ایک مرتبہ پھر........وہ قریب کھسکا.

..فانیہ گھبرا کر اٹھی ..اور واش روم میں گھس گئی ..پیچھے پھر وہ زور سے ہنسا

فانیہ نے ناشتہ بنایا..ناشتہ کر کے اس نے پیکنگ کی ..راسم نے نسیمہ بیگم کو بھی بہت کہا کہ ساتھ چلیں ..مگر انھوں نے منع کر دیا.

..وہ تقریباً گیارہ بجے نکلے تھے

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

وائٹ پیلس میں رونقیں اور ہنگامے جون کی توں برقرار تھیں.

راسم فانیہ کو لے کر پہنچا تو روحا اور رحاب کو دیکھ کر اسے خوشگوار حیرت ہوئی.

وہ تینوں فرینڈ بھی بن گئیں تھیں..

روحا نے وائٹ ہاؤس میں آئے بلکہ پھینکے گئے بہت کم عمر خواجہ سرا بچوں کو پڑھانا شروع کر دیا.

سوہم ساؤتھ افریقہ گیا تھا..اس لئے روحا سکون میں تھی.

.ریشماں بہت مہربان تھیں

..بی جان اور بڑی ماں سے بھی روز بات ہو جاتی تھی

رحاب نے بھی اپنی دلچسپی کے مطابق وائٹ پیلس کی بیک سائیڈ پر موجود کافی بڑے سے باغیچے کی دیکھ بھال کرنا شروع کر دی تھی.

ریشماں نے اسکی فرمائش پر وہاں آسٹریلین پیرٹ کا بڑا سا پنجرا بنوا کر اسے ڈھیر سارے پیرٹس بھی لا کر دیئے تھے
.وہ شام کا سارا وقت وہیں گزارتی تھی

...ایک ماہ ہو گیا تھا ..وہاں رہتے

سب ایک دوسرے سے مانوس ہو چکے تھے.

فانیہ سب سے زیادہ شرارتی تھی.

اس کی شرارتوں سے وائٹ پیلس میں رونق لگی رہتی.

ریشماں، پنکی، ڈولی، منی سب ان پر وارے صدقے جاتیں

ایک ماہ سے پاشا اور سوہم وائٹ پیلس نہیں آئے تھے.

پتہ نہیں کیا مصروفیات تھیں ان کی

کہ راسم بھی صرف مہینے میں دو چار مرتبہ ہی آ پایا

فانیہ سخت ناراض تھی اس سے..

..روحا سخت جھنجھلائی ..ہوئی تھی اسے وہاں لا کر خود جناب سوہم خان غائب تھے

نا اتا لیا نا پتہ

رحاب بھی لاشعوری طور پر اس کا انتظار کرتی رہی ..ریما اس دن کے بعد رحاب کے سامنے ہی نہیں آئی .رجا اور کومل اپنے کمروں میں دبکی رہتی

. صرف کام کے وقت بیسمنٹ چلی جاتی تھیں

..یا پاشا سے دوسرے ٹھکانے پر ملاقات ہوتی تھی

.دن یونہی عجیب بے کل سے تھے

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

زمل پورے ایک ماہ سے اپنے کمرے میں بند تھی باہر نکلی ہی نہیں..

کبیر آتا اور باہر سے ہی بابا سے اس کی خیر خیریت معلوم کر کے چلا جاتا.

اس کی حالت کے پیشِ نظر کبیر نے ایک فل ٹائم ملازمہ رکھ دی تھی جو سارے کام کرتی بابا کی دیکھ بھال کرتی.

زمل کے پاس کھانا لے جاتی تو وہ نس زندہ رہنے کے لئے یا بابا کو دکھانے کے لئے چند نوالے زہر مار کر لیتی.

.سارا سارا دن پڑی چھت کو گھورتی رہتی

.. عجیب ابتر حالت ہو گئی تھی اس کی

.. کبیر بے آب مچھلی کی طرح تڑپ رہا تھا .. مگر کچھ کر نہیں سکتا تھا

... کیسے سامنا کرتا اس کا

.. خود کو اس کا مجرم سمجھ رہا تھا

.مگر بے بس تھا

.لیکن بادشاہ کو ڈھونڈنے میں وہ سر دھڑ کی بازی ضرور لگا رہا تھا

اس نے اندرون ملک اور سوہم نے بیرون ممالک میں کئی جگھوں کو چھلنی کی طرح

چھانا تھا..

مگر وہ بزدل جانے کدھر دم دبا کر دبکا بیٹھا تھا.

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

پورے ایک ماہ .......تیس دن

بہـــــــــــــــــــــت تھے..

پل پل اذیت سے دوچار ہوتے.پل پل تڑپتے

آج خود بخود رات کے اس پہر تقریباً ایک بجے کے قریب پاشا اپنے قدموں کو وائٹ پیلس میں آنے سے بلکل نہیں روک پایا تھا.

وہ دھیمے قدموں سے بلکل خاموشی سے وائٹ پیلس میں داخل ہوا.

طویل کوریڈور سے گزرتے اس کی منزل اوپر کے پورشن پر تھی...

ادھر رحاب اپنی کیفیت سے فل بیزار تھی.

بے چینی ہی بے چینی تھی .. کسی کروٹ نیند نہیں آ رہی تھی .. تیس دن ہو گئے تھے چھوٹی سی جان کو سولی پر لٹکے..

آخر جھنجھلا کر اٹھی..

سکون کہاں تھا.

ریشماں کے کمرے ......ایک تصویر تھی .. شاید اس تصویر میں..

رحاب خود سے جھنجھلاتی دبے قدموں سے اٹھی سیڑھیاں اتر کر نیچے آئی .ریشماں کے کمرے میں آئی .. خاموشی سے تصویر دیوار سے اتاری اور اتنی ہی خاموشی سے واپس پلٹی..

جبکہ ریشماں اسے یہ حرکت کرتے دیکھ چکی تھی..

مگر سوتی بنی رہی.

ابھی دروازہ کھول کر باہر راہداری میں نکلی ہی تھی کہ کسی کے چوڑے چٹانی سینے سے بری طرح ٹکرائی..

.اگر مقابل کمر سے تھام کر خود سے نا لگاتا تو فرش پر ڈھیر ہو چکی ہوتی

ملگجے اندھیرے میں سر اٹھا کر دیکھا اور خو کو جس کی بانہوں میں پایا تو حلق خشک ہو گیا.

.جلدی سے تصویر والا ہاتھ کمر کے پیچھے چھپایا

.دل کی مرادیں بر آئے گی پاشا نے سوچا بھی نا تھا ..رگ و پے میں سکون اترا بیک بون میں سرسراہٹ ہوئی..نظر نے بے قراری سے معصوم چہرے کا طواف ..کیا.دل چھوٹی سی ناک کے چھوٹے سے چمکتے لونگ میں اٹکا

اتنی رات کو ریشماں کے کمرے میں اس طرح کیوں گئیں تھیں ..اس نے سنجیدگی سے پوچھا ..مگر چھوڑا نہیں..

اس نے زور سے نفی میں سر ہلایا...

ہاتھ میں کیا چھپایا..دکھاؤ مجھے...؟

وہ بے تحاشا گھبرائی ..زور سے نہیں میں سر ہلایا..

پاشا نے جو کمر کے گرد ہاتھ لپیٹے ہوئے تھے ..ایک ہاتھ سے چھپایا گیا ہاتھ پکڑ کر سامنے کرنے لگا.

جب وہ چوری پکڑے جانے کے ڈر سے مچلی..

پاشا کو پیچھے دھکیل کر بھاگنے لگی..جب اچانک پاشا نے اس کے بازو کو گرفت میں لے کر اپنی جانب کینچھا تھا.

..وہ توازن برقرار نہیں رکھ سکی

..ایک مرتبہ پھر خوشبوؤں میں بھرا نرم و نازک گداز وجود پاشا کے وجود میں سمٹا

..پاشا کا بھی توازن بگڑا ..اور دیوار سے لگا

..رحاب کے ہاتھ سے تصویر چھوٹی

..وہ پھر مچلی ..اور تیزی سے تصویر اٹھا کر اپنے کمرے میں بھاگ گئی

..پاشا شل ہوئے وجود کے ساتھ وہیں کھڑا رہا جیسے وہ اس چھو کر پتھر کا بنا گئی تھی

..اس کے ہاتھ میں موجود وہ چیز بھی اچھی طرح دیکھ چکا تھا

.وہ بے تحاشا چونکا تھا ..اس کا چھپ چھپ کر دیکھنا تو اگنور کر چکا تھا

مگر اتنی رات کو اس کا یوں پاشا کی تصویر چرانا معنی رکھتا تھا..یعنی

..دونوں طرف آتشِ عشق برابر بھڑکی ہوئی تھی

.لبوں پر مبہم سی مسکان سجی

...فوراً واپسی کے لیے قدم بڑھائے

..ریشماں جو یہ ساری کاروائی دیکھ رہی تھی .. مبہم سا مسکرائی

...تو پلین پر عمل کرنے کا وقت آن پہنچا ہے

پاشا اپنے اسی منہ سے چیخ چیخ کر بتاؤ گے کہ

.ہاں پاشا ابراہیم کو محبت ہے

وہ با آواز بلند کہتی اپنے کمرے میں جا چکی تھیں

..رحاب کمرے میں آ کر بیڈ پر اوندھے منہ گری تھی

..اب بھی پوری جان سے لرز رہی تھی

پہلے تو اس ستمگر کی لو دیتی آنکھیں، پھر پر حدت پگھلاتا لمس اور پھر اس کے

.پکڑے جانے کو خوف

اسے جھرجھری آئی..

لال ٹماٹر چہرہ تکیہ میں دیا.

افففف. آج تو مر ہی جاتی اگر وہ دیکھ لیتے...

اپنے آپ کو اور اپنی بے اختیاری کو کوسا..

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

فانیہ بے چینی سے کروٹیں بدل رہی تھی نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی.

جانے وہ کہاں تھا.

..ادھر راسم کو جب پورا یقین ہو گیا کہ فانیہ سو چکی ہو گی

.تب خون سے لت پت شرٹ کے ساتھ دبے قدموں کمرے میں داخل ہوا تھا

.آج بادشاہ کے کچھ آدمیوں سے نمٹ کر آیا تھا

...انھیں دردناک موت دہ کر آ رہا تھا ...چاہتا تو بیسمنٹ جا سکتا تھا یا کہیں اور

..مگر سکون حاصل کرنے اپنے کمرے میں آیا تھا

.یہ جانے بغیر کہ آج پیروں نیچے سے زمین کھسک جائے گی

..کیونکہ فانیہ اسے ایسی حالت میں دیکھ لے گی

آہٹ پاتے ہی فانیہ اٹھ کر بیٹھی تھی

اور اسے اس حالت میں دیکھ کر شدید ہراساں ہوئی تھی

بیڈ سے اتر کر اس کی جانب لپکی

یہ ...یہ ...کک ..کیا ہوا ہے آپ کو ...آپ ٹھیک ے و ہیں ناں ..یہ اتنا سارا خون

فانیہ ..میں بلکل ٹھیک ہوں ..کچھ نہیں ہوا ہے ...وہ گڑبڑایا اور فوراً واش روم ...گھس گیا

فریش ہو کر باہر نکلا.ٹراؤزر اور بنیان پہن رکھی تھی ..وہ کپڑے فولڈ کر کے باہر ...لایا

یہ کیا ...آپ میری بات کا جواب کیوں نہیں دے رہے ...فانیہ کے اب بھی اوسان خطا تھے.

میں ابھی آیا ..راسم نے پھر اسے اگنور کیا ..باہر گیا ..اور مخصوص جگہ وہ کپڑے پھینک آیا ..

کمرے میں داخل ہوا تو اب بھی بت بنی کھڑی تھی

راسم یہ سب کیا ہے ...جلدی بتائیں مجھے ..

کچھ نہیں جان ...آرام کرو تم بس

نہیں وہ ہنستے سے اکھڑی ..مجھے .....مجھے حقیقت جاننی ہے راسم ..مجھے بتائیں آپ کیا کام کرتے ہیں؟

اب راسم کے ماتھے پر بل پڑے تھے ...فانیہ آرام کرو ...اس نے سنجیدگی سے کہتے دوسرے کمرے میں جانا چاہا جب وہ دیوار بنی سامنے آئی تھی

راسم میں نے پوچھا آپ کیا کام کرتے ہیں...فانیہ سسکی

فانیہ اپنے کام سے کام رکھو .یہ جاننا تمھارے لئے ضروری نہیں ..راسم نے اسے سمجھانے کی کوشش کی

..نہیں مجھے جاننا ہے...وہ ضدی ہوئی

...بزنس کرتا ہوں

.........کون سا

....امپورٹ ایکسپورٹ کا

کیا امپورٹ ایکسپورٹ کرتے ہیں؟

فانیہ ہٹو راستے سے ..زیادہ انویسٹیگیشن کی ضرورت نہیں ..راسم نے دانت پیسے...اسے پیچھے دھکیلا

راسم آپ میری آنکھوں میں دھول نہیں جھونک سکتے..فانیہ نے پھر اس کا بازو دبوچا ..آپ کی خون میں لت پت شرٹ تو کوئی اور کہانی بیان کر رہی ہے...

...کون ہیں آپ

فانیہ میرا ضبط مت آزماؤ ...ہٹ جاؤ سامنے سے

کیوں نہیں تو مجھے بھی مار ڈالے گے؟ قتل کریں گے مجھے بھی ...وہ بپھری

.......چٹاخ

..ایک زناٹے دار تھپڑ پڑا تھا فانیہ کو ...وہ تیورا کر بیڈ پر گری

.راسم بغیر دیکھے دوسرے کمرے میں گیا تھا

جبکہ فانیہ بے ہوش ہو چکی تھی.

کافی دیر تک بالوں کو مٹھیوں میں جکڑے اشتعال کا طوفان ضبط کرتا ادھر ادھر چکر لگاتا رہا.

مگر جب دل کو سکون نا آیا اور اپنی فاش غلطی کا احساس ہوا تو کمرے میں آیا.

وہ اسی طرح اوندھے منہ بیڈ پر گری ہوئی تھی...

وہ سمجھا رو رہی ہے.

فانیہ دیکھو .....پلیز میری جان مجھے سمجھو ...فانیہ

کچھ غیر معمولی لگا تو راسم نے اس کا کندھا ہلایا..

پھر اس نے اسے سیدھا کیا ..وہ کٹی پتنگ کی طرح اس کے بازوؤں میں جھول گئی ..

پھٹے نازک لب سے خون کی بوند نکل کر لکیر سی بن گئی تھی ..

راسم کے پیروں نیچے سے زمین کھسکی ...فانیہ ....فانیہ ...میری جان اٹھو ...

مگر وہ ٹس سے مس نا ہوئی ..

راسم کی جان پر بن آئی یوں بھی ریشماں یا کوئی اعر اسے اس حالت میں دیکھ لیتا تو جو زلالت ہوتی وہ الگ

نرمی سے بازوؤں میں بھرا .

باہر آکر گاڑی میں لٹایا ..

..رومال سے چہرہ صاف کیا

...زن سے گاڑی بھگائی

وائٹ پیلس میں اتنی رات کو آنا جانا ایک نارمل بات تھی .سو اس طرف سے اسے کوئی ٹینشن نہیں تھی.

مگر فانیہ کی حالت دیکھ کر دل بیٹھا جا رہا تھا.

.....ہوسپیٹل پہنچا ...فورا چیک اپ کروایا

...کافی دیر انتظار کرتا رہا

ڈاکٹر باہر آئیں ...بے چینی سے ڈاکٹر کی جانب لپکا.

..ڈاکٹر کیا ہوا میری مسز ٹھیک تو ہیں ناں ..اسے ہوش کیوں نہیں آ رہا

...اٹس اوکے مسٹر راسم ایسی حالت میں ایسا ہو جاتا ہے ..گھبرانے کی بات نہیں

.کیسی حالت میں ڈاکٹر ...راسم الجھا ڈاکٹر مسکرائی

....آپ پاپا بننے والے ہیں مسٹر راسم ... شی از اسپیکٹنگ

...کونگریٹس

.راسم کے چہرے پر گہری مساکن نے احاطہ کیا

.تھینکس ڈاکٹر ....اسے ہوش آیا

..یس آگیا ہے ..مگر وہ کم عمر ہیں ویک ہیں ..زیادہ خیال رکھنا ہوگا

...جی ڈاکٹر ... شیور

وہ کمرے میں آیا تھا مگر فانیہ نے اسے دیکھا تک نہیں ..راسم کے دل میں سوئی سی چبھی ..وہ خاموشی سے اٹھی

آہستگی سے قدم اٹھاتی باہر آئی اور چپ چاپ گاڑی میں بیٹھ کر آنکھیں موند لیں

راسم نے بھی نا چھیڑا

پتہ تھا ہاتھ اٹھا کر سنگین غلطی کر بیٹھا تھا اور اب اسے بھگتنا تھا

..وائٹ پیلس آکر وہ خاموشی سے اپنے کمرے میں آئی

...راسم بھی اس کے پیچھے آیا

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

فانیہ خاموشی سے بیڈ کی جانب آئی

...جب بہت زور سے دوبارہ سر چکرایا ..وہ لڑکھڑائی

...راسم نے فوراً آگے بڑھ کر اسے تھاما

مگر فانیہ نے خود کی جانب بڑھتے اس کے ہاتھ جھٹک دیئے

..راسم کو پھر آگ لگی

وہ بھناتا اس کی جانب بڑھا اور اس کے پیچھے ہٹنے کے باوجود اسے بازوؤں میں بھر لیا..

لا کر نرمی سے بیڈ پر لٹایا..

دنیا کی کوئی طاقت تمھیں مجھ سے دور نہیں کر سکتی جان ... تم خود بھی نہیں اسی لئے کوشش بھی مت کرنا..

نرم گھمبیر لہجے میں کہتا وہ اس کے اوپر جھکا.

وہ سسک پڑی...اور ہاتھوں میں چہرہ چھپا لیا..

اے خبردار جو ایک آنسو بھی گرا تمھارا تو.. نہیں تو ..راسم نے نرمی سے ہاتھ ہٹا کر بیڈ سے لگائے.

.نہیں تو کیا پھر سے ہاتھ اٹھائے گے؟ فانیہ کے آنسو تواتر سے بہے

راسم جھکا اور اپنے لبوں سے وہ آنسو چنے ..پھر عقیدت سے دونوں بھیگی پلکوں کو
.چوما

وعدہ کرتا ہوں جان ....دوبارہ کبھی یہ گستاخی نہیں کروں گا ..بس ایک مرتبہ معاف
کر دو. حکم کرو ابھی اس ہاتھ کو سزا دیتا ہوں ...وہ بارہ باری اس کے گلابی گالوں
..پر جھکا

..پر حدت سا لمس تھا

اس کی قربت میں تو فانیہ اور پگھل رہی تھی ..اور رونا آ رہا تھا ..یا شاید وہ اسے اور سننا چاہتی تھی.

اس کے ہر عمل میں سکون حاصل کر رہی تھی.

اسی لئے اس کے سینے میں چہرہ چھپایا اور سسکی..

راسم نے اسے سینے میں بھینچا...

مگر وہ زیادہ دیر اس کے آنسو برداشت نہیں کر سکا..

اس کا چہرہ سینے سے ہٹا کر ہاتھوں میں بھرا.

جھک کر عقیدت سے محبت کا جام پینے لگا...

وہ اس کی باتوں کی وضاحت چاہتی تھی ..اس سے بات کرنا چاہتی تھی.

مگر راسم کے پاگل پن اور جنون بھری شدت نے اسے موقع کہاں دیا...

وہ پھر اسے اپنے آپ میں اپنے وجود میں بری طرح گم کر چکا تھا..

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

وائٹ پیلس میں جشن کا سا سماں تھا..

سب لاؤنج میں اکٹھے بیٹھے تھے.

...انھیں میں فانیہ شرمائی لجائی سی سرخ چہرہ لیے سمٹ بیٹھی تھی

پہلی خوشخبری فانیہ کی جانب سے ملنے پر سب بے حد خوش تھے

..رحاب اور روحا ریشماں کے دائیں بائیں بیٹھیں تھیں

میں تو چاہتی تھی روح ....یہ خوشخبری سب سے پہلے مجھے تم سناؤ پر کوئی بات

....نہیں ..وہ وقت بھی جلد آئے گا ....آنے والا ہے سوہم خان بھی

..ریشماں نے ایک ادا سے روحا کو چھیڑا تو مارے خفت کے وہ لال ٹماٹر ہو گئی

رحاب !اس کا لال ٹماٹر چہرہ دیکھ کر پیٹ پکڑے بری طرح ہنس دی..روح نے رحاب کو گھورا

.ریشماں نے اس کی جانب دیکھا

..کوئی بات بچی ..تمھارا بھی وقت جلد ہی آئے گا ..ریشماں معنی خیز سی بولی

جی نہیں ...ابھی نہیں...رحاب نے اشارہ کیا ..ریشماں کے چہرے پر ذو معنی سی مسکان تھی.

خبری کو کام پر لگا دیا تھا..سب کو بول دیا تھا کہ کس کو کیا کیا کرنا ہے

..ریشماں کا حکم تھا کسی کو ٹالنے کی جرات نہیں تھا

..گارڈز بھی سخت وارننگ دے دی تھی اب بس پاشا کا انتظار تھا .

..سب ملے گلے میں مصروف رہے ....جب خبری نے فون پر ایک خاص اطلاع دی

..ریشماں فوراً رحاب کی جانب مڑی

بچی گارڈ نے بتایا کہ تمھارے پیرٹس کے پنجرے کے پاس رات اور اب بھی بلی

..گھوم رہی تھی ..زرا جا کر دیکھو کہیں کھا وا تو نہیں گئی ان معصوم جانوں کو

رحاب بے تحاشا گھبرا کر اٹھی ..میں جاتی ہوں ..اس نے اشارہ کیا اور تیزی سے

.پچھلے دروازے باہر لپکی

ریشماں کے لبوں پر معنی خیز سی مسکراہٹ تھی اب اسے پتہ تھا کہ وہ اس کے پلین کے کامیاب ہونے تک اندر نہیں آنے والی..

تبھی پاشا وائٹ پیلس میں داخل ہوا تھا

تیز میوزک کی آواز میں سب ملے گلے میں مصروف تھے

سبھی لاؤنج میں تھے.

جسے دیکھنے آیا تھا اسکی تو ایک جھلک بھی نظر نہیں آئی تھی..

پتا نہیں کہاں چھپی تھی

ٹھیک تو تھی ...وہ بے چین ہوا.

جب بے چینی حد سے سوا ہوئی تو سب سے نظر بچا کر اٹھا.

.مگر ریشماں کی نظر میں تھا

.بڑی مشکل سے اپنی ذو معنی مسکراہٹ دبائی ہوئی تھی ریشماں نے

پھر بہانے سے اس نے وائٹ پیلس گھوم گھام کر دیکھا

.وہ کہیں نہیں تھی

حتی کے اس کے روم میں بھی دیکھ آیا ..تن بدن میں آگ لگی ..رگوں میں شعلہ بھڑکے

..لاؤنج میں موجود کسی فرد سے پوچھنا نہیں چاہتا تھا اسی لئے

.اب دماغ گھوما تھا ...لاؤنج کے دروازے پر کھڑے گارڈز تک گیا

.رحاب کدھر ہے .. خطرناک تیوروں سے پوچھا

گارڈز کے پیچھے کھائی )ریشماں ( تھی تو آگے کنواں )پاشا(

مرتے کیا نا کرتے .. گھگھیاتے بولے

...سر وہ تو صبح چلیں گئیں

کدھر؟میری اجازت کے بغیر جانے کیوں دیا ....وہ دھاڑا

..سر وہ ریشماں جی کا حکم تھا کہ ان کو جانے دیا جائے

یو باسٹرڈز .........میں لایا تھا اسے مجھ سے پوچھنا گوارا نہیں کیا ...اس کو کھو دینے کے ڈر سے پاشا کی روح فنا ہوئی ..پیروں نیچے سے زمین کھسکی

.وہ چلا رہا تھا جب ریشماں نے اشارہ کر کے میوزک بند کروایا

..سب پاشا کی طرف متوجہ ہوئے

وہ تن فن کرتا پنکی کی طرف آیا ...شدید طیش اور اندر اٹھتے اشتعال کے طوفان کے ..ہوتے ہوئے ریشماں سے ہرگز مخاطب نہیں ہونا چاہتا تھا

وہ کہاں ہے ؟ پاشا پنکی کی جانب دیکھ کر دھاڑا .. غصے کو قابو میں نہیں کر پا رہا تھا اسی لئے ریشماں کو مخاطب نہیں کر رہا تھا

.وہ کون، ریشماں اطمینان سے بولی

اگر آپ لوگ میرے منہ سے اس کا نام سننے چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے ..رحاب کہاں ہے؟ وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا ..مگر رخ پنکی کی جانب ہی تھا.

ارے بھئی .. خود ہی تو کہا تھا دارالامان چھوڑ آؤ ...اب بھیج دیا ہے تو مسئلہ کیا ہے ...ویسے بھی اس نے کہا وہ جانا چاہتی ہے...

..اس نے کہا ...وہ کہہ سکتی ہے ..وہ غرایا

اشارہ تو کر سکتی ہے ناں ..ریشماں لاپروائی سے بولی

میں پورے وائٹ پیلس کو آگ لگا دوں ..سب جلا کر راکھ کر دوں گا بولیں کدھر ہے وہ..

اور تم لوگ گھاس چرنے بیٹھے ہو گیٹ پر ..کوئی آئے جائے گا ..آنکھیں بند رکھو گے ...بولو کدھر ہے وہ ...کھال ادھیڑ کر چیل کووں کو کھلا دوں گا..

وہ اب اپنی بیلٹ سے گارڈز کو دھنک رہا تھا.

سب کو سانپ سونگھ گیا تھا..

ریشماں نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ روکا ...کیا لگتی ہے وہ تمھاری ..کیا حق ہے اس پر تمھارا ...جو یوں آگ لگی اس کے جانے سے ...ہاااااں .....پاشا ....بولو جواب دو..

...ریشماں ... محبت کرتا ہوں میں اس سے ....پاشا کی آواز وائٹ پیلس میں گونجی ایک پل بھی نہیں رہ سکتا اس کے بغیر ...سنا آپ نے ...مجھے وہ چاہیے ..اپنی ...آنکھوں کے سامنے ...ابھی اور اسی وقت

کیوں چاہیے پاشا ..بغیر حق کے، بغیر کسی رشتے کے کیوں چاہیے ؟ رکھیل بنانا چاہتے ہو اسے ...ریما پھنکاری

شٹ اپ یو بچ .......نکاح کروں گا ابھی اور اسی وقت سنا سب نے...وہ صرف اور صرف پاشا کی ملکیت ہے..ڈھونڈنے جا رہا ہوں اسے ..نکاح خوان کا بندوبست ..کر کے رکھیں

..یہ کہتا وہ بھسم کرنے والے انداز میں باہر نکلا تھا

...گیٹ پر ہی گارڈ ممنایا

سس ...سر وہ میم پچھلے گارڈن میں ہیں ...ریشماں جی کے کہنے پر جھ ... جھوٹ بولا آپ سے...

تم لوگوں کو تو میں بعد میں دیکھوں گا ...اس نے دانت پیستے خونخوار نظروں سے انھیں دیکھا..

...اور گارڈن کی طرف گیا

.رحاب پنجرے تک آئی تو پیرٹس بلکل سیو تھے ..اس نے سکھ کا سانس لیا

..پھر واپس سٹور روم تک گئی

ان کے لئے دانہ لے کر آئی ....پنجرے کے قریب بیٹھ کر ان کے کٹوروں میں دانیہ ڈال کر اٹھی اور تازہ پانی لے کر آئی

..پھر پانی بھی چینج کیا

جاں نثار کرنے والی نظروں سے ان رنگ برنگی ننھی جانوں کو دیکھا ..جو اس سے

..کافی مانوس ہو گئے تھے

اب وہ بیٹھی گہری مسکان سے انکی شرارتیں دیکھ رہی تھی

...جب اپنے پیچھے بھاری بوٹوں کی مخصوص دھمک سنائی دی تو سانس حلق میں اٹکا

...یہ اس وقت یہاں کیا کر رہے ہیں

..ابھی وہ کچھ اور سوچتی

جب اچانک پیچھے سے پاشا نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنی طرف گھما کر اسے

.اپنے مقابل کھڑا کیا تھا

بس اتنی سی دیر میں یہ چھوٹی سی لڑکی

پاشا کی

Deadly Pasha

.....کی جان پر بنا گئی تھی

.وہ سخت تلملایا ہوا تھا

...وہ اس کے بازو کی گرفت میں گھبرائی اور مچلی

وائٹ پیلس سے قدم باہر نکالنے کی جرات بھی کیسے کی تم نے ..پاشا نے دانت

..پیسے

...مگر بے قرار نگاہیں اس کے معصوم چہرے کا طواف کر رہی تھیں

..جبکہ وہ مسلسل اس کے بازو کی گرفت میں سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی

مگر پاشا نے ایک جھٹکے سے اسے مزید قریب کیا ..میں جانتا ہوں تم پر کوئی حق نہیں رکھتا ..مگر میں یہ حق حاصل کرنا چاہتا ہوں ..نکاح کرو گی مجھ سے؟ ابھی اور اسی وقت.....؟

..پاشا نے سنجیدگی سے کہا ..جبکہ رحاب کہ اس کی بات پر رونگٹے کھڑے ہو گئے

...چہرہ لال ٹماٹر ہوا

..وہ جی جان سے لرزی

پاشا نے اس کی حالت کے پیش نظر نرمی سے چھوڑا

.اور بازو سے پکڑ کر اسے اندر کی جانب لے کر جانے لگا

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

کبیر اپنے خاص آدمیوں سے اہم بریفنگ لے رہا تھا جب قادر گھبرایا سا اندر داخل ہوا.

...کبیر نے دانت پیسے

واٹ دا ہیل ....قادر یہ کیا بدتمیزی ہے ...وہ یوں بھی آج کل انگارے چبائے پھرتا تھا..

.سر ضروری بات ہے میم سے متعلق ....قدر نے آہستگی سے کہا

کبیر کی رگیں مزید تنی

...آدمیوں کو جانے کا اشارہ کیا

وہ چلے گئے تو قادر کی طرف متوجہ ہوا

بولو؟

...سر وہ .... میم ...قادر جھجھکا

.اب بول بھی چکو قادر.....کہ مرنا ہے میرے ہاتھوں ...اس نے دانت پیسے

وہ سر میم نے وکیل کو بلوایا ہے آج ... خلع کے پیپرز بنوانے کے لئے ....پیپرز پر سائن کرنے والی ہیں ..پھر کیس عدالت میں جائے گا.

..قادر نے کبیر کے سر پر بم پھوڑا

..واٹ ...کبیر کے تلووں پر لگی اور سر پر بجھی...اٹھ کر کھڑا ہوا

...سر وکیل پہنچ گیا ہے

..کبیر بھسم کرنے والے انداز میں باہر نکل کر سامنے والے گھر میں داخل ہوا تھا

..ڈرائیںگ روم سے ہلکی باتوں کی آوازیں آ رہی تھیں

بابا اس وقت اپنے کمرے میں سو رہے تھے ...اور وہ یقیناً یہ کارنامہ ان کے علم میں لائے بغیر سر انجام دے رہی تھی..

وہ تن فن کرتا ڈرائینگ روم میں داخل ہوا.

سامنے ہی وہ سفید چادر میں لپٹی پیپر ہاتھ میں لئے بیٹھی تھی..

سامنے ہی ایک وکیل بیٹھا پرشوق نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا..

کبیر آگے بڑھا

اس کے ہاتھوں سے پیپر چھین کر پڑھے...

خلع کے ہی تھے .... سیکنڈوں میں ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہوا میں اچھالے..

یہ کیا کر رہے ہیں آپ...وہ چلائی

مگر وہ وکیل کی جانب بڑھا تھا ..اسے یہ پیپر بنانے اور اس کی بیوی کی طرف دیکھنے کا انعام جو دینا تھا..

کبیر نے اسے دھنک کر رکھ دیا تھا ...زمل چلاتی رہی ..وہ وکیل بھی گھگھیا گیا مگر کبیر کے سر پر خون سوار تھا..

گریبان سے پکڑ کر گھسیٹا اور پینٹ سے پسٹل نکال کر اس کے سر پر تانی.

مم .معاف کر دو..... ..معاف کر دو ...اب ادھر کا رخ بھی نہیں کروں گا ...جان بخش دو میری ...

....کبیر نے اسے پرے پٹخا ...تو وہ دم دبا کر اپنا سامان اٹھا کر سرپٹ بھاگا

یہ پسٹل دکھا کر اور یہ تماشا کر کے اگر تم سمجھتے ہو کہ مجھے میرے ارادوں سے باز رکھ سکتے ہو تو یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے تمھاری ...

.وہ ہتھے سے اکھڑی اور رونے لگی

یہ نکاح سیفی کے ملنے کی شرط پر ہوا تھا ... سیفی ختم تو یہ نکاح کیوں باقی رہے یہ بھی ختم ہوگا ...

..مجھے ان دو ٹکے کے کاغذ کے ٹکڑوں کی رتی برابر بھی پرواہ نہیں

وہ بول رہی تھی ..زہر اگل رہی تھی ..چیخ چلا رہی تھی ..مگر کبیر سکون سے کھڑا رہا ..وہ چاہتا تھا زمل یہ بھڑاس نکال دے....

مجھے نفرت ہے تم سے شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی تمہاری ..نکل جاؤ میری زندگی سے..

کبیر کو آگ لگی...

تمہاری زندگی سے تو تب ہی نکلوں گا میری جان ...جب یہ تمہاری سانسیں تمہارے جسم سے نکلیں گی..

مرنے کا اتنا ہی شوق ہے تو نکال دوں یہ جان....

.کبیر نے اس کی چن پر پسٹل رکھ کر اس کا چہرہ زرا سا اونچا کیا

اونہہ ...یہ دھمکیاں کسی اور کو جا کر دینا ..میں نہیں ڈرتی مرنے سے ..اور ویسے بھی یہ قتل و غارت کے علاوہ اور کر بھی کیا سکتے ہو تم ..اس نے تمسخر اڑایا.

جب کبیر نے اچانک اسے بازوؤں سے تھام کر دیوار سے لگایا ..اس کے نرم و نازک لبوں کو اپنے لبوں کی سخت اور شدت بھری گرفت میں لیا..

زمل کے اوسان خطا ہوئے ..بری طرح مزاحمت کی ..مگر اس چٹانی گرفت سے نکلنا ناممکن تھا..

وہ ایک ماہ کی اپنی بے چینی اور بے قراری شمار کر رہا تھا .کافی دیر خود کو سیراب کرتا رہا.

بند ہوتی سانسوں سے وہ نڈھال ہوئی اور سختی سے اس کے سینے سے اس کی شرٹ دبوچی.

..کبیر نے نرمی سے اسے آزادی بخشی تو لال انگارہ لبوں سے وہ پھنکاری

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے چھونے کی یہ بے ہودہ حرکت کرنے کی.. چھچھورے انسان...

جان تم ہی پوچھ رہی تھی کہ قتل و غارت کے علاوہ مجھے کیا کیا کرنا آتا ہے تو ڈیمو دکھا رہا تھا تمھیں...

یہ حرکت کی ہے تو ابھی تو کچھ دیر کے لئے سانسیں بند کر کے سزا دی تمہیں

..آئندہ ایسا سوچا بھی تو بابا کی بھی پرواہ نہیں کروں گا...اٹھا کر لے جاؤں گا

..ڈائریکٹ رخصتی...پھر شکوہ مت کرنا

...وہ بھی دانت پیس کر بولا

اور اسے وہیں چھوڑ کر اطمینان سے باہر نکلا..کہ وہ اس کی دھمکی سے ڈر جائے گی

مگر پیچھے زمل غلط ارادے باندھتی اپنے کمرے میں آئی ...اور لاک لگا کر پھوٹ
...پھوٹ کر رو دی

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

..پاشا اسے بازو سے تھام کر اندر لایا تھا

..وہ ہونق بنی سب کو دیکھ رہی تھی

کیونکہ سب آنکھوں میں شرارت لیے اسے ہی دیکھ رہے تھے .وہ مارے خفت کے
..سر جھکا گئی

.کیونکہ پاشا نے اس کا بازو اب بھی نہیں چھوڑا تھا

پھر ریشماں نے ہی رحاب کی مسکین سی شکل دیکھ کر اس کی مشکل آسان کی.

آگے بڑھی ..رحاب کا ماتھا چوما.

ارے ہٹو بھی ..دلہے میاں ...شام تک انتظار کرو ..کبیر اور سوہم کو فون کر دیا ہے نکاح تک پہنچ جائیں گے ..اور اس کو بھی تو دلہن بنانا ہے ..صبر کرو اب

ریشماں نے رحاب کا بازو چھڑایا.رحاب سرخ ہوئی ریشماں کے سینے میں منہ دے گئی..

جبکہ سوہم خان کے نام پر وہاں موجود ایک چھوٹی سی جان روح تک کانپ اٹھی تھی...

..پاشا دوسری جانب رخ کیے مبہم سا مسکرایا

ریما نے ایک حسرت بھری نگاہ اس مسکان پر ڈالی جو فورا غائب ہو کر پھر سے سنجیدگی میں بدل گئی ..

..وہ پینٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ دیئے اپنے کمرے میں چلا گیا

..پیچھے انھوں نے پورا وائٹ پیلس سر پر اٹھا لیا

..روحا نے شرارت سے رحاب کو دیکھا اور ٹھوکا مارا

اب سناؤ رحاب بے بی ...ہمارا مزاق اڑا رہی تھیں ...اب سناؤ

پلیز نہیں کرو ناں.. رحاب نے بے چارگی سے اشارہ کیا تو وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑی..

ہم تو نہیں کریں گے پر وہ کیا کیا کریں گے اس کی کوئی گارنٹی نہیں ..... روحا نے رحاب کی طوطے اڑا ئے..

ریشماں بھی سن چکی تھی قہقہہ لگا کر ہنس پڑی. وہ دونوں سرخ چہرہ لئے وہاں سے رحاب کے کمرے میں بھاگ گئیں..

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

...انتظامات بہت شاندار تھے

...سوہم اور کبیر بھی ہیلی سے پہنچ گئے تھے

...شام کے سائے گہرے تھے

سوہم اپنے کمرے میں آیا تو وہ بلکل تیار تھی ..ہاف وائٹ کامدار میکسی میں وہ ہلکے میک اپ کے ساتھ غضب ڈھا رہی تھی..

..اور اپنی کمر پہ آدھ کھلی زپ کو بند کرنے کی تگ و دو میں جان ہلکان کر رہی تھی

آئینے میں پیچھے اطمینان سے کھڑے سوہم پر نظر پڑی تو بے تحاشا گھبرائی اور پیچھے مڑ کر دیوار سے ٹیک لگا لی.

سوہم کو اس کی حرکت پر ہنسی آئی مگر ضبط کر گیا ..وہ نارمل انداز میں قدم قدم چلتا اس تک آیا.

گہرے بلو ٹو پیس میں لمبے سرو قد کے حامل مردانہ وجاہت کا شہکار وہ بے تحاشا ہینڈسم اور ڈیشنگ لگ رہا تھا

پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے وہ اطمینان سے اس کے سامنے کھڑا تھا.

جلاد (executioner) کے دماغ میں کیا چل رہا تھا کوئی بھی نہیں جان سکا تھا آج تک.

کیسی ہو ..نارمل انداز ..روحا کو حیرت ہوئی.

ہم .... ٹھیک ہیں .... آپ کک ... کیسے ہیں .. اس کی زبان لڑکھڑائی.

سوہم نے اس کا سوال نظر انداز کیا.

Do you miss me... Baby....

وہ پوچھ بیٹھا..

اب وہ کیا بتاتی اس کے رویے سے کتنا جھنجھلا رہی تھی..

وہ اسے یہاں لا کر خود کیوں غائب تھا..

مگر بول کر اپنی شامت بلانی تھی کیا؟

اسی لئے نظریں جھکا گئی..

سوہم نے اپنے اور اس کے بیچ کا فاصلہ دو قدم میں سمیٹا ...دیوار پر اس کے دائیں بائیں ہاتھ رکھے..

مردانہ کلون کی خوشبو اس کے حواس سلب کیے دے رہی تھی ...روحا کی جان پر بنی..

I asked do you miss me.. Didn't you baby..

روحا نے مزید سر جھکایا...

سوہم نے ٹھنڈی سانس بھری..

اور اس کی کمر پر ہاتھ سرکائے ..وہ بوکھلائی اور سختی سے آنکھیں بند کر لیں..

مگر سوہم خان کے ہاتھوں نے پیچھے سے اس کی میکسی کی زپ آہستگی سے بند کی تھی ..

.سب ویٹ کر رہے ہیں جلدی نیچے آؤ ...وہ کہتا پیچھے ہٹا

مگر روحا نے آنکھیں نہیں کھولیں

.جب کھولیں تو کمرے میں کوئی نہیں تھا

..اسے جانے کیوں

..مگر سوہم خان کے یوں چلے جانے سے سخت کوفت ہوئی

.. جھنجھلا کر باہر آئی

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

.راسم مصروف سا کسی کام سے روم میں داخل ہوا تھا

.مگر سامنے کھڑی اس پری کو دیکھ کر مبہوت رہ گیا

بلیک میکسی میں کالے آسمان پر کوئی روشن ستارہ لگ رہی تھی ..وہ بے خود سا

..آگے بڑھا

.لپ گلوز لگاتی ....وہ جو اپنی تیاری کو آخری ٹچ دے رہی تھی

..کمر کے گرد لپٹتے سرسراتے ہاتھوں سے بوکھلائی

راسم ....یہ کیا کر رہے ہیں آپ...

راسم نے اس کا رخ اپنی جانب کیا..

جان من ہر مرتبہ پوچھتی ہو کہ کیا کر رہا ہوں جبکہ ہر مرتبہ جانتی ہو..اب اتنا اچھا تیار ہونے کا خراج وصول نہیں کرو گی ....وہ شرارت سے بولتا اس کے لبوں پر جھکنے لگا جب فانیہ نے فوراً اس کے لبوں پر ہاتھ رکھا ..

خبردار ...راسم آپ نے میری لپ اسٹک خراب کی...

یہ تو ہو گا .......راسم نے کندھے اچکا کر اسے چھیڑا اور اس کے بازو پیچھے باندھے..

..نن .. نہیں ...وہ مچلی ..مگر راسم اسے بے بس کر چکا تھا

..جی بھر کے خود کو سیراب کیا

..جب نرمی سے اسے چھوڑا تو فانیہ نے اسے سخت گھوری سے نوازا

کیا ... ....یار لپ اسٹک کا کوئی اور برانڈ یوز کرو ...یہ تو بہت میٹھا ہے ......مجھے

..اور تمھیں سوٹ نہیں کرتا ..اسی لئے میں ہر مرتبہ کھا جاتا ہوں

..وہ بے حد شرارت سے بولا

فانیہ نے لپک کر برش اٹھایا ...مگر اس کی حسرت , حسرت ہی رہی کہ وہ برش راسم

.کی کمر سینکتا

وہ کمرے سے قہقہہ لگاتا بھاگ چکا تھا...

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

رحاب نے خود کو آئینے میں دیکھا اور خود ہی شرما گئی...

پاؤں کو چھوتی لونگ ٹیل سرخ میکسی..

دلہنوں والے میک اپ سرخ لپ اسٹک میں اس پر الگ ہی روپ آیا تھا..

مگر ایک چیز جو اسے گھبراہٹ سے دوچار کر رہی تھی ..وہ میکسی کے بولڈ اور آگے پیچھے کے ڈیپ گلے تھے.

اس نے بڑا سا دوپٹہ اچھی طرح آگے پیچھے سیٹ کروایا تھا....

دروازے پر ہلکی دستک ہوئی اور ریشماں خود اسے لینے آئی.....

چشم بد دور .....ریشماں نے کھل کر تعریف کی..

اسے لئے باہر آئی..

سب لاؤنج میں موجود تھے.سب کی نظر رحاب پر اٹھی .مگر ایک نظر تھی جو پلٹنا بھول گئی تھی.سب نے ہوٹنگ کی مگر وہ پاشا ہی کیا جو کسی چیز کا اثر لے لے.. یونہی اطمینان سے بیٹھا اسے دیکھتا رہا..

بلیک ڈنر سوٹ میں وہ بھی چھ فٹ سے نکلتا قد، چوڑی جسامت بے حد شاندار لگ رہا تھا..

پاس ہی ریما سوگوار سی بیٹھی اسے دیکھے جا رہی تھی..

مولوی صاحب آ چکے تھے ...نکاح کی کاروائی شروع ہوئی..

جلد ہی ایجاب و قبول کا مرحلہ طے پا گیا..

حال تالیوں سے گونج اٹھا..

کھانا وغیرہ کھایا گیا.. مولوی صاحب رخصت ہوئے تو ایک ہنگامہ سا تھا جو جاگ اٹھا تھا.

کبیر بھی اداس سا بیٹھا اس دشمن جاں کو یاد کر رہا تھا ..جو اپنے آپ کو اس سے دور کرنے پر تلی بیٹھی تھی...

روحا جی جان سے جل رہی تھی....سوہم خان نے آج اس چھوٹی سی جان کو انگاروں پر گھسیٹا ہوا تھا..

کیونکہ آج تو سوہم خان کے تیور ہی نرالے تھے .دو سیٹر صوفے پر اپنے پہلو میں کومل کو بٹھا رکھا تھا..

ہنس ہنس کر اس سے باتیں کرتا وہ زہر لگ رہا تھا اسے.

اس قدر حسین لگنے کے باوجود سوہم اس کی جانب دیکھ بھی نہیں رہا تھا..

بار بار اس کی آنکھیں نم ہو رہی تھی ..یہ منظر دیکھ کر حلق کڑوا ہوا اور حلق میں کانٹے سے چبھے..

اسی لئے جب میڈ اس کے پاس جوس کا گلاس لئے آئی تو اٹھا کر غٹا غٹ پی گئی..

جب اس کی بے رخی، بے عتنائی اور بے وفائی برداشت سے باہر ہو گئی تو اٹھی اور چپکے سے اپنے کمرے میں آئی..

کمرہ لاک کیا..

اوندھے منہ بیڈ پر گری.

...اور تکیے میں منہ دیئیے پھوٹ پھوٹ کر رو دی

...سر بھاری ہوا، بہت بھاری تو وہ گہری غنودگی میں چلی گئی

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

...کافی شور شرابہ اور ہنگامہ تھا

.سامنے ہی وہ شرمائی، لجائی سر جھکائے بیٹھی اس کا ضبط آزما رہی تھی

گلاب کی پنکھڑیوں جیسے لبوں پر ہلکی سی شرمیلی مسکان ..اس پر قیامت ڈھاتا یہ دلہن والا روپ.... سرخ میکسی میں دودھیا رنگت دمک رہی تھی.

پاشا کی برداشت جواب دے گئی تو اٹھا اور لاؤنج میں موجود ان سب لوگوں کے سامنے ہی اپنی دلہن کو بازوؤں میں بھرا..

وہ بے تحاشا گھبرائی ..چہرہ لال ٹماٹر ہو گیا.

سب نے ہوٹنگ کی ..شور مچانا شروع کر دیا مگر اسے پرواہ نہیں تھی.

وہ اسے اٹھائے اپنے کمرے کی جانب آیا..

پنکی راستے میں آئی..

..کہاں میاں ..نیگ دو ہمارا ...فری میں تو دلہن نہیں ملے گی

...پاشا نے سوہم کی طرف دیکھا ...جیسے کہہ رہا ہو ...جلدی جان چھڑواؤ یار

..سوہم اپنی جگہ سے اٹھ کر قریب آیا

اپنے کوٹ کی پاکٹوں سے بڑی بڑی نیلی نوٹوں کی گڈیاں نکالیں.اور پنکی کی طرف بڑھا دیں

.پنکی خوش ہوتی نوٹ تھامتی باقی سب اپنے ہمنواؤں کی جانب لپکی

ریشماں کھل کر مسکرائی

پاشا کی بے صبری پر بھی ہنسی آ رہی تھی

رحاب بے حد کسمسائی ..مگر جب پاشا کے ہاتھوں نے نرمی سے سہلا کہ اسے وارننگ دی اور اسے نیچے نہیں اتارا تو گھبرا کر پاشا کے سینے میں ہی منہ چھپا لیا.

کمرے میں آکر پاؤں سے کمرہ لاک کیا اور دروازے پر ہی اسے نیچے اتارا...

ان دونوں کو اظہار کی ضرورت تو تھی ہی نہیں...جو ایک دوسرے کی روح میں بس جائیں ...آنکھوں سے دلوں کے راز پا لیں انھیں بھلا اظہار کی کیا ضرورت...

کچھ بھی کہے بغیر پاشا نے نرمی سے اسے دوپٹے سے آزاد کیا ..رحاب بوکھلائی کیونکہ میکسی کہ گہرے گلے اور اتنی فٹنگ اس کی ساری رعنائیاں عیاں کر رہی تھیں ..

پاشا نے دونوں بازو کمر کے گرد لپیٹے اور اسے خود میں بھینچا.. جھک کر ماتھے پر محبت کی پہلی مہر ثبت کی.

..وہ تو آج اس کی بے باک نگاہوں سے ہی پگھلی جا رہی تھی

.کہاں اس کی دہکتی پرشدت محبت میں ڈوبی قربت سہتی

....نرمی سے دونوں آنکھیں چومیں... مزید بے خود اور مدہوش سا ہوا

..ایک ہاتھ کھلے کمر پر آبشار کی طرح گرے بالوں میں پھنسا کر گداز لبوں پر جھکا

لمس میں بے پناہ شدت تھی ..آج تو وہ اپنے ہر عمل سے رحاب کی جان لینے پر

تلا ہوا تھا...

رحاب کے رونگٹے کھڑے ہوئے.

سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دور کرنے کی کوشش کی مگر وہ اس وقت کسی شیر کی گرفت

میں تھی.

جب سانس اٹکی تو رحاب نے اس کی شرٹ کا کالر مٹھی میں بھرا.

پاشا نرمی سے پیچھے ہٹا..اپنا کوٹ اتارا..

لال ٹماٹر چہرہ دلچسپی سے دیکھا..

..ایک مرتبہ پھر بے خود ہو کر اسے خود میں بھینچا

Hold me tightly... Jan.. Never leave me......

Never stay away from me...

Otherwise, to be honest.. You will die at my hand...

بھاری بوجھل گھمبیر آواز میں وہ سرگوشی رحاب کی جان نکالے دے رہی تھی ....اپنا چہرہ اسکے سینے میں چھپایا.

..پاشا نے زرا سا جھک کر اسے بازوؤں میں اٹھایا

..اور لا کر پھولوں کے درمیان سجی ہوئی مسہری پر لٹایا

..خود اس پر جھکا

..رحاب نے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا لیا

پاشا کھل کر مسکرایا ...اور جھک کر لبوں کی جگہ اس کے ہاتھوں پر اپنے دہکتے لب رکھے..

زرا سا اوپر ہو کر اپنی شرٹ اتاری ..اس کے ہاتھ ہٹا کر تکیے سے لگائے ..وہ مکمل اس پر جھکا اس کے بالوں میں منہ دے کر ان کی خوشبو اپنی روح میں اتارنے لگا..

جب وہ بری طرح کسمسانے لگی تو پاشا نے ہاتھ بڑھا کر لائٹ آف کی..اس کی شدتوں کے آگے رحاب موم کی طرح پگھل رہی تھی..

ابھی پانچ منٹ بھی نا گزرے تھے کے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل کی ڈرار سے ایک ہلکی سی بیل سنائی دی..

پاشا جس چیز سے اسے اپنے قریب لانے سے ڈرتا تھا وہی ہوا ..ابھی تو اسے سہی طرح محسوس بھی نہیں کر پایا تھا ...کہ وہ بیل اس کی جان کا آزار بن گئی..

اتنے قریب آکر اب اسے دور جانا پڑے گا ابھی اور اسی وقت....

پاشا کا دل کیا پوری دنیا کو آگ لگا دے ..لب سختی سے دانتوں میں بھینچے ...رگیں یو
..تن گئیں جیسے ابھی پھٹ پڑیں گی

..نرمی سے رحاب پر سے اٹھا ..لائٹ جلائی

..اپنی شرٹ اور موبائل اٹھایا اور ڈریسنگ میں چلا گیا

...کچھ ہی دیر بعد باہر آیا

..وہ بیڈ پر بیٹھی اپنا اکھڑا سانس بحال کر رہی تھی

..اس کے قریب آیا

.اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالوں میں بھرا ..اور ماتھے سے ماتھا ٹکایا

ابھی مجھے کہیں جانا ہے میری جان ...اپنا خیال رکھنا ...واپس آؤں گا تو یہیں سے کانٹنیو کریں گے.

آخر میں وہ شرارت سے بولا.

تو وہ گھبرا کر نظرین جھکا گئی..

میں شاید ہی اپنی زندگی میں کبھی کسی چیز سے ڈرا ہوں

مگر آج ....آج میری جان میں ڈر گیا تھا .. تم نے مجھے ڈرا دیا .. تمھیں کھونے کا خوف وہ واحد خوف ہے جو پاشا ابراہیم کو ڈرا گیا .......پرامس کرو اپنا خیال رکھو

گی ... مجھ سے دور نہیں جاؤ گی ...پاشا کو پتا نہیں کیوں لاشعور میں یہ خوف تھا کہ وہ

..اس سے دور نہ ہو جائے

وعدہ کرو مجھ سے کبھی دور نہیں جاؤ گی ....پاشا نے اپنا ہاتھ اس کے سامنے

.پھیلایا

جس میں رحاب نے اپنا مہندی بھرا نازک ہاتھ تھما دیا تو پاشا کی روح تک میں

...سکون اترا

..رحاب نے اثبات میں سر ہلا کر وعدہ کیا

..پاشا جانے لگا .....جب پھر تیزی سے دروازے سے واپس آیا

..اس کے پیٹ پہ ہاتھ رکھ کر ایک مرتبہ پھر نازک لبوں پہ جھکا

...نرمی سے اسے چھوڑا اس کے گلال چہرے پر ایک بھر پور نظر ڈالی

...اورڈور لاک کرتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا

خفیہ رستوں سے ہوتا ہوا بیسمنٹ میں آیا

جہاں اس کا بہت خاص بندہ ٹونی کھڑا تھا جو تب ہی آتا تھا جب انتہائی غیر معمولی

..بات ہو یا بہت خطرے کی بات ہو

..وہ آکر اپنی سربراہی کرسی پر بیٹھا

.بولو .ٹونی

...سر یہ ریکارڈنگ سنیں ..اس نے موبائل فون پر ایک وائس ریکارڈنگ آن کی

........بادشاہ دادا کا مکروہ قہقہہ گونجا

اس کے چمچے کی آواز آئی

..کو ...منہ دیکھتے رہ گئے executioners سر کیا بے وقوف بنایا ان سو کالڈ

انھیں لگتا ہے کہ آپ باہر گئے مگر آپ تو یہیں رہ کر ان کے تڑپنے کا تماشہ دیکھ

.....رہے ہیں

...ہاں کوئی اور خاص خبر جس سے میں ان پر ایک اور کاری وار کر سکوں

جی سر ..آپ نے کہا تھا ان کی کمزوری ڈھونڈو ......ان چاروں نے عورتیں رکھی

..ہوئی ہیں ....آگے کیا حکم ہے

سب سے پہلے جس نے میرے بھائی کو اتنی بے دردی سے مارا اس سوہم خان کی رکھیل کو لا کر میرے بستر کی رونق بناؤ ......پھر میں اس کے سامنے اس کی رکھیل کو اسی کے سٹائل میں گردن پر گولی مار کر اڑاؤں گا...

سر آپ باہر آ جائیں اب ..ان کے رو برو مقابلہ کریں ..اپنے بندے بھی باتیں بنا رہے ہیں کہ آپ اپنے دشمنوں سے چھپ کر بیٹھے ہیں..

ابے بھونک نہیں ..مجھے پاگل کتے نے کاٹا ہے ..اس پاشا کے ہاتھوں کتے کی موت نہیں مرنا چاہتا ..جو کہہ رہا ہوں وہ کرو...

اس چمچے نے اپنے بزدل بوس کو افسوس سے دیکھا.

.ریکارڈنگ بند ہو گئی..پاشا نے ٹونی کو دیکھا

لوکیشن؟

..یس سر...مگر وہ چینج کرتا رہتا ہے لوکیشن

...پھر بھی چلو...پاشا طیش میں اٹھا

پہلے بادشاہ کی موت کچھ آسان ہوتی مگر یہ الفاظ سننے کے بعد اسے ایسی موت نصیب ہوگی کہ اس کی سات نسلوں کی روح کانپ اٹھے گی..

سر سوہم خان کو اطلاع؟

ہرگز نہیں ...میں کسی طور نہیں چاہتا جو اس نے اپنی وائف کے ساتھ پلین بنایا

..ہے وہ خراب ہو .....اب چلو

......پاشا بھسم کرنے والے انداز میں وہاں سے ٹونی کے ہمراہ نکلا

💐💐💐💐💐💐💐💐💐

..سوہم کمرے میں داخل ہوا تو گہرا سا مسکرایا

..باہر وہ کیسے پہلو بدل رہی تھی

..وہ تو اس کی ایک ایک حرکت اور تاثر نوٹ کر چکا تھا

..میڈ کے ہاتھ جوس کا گلاس اس نے خود بھجوایا تھا جس میں نشہ آور گولی تھی

اور اب وہ اس کے پلین کے مطابق ہوش و خرد سے بیگانہ بیڈ پر آڑھی ترچھی لیٹی تھی.

وہ جھکا ..اسے سیدھا کیا ..کھلے کرل بنائے گئے براؤن بال آبشار کی طرح بیڈ پر بکھرے ہوئے تھے.

..وائٹ ٹائٹ میکسی میں ساری رعنائیاں جھلک رہی تھیں

ہلکا میک اپ .. سرخ لپ اسٹک

.....بے لگام جزبات

.......اففففففف

My little sleeping beauty.....

سوہم نے نرمی سے اسے بازوؤں میں بھرا..

اور اس کا متوقع رد عمل سوچ کر خود بخود ہی مسکرا دیا..

میری جند جان جب تم little caty کی طرح جھٹپٹاؤ گی تو مجھے بڑا مزا آئے گا ...تمھارا وہ روپ دیکھنے کے لیے یہ ساری گستاخیاں کرنے کے لیے میں خود کو انعام دیتا ہوں.

تمھارا وجود .... خود کو

وہ اسے لئے باہر نکلا گاڑی میں بیٹھ کر مخصوص اڈے پر آئے وہاں سے ہیلی میں
..بیٹھے ..وہ مسلسل اس کے ملیح معصوم چہرے کا دیدار کیے جا رہا تھا

..مگر نظر ہٹ نہیں رہی تھی

اب صبح ہی جاگو گی میری سلیپنگ بیوٹی ...اور پھر تمہارے لئے ایک اور سرپرائز
....ریڈی رہے گا

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

.اگلے دن قریباً بارہ بجے کے قریب روحا کی آنکھ کھلی تھی

..سر بہت بھاری ہو رہا تھا

غائب دماغی سے پڑی یونہی چھت کو گھورتی رہی

.پھر آہستہ آہستہ سب یاد آتا گیا

.سوہم خان کی بے وفائی یاد کر کے پھر سے رونا آیا

مندی مندی سی آنکھیں کھولیں ... حیرت سے پھٹ پڑیں..یہ اس کا کمرہ تو نہیں تھا.

.وہ کہاں تھی

وہ اس بات سے بے خبر تھی کے وہ اس وقت کیپ ٹاؤن کے بیچ پر بنے ایک ریزورٹ میں موجود ہے..

باہر سناٹے کو چیرتا سمندر کی لہروں کا شور سنائی دے رہا تھا..

اییییییییییہہ .... غصے سے مٹھیاں بھینچیں....

Soham khan.... I will kill you....

کمرے میں گھوم کر نظر کھڑکی کے باہر گئی تو تلوؤں پہ لگی اور سر پر بجھی

لارڈ صاحب سمندر کنارے پینٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے کھڑے تھے..

روحا کی طرف سوہم کی پیٹھ تھی ...اور سوہم کے انتہائی قریب ایک حسینہ زلفیں بکھرائے پینٹ شرٹ میں اس کے اونچے لمبے کندھے سے سر ٹکائے کھڑی تھی.

...یقیناً کومل ہوگی

اونہہ ...ان سے تو اچھی ہماری جوتی ہے ...اور ہم جل کیوں رہے ہیں .....جلے ....... ہماری جوتی

مگر روحا سوہم خان اس وقت تو آپ کی جوتی نہیں آپ خود ہی جل رہی ہیں ..اندر) (..سے کسی نے مزاق اڑایا

بھنا کر اٹھی ....سوہم خان یا تو آج آپ نہیں ....یا ہم نہیں ......یا پھر یہ پر کٹی

..کبوتری نہیں ...دانت کچکچائے

...جھنجھنا کر باہر لپکی

...رستے میں ہی کھانے کے ٹیبل کے درمیان ایک کیک رکھا تھا ..وہ اٹھایا

تن فن کرتی باہر آئی ...اور ایک جھٹکے سے اس لڑکی کو اپنی جانب گھما کر پٹاخ سے

...اس کے چہرے پر کیک پوتھ دیا

..آہیییہہہ ...خود بھی چیخی ..کیونکہ سامنے کومل نہیں کوئی لمبی زلفوں والا لڑکا تھا

..آئم سوری ...آئی ریلی ویری سوری

..سوہم روحا کی یہ درگت بنتے دیکھ ہنسی ضبط کرنے کے چکروں میں سرخ ہو گیا تھا

.آخر اسے پٹانے جھٹپٹانے کا پلان اسی کا تو تھا

وہ لڑکا وہاں سے کیک سے بھرا منہ لیے فوراً جا چکا تھا .کیونکہ اس کا کام صرف اتنا ہی تھا...

.سوہم نے دانتوں تلے لب دبایا

How dare you... Soham khan...

آپ کی ہمت کیسے ہوئی ہمیں یہاں لانے کی .. خفت چھپانے کو اس کا گریباں پکڑ کر دانت کچکچائے..

I dared to bring you the white palase from Hweeli....you know how beautiful you look when you sleep... My little sleeping beauty

وہ اطمینان سے بولا ...اور اس کے ہاتھ پکڑ کر لبوں سے لگائے.

روحا گھبرائی ..اب اپنی سچویشن پر غور فرمایا تو پیروں نیچے سے زمین کھسکی ..وائٹ میکسی میں بغیر دوپٹہ کے وہ اس کے روبرو تھی.

..یہ مناظر ... سمندر کا کنارہ، ناریل کے درختوں سے گھرا ..پاس ریزورٹ ....تنہائی لہروں کا شور.

..اور اس کا خود کا حلیہ

...اس سب پر متضاد اس کی جسم پگھلاتی نگاہیں ..روحا کو جھرجھری آئی

...وہ گھبرا کر واپس بھاگنے کو تھی

...مگر ناکام وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اس خود میں بھینچ چکا تھا

سس ...سوہم ...ہمارا دوپٹہ کک ..کوئی آ جائے گا ....اس نے بھاگنے کے لیے بہانا گھڑا

...میرے علاوہ کوئی نہیں ہے میری جان یہاں جو تمھیں دیکھے ...سو بی ریلیکس ...اور کسی میں اتنی جرات نہیں جو آج سوہم خان کو ڈسٹرب کرے

اس کے کمر سہلاتے ہاتھ اور کندھے پر دہکتے سوہم کے لمس چھوڑتے لب وہ جی جان سے لرزی ..اس کی کمر کے گرد بازو لپیٹ کے سوہم نے اسے زرا سا اوپر اٹھا رکھا تھا..

..وہ بمشکل ہی اپنے پیروں پر کھڑی تھی

.....ہٹیے .....ہمیں کوئی بات نہیں کرنی آپ سے ...جائیے اس کومل کے پاس اسے لے کر آتے یہاں ہمیں کیوں لائے ...روحا نے دانت پیسے اور دوسرا پتہ پھینکا..

سوہم نے دلچسپی سے اس کا پھولا منہ دیکھا ...بے بی کل سے مجھے جلنے کی بو آ رہی ہے ...کیا تمھیں بھی آ رہی ہے؟ سوہم نے چھیڑا

اونہہ ....جلے ہماری جوتی ...وہ ....وہ پر کٹی کبوتری اس کا اور ہمارا کیا مقابلہ برابری کی بھی ہوتی تو ہمیں صبر آ جاتا....جلدی سے بول کر اس نے دانت تلے لب کچلا ...اور اپنی جلد بازی کو کوسا..

وہ اس کے اتنے قریب اس کی بانہوں یہ کیا بول گئ تھی.

سوہم قہقہ لگا کر ہنس پڑا ....یعنی میری بے بی کی نازک سی جان کو صبر نہیں آ رہا...سوہم نے اسے بازوؤں میں اٹھایا..

..روحا نے گھبرا کر اسی کے سینے میں منہ دیا..وہ اسے لئے اندر آیا

..کھانے کی ٹیبل تک آیا

مگر وہ ٹس سے مس نا ہوئی..اور منہ باہر نا نکالا

..سوہم مبہم سا مسکرایا

روح بھوک لگی ہوگی میری جان .. ...نیچے اترو..کہ میری باہوں میں رہنا میری جان کو اتنا اچھا لگ رہا ہے ..اسی لئے مجھ سے الگ ہونے کو تیار نہیں ...پھر بیڈ روم میں چلیں؟

...گھمبیر لہجے کی وہ سرگوشی

..روحا بوکھلا کر پیچھے ہٹی

..سوہم نے اسے نیچے اتارا ...مگر وہ نروس ہوتی انگلیاں چٹخانے بیٹھ گئی

.ہم فریش ہو کر آتے ہیں

.. .صرف پانچ منٹ جان ...فوراً باہر آؤ .. نہیں تو میں اندر آ جاؤں گا

..وہ اندر بھاگی

..مگر اس کی دھمکی سے ڈر کر کچھ دیر بعد ہی باہر آ گئی

.چہرے پہ پھسلتے پانی کے قطرے چاندی کی طرح دمک رہے تھے

..وہ سر جھکائے بیٹھ گئی

سوہم نے چھوٹے چھوٹے نوالے اسے کھلانے شروع کردیئے جو وہ شرافت سے

.....کھاتی رہی

ہمارا پیٹ بھر گیا ..کچھ دیر بعد ہی وہ سوہم خان کی ایکسرے مشین جیسی نگاہوں سے شرم سے دوہری ہوتی ممنائی ..

یہ کیا جان .... تم سے زیادہ تو ایک چوزہ کھا لیتا ہوگا ..سوہم مسکرایا ...

ہم نے چینج کرنا ہے ..وہ اٹھ کر بھاگنے لگی ..

جب سوہم نے اس کی کلائی تھامی ..

میں ہیلپ کروں ..وہ شوخ ہوا ..روحا کی جان پر بنی ..

سوہم نے ایک جھٹکے سے پھر اسے بازوؤں میں بھرا ..

بس ..سوہم.....وہ گھبرائی .

..مگر وہ اسے بیڈ روم میں لا کر ڈور لاک کر چکا تھا

Yes my sleeping beauty.. Say I'm listening..

اب وہ اسے جس روم میں لایا تھا وہ مکمل مختلف قسم کے پھولوں سے سجا ہوا تھا..

..اسے بیڈ پر لٹا کر وہ اس پر جھکا

سوہم......

..جی میری جان ...سوہم نے ہلکے سے اس کے بالوں میں انگلیاں پھنسائیں

..ہم آپ سے ناراض ہیں ..روحا کا لہجہ اور آنکھیں بھیگیں

..میں مناؤں گا؟ وہ اطمینان سے بولا..اور اس کے گرتے آنسو اپنے لبوں سے چنے

اگر میری جان کو ان سات سالوں کا حساب چاہیے جو میرے بغیر گزرے تو جان لو کہ ان سات سالوں میں، میں ایک پل بھی اپنی جان سے غافل نہیں رہا ..مجھے تم لوگوں کہ پل پل کی خبر تھی..

..روح کی آنکھیں تحیر سے پھیلیں ..آپ جھوٹ بول رہے ہیں ..وہ مچلی

ہر گز نہیں ..میری دھڑکن.....وہ غنڈہ یاد ہے جس نے تمھیں پیپرز کے دوران دو دن پریشان کیا اور تیسرے دن وہ غائب ہو گیا ..اسے میں نے ہی ہٹوایا تھا) ..دنیا (سے اٹھا کے

وہ دھیمے لہجے میں کہتا اس پر آگاہی کا عزاب نازل کر رہا تھا ..شدید حیرت زدہ سی ..وہ اسے دیکھے گئی

..سوہم نے ہاتھ کے انگوٹھے سے اس کے گداز لب سہلائے

...کیا دیکھ رہی ہو جان

سوہم ........بی جان ...آ ....آپ سے کیوں ناراض تھیں ..کک .کیا .کیا تھا آپ نے...

..تمہارے ہر سوال سر آنکھوں پر جان ہر سوال کا جواب دوں گا وقت آنے پر ابھی نہیں ..ابھی مجھے خود کو محسوس کرنے دو ...سب بھول جاؤ ..صرف میرے بارے میں سوچو ..میری بے پناہ محبت محسوس کرو...

وہ کہتا اس کے گداز لبوں پر جھک چکا تھا ..پر حدت لمس ..سوہم کے عمل میں آج پھر شدت تھی..

روحا بری طرح کسمسائی..

وہ پیچھے ہٹا ... برداشت کرو .....میری جان میری محبت کی شدت .. تمھیں کرنا پڑے گا ...کہتا وہ شرٹ اتار کر دور اچھال چکا تھا..

کمرے میں ملگجا اندھیرا تھا..

روحا نے گھبرا کر اس کے سینے میں پھر منہ چھپایا..مگر کمر پہ کھلتی زپ لمحہ بہ لمحہ کھسکتی میکسی نے اس کی روح فنا کی ..وہ مچلی ...

مگر آج سوہم خان کی جنونی اور دیوانگی بھری گرفت سے نکل پانا ناممکن تھا ...

سو چپ چاپ خود کو اس کے سپرد کر دیا ...

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

پاشا خفیہ رستوں سے چھپ چھپا کر ٹونی کے ساتھ بادشاہ کی موجودہ لوکیشن پر پہنچا تھا

مگر بے سود

..وہ بزدل وہاں سے بھی بھاگ چکا تھا

وہاں پر موجود اس کے کتوں کو ابدی نیند سلانے کے بعد ایک خاص آدمی ہاتھ لگا...

..ٹونی نے اس کو گھٹنوں کے بل پاشا کے آگے جھکایا

...اگر موت آسان چاہتے ہو تو بادشاہ کہاں ہے بتا دو ......پاشا کا سرسراتا لہجہ

..وہ تو پہلے ہی خود کو پاشا کہ ہتھے چڑھتا دیکھ تھر تھر کانپ رہا تھا

... مم ..مجھے نن .نہیں معلوم پاشا ...مجھے چھوڑ دو

..چھوڑ دیا ...تیز دھار آلے نے اس کی گردن دھڑ سے اکھاڑی تھی

.خون کے فوارے پاشا کی شرٹ پر گرے

.سر یہ .....ٹونی بوکھلایا

..اسے کچھ بھی معلوم نہیں تھا ..اس لئے میرے کسی کام کا نہیں تھا

پاشا نے اسے پاؤں سے ٹھوکر لگائی..

اور وہاں سے نکلے فون بجا...

پاشا نے تیزی سے وہاں سے نکلتے فون یس کر کے کان کو لگایا.

مگر آگے سے جو خبر ملی ایک مرتبہ تو پاشا بھی ہل گیا تھا..

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

کبیر واپس جانے کی تیاری کر رہا تھا

جب فون رنگ ہوا...یس کر کے کان کو لگایا

.بولو قدیر ..گاڑی میں بیٹھتے مصروف سا انداز تھا

... سر بہت بری خبر ہے ........قدیر گھبرایا سا تھا

اگر تو وہ تمھاری میم کے مطلق ہے تو زندہ گاڑھ دوں گا قدیر .. کیونکہ میں اسے
.. تمھاری زمہ داری پر چھوڑ کر آیا تھا .... تمھیں اس کی حفاظت کرنی تھی

.. سوری سر وہ ........وہ گھگھیا گیا

..بولو قدیر ...کیا ہوا؟ وہ دھاڑا

سس ...سر وہ بابا آئے تھے .. میم رات کو پتہ نہیں کہاں چلی گئیں ...ایک نوٹ لکھ کر گئیں ...کہ وہ کہیں ایسی جگہ جا رہی ہیں جہاں آپ کا سایہ تک نہ پڑے ...ان پر

..بابا کو بھی سب بتا دیا مگر وہ آپ سے ہی مدد مانگنے ائے تھے

اور تم کہاں مرے ہوئے تھے ......کبیر کا دل کیا اسے فون میں سے ہی شوٹ کر دے..

سر ......کل میری بیوی بیمار تھی میں گھر چلا گیا ..اس نے شرمندگی سے حقیقت بتا دی....

ڈھونڈو اسے ...آ رہا ہوں میں ...مگر یاد رکھنا ..اسے کچھ ہوا ..یا بادشاہ کے ہاتھ لگ گئی ....یا پھر نا ملی تو پورا شہر جلے گا ...

..یا تمھیں زندہ جلا دوں گا ...کبیر کا دل کیا دنیا تہس نہس کر دے

زمل کبیر ابراہیم یہ تم نے اچھا نہیں کیا ...مروگی میرے ہاتھوں ..کبیر نے دانت کچکچائے.

....اور آگ کا گولہ بنا گاڑی میں بیٹھا

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

... صبح رحاب کی آنکھ کھلی

.جان لیوا سی انگڑائی لے کر بیدار ہوئی

سرخ میکسی اب تک جسم پر موجود تھی ...وہ تو پاشا کی اتنی سی ہی پر شدت جسارتوں سے نڈھال ہو گئی تھی ..کہ اس کے جانے کے بعد یونہی چینج کیے بغیر ہی سو گئی تھی...

پاشا کے اور رات کے بارے میں سوچ کر شرمیلی سی مسکان نے چہرے کا احاطہ کیا...

دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی تو اٹھی ...اور دوپٹہ اٹھا کر اپنے وجود کے گرد اچھے سے لپٹایا..

دروازہ کھولا تو سامنے ریشماں تھی..

رحاب نے نظریں جھکائیں....

ریشما نے مسکرا کر اس کا شرمایا روپ دیکھا..

پاشا کہاں ہے ...بچی ......رحاب نے اندر آنے کا اشارہ کیا..

...ریشماں اندر آئی

..وہ تو رات ہی کہیں چلے گئے تھے ..رحاب نے اشارہ کیا ..ریشماں کا صدمہ لگا

یقیناً کوئی غیر معمولی بات ہوگی جو وہ اپنی رحاب کو اپنے جنون اور ارمانوں کو ادھورا

..چھوڑ کر چلا گیا تھا

.ریشماں پریشان ہوئی پر رحاب پر ظاہر نہ ہونے دیا

..اپنا خیال رکھو بچی ... تمھیں ایک کھروچ بھی آئی تو وہ آکر وائٹ پیلس جلا دے گا

..وہ شرم سے دوہری ہوئی

..ریشماں اسے پیار کرتی کمرے سے نکلی

..فوراً راسم کو بیسمنٹ بلایا

جی حکم ریشماں ...؟

..پاشا کی کیا خبر ہے

ٹونی آیا تھا ریشماں ...بادشاہ کے پیچھے گیا ہے ...مجھے ایک جگہ بلایا ہے جانے لگا
..ہوں ..وہ اس وقت گھمبیر سنجیدگی سے بولا

....ٹھیک ہے جاؤ

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

..پاشا بادشاہ کے اڈے سے نکل کر اس کے تعاقب میں تھے

..پوری رات گزر چکی تھی

وہ اپنی مخصوص جگہ گئے تھے ..جب فون رنگ ہوا

.رسیو کر کے کان کو لگایا

.......یس

سر بری خبر ہے ...بادشاہ نے انٹرنیشنل کریمینل جیک کو ساتھ ملایا ہے جس کا نیٹ ورک اس پچھلے مہینے میں سوہم خان نے تباہ کیا ...اور اب اس نے کچھ بڑا ...پلان کیا ہے...شاید سوہم خان کا ہی پیچھا کر رہا ہے وہ

..سوہم خان پر اٹیک ہونے والا ہے سر

...ٹھیک ہے ...اور کوئی خاص بات

....یہی تھی سر

...پاشا نے فون بند کیا

...ایوری تھنگ اوکے سر ...ٹونی نے پاشا کی خون میں نہائی آنکھیں دیکھی

سو ہم پر اٹیک ہونے والا ہے ...میں نے ریڈ سگنل بھیج دیا ہے .....اکیلا ہوتا تو جیک کا باپ بھی ہوتا وہ آسانی سے ہینڈل کر لیتا..پر اب اس کے ساتھ اس کی وائف ہے..

...پتا نہیں ہم ان جھنجھٹوں میں کیوں پڑے

پاشا کے اعصاب چٹخے

.....سخت جھنجھلایا

...تبھی کبیر کا فون آیا

...رسیور کر کے کان کو لگایا

.بھائی ....پکار میں صدیوں کا درد تھا ..کبیر خاموش ہو گیا

..پاشا بے تحاشا چونکا

....بنایا executioner کیا ہوا کبیر .....بولو ....جلدی کرو ..میں نے تمھیں

..اس لئے نہیں کہ کمزور پڑو

پاشا نے دانت پیسے

بھائی وہ زمل ...کبیر کی رگیں تنیں ہوئی تھی ..چہرہ لال انگارہ .....وہاں پہنچ کر وہ ...ہر ممکنہ جگہ اسے تلاش کر چکا تھا ...مگر وہ کہیں نہیں تھی

جانتا ہوں. ....خبر ہے مجھے . ...آگے بولو . .....نہیں ملی..؟

پاشا پھنکارا

... نہیں .....کبیر کا لہجہ شکست خوردہ تھا

گدھوں کی فوج پال رکھی ہے کبیر تم نے ...جو ایک کام ڈھنگ سے نہیں کر سکے .اس کی حفاظت کا بول کر گئے تھے ناں .......کی انھوں نے...؟ اب ہٹاؤ ...ان سب کو اپنے ارد گرد سے

...مگر میرے آدمی گدھے نہیں ہیں ....پتہ ہے مجھے وہ کہاں ہے ..

کہاں ہے بھائی ...کبیر بے قرار ہوا..اسے پتا تھا اس کی مشکل کا حل صرف Deadly Pasha کے پاس ہی ہو سکتا ہے ..

جہاں بھی ہے ...خیرت سے ہے اور محفوظ ہے ...فی الحال ایک ایڈرس بھیج رہا ہوں وہاں جا کر بادشاہ کی موجودگی کا پتہ لگاؤ .......وہ خود نا بھی ہوا تو بھی آگ لگا کہ بھسم کر دینا ہر چیز ...

..مگر بھائی ..وہ زمل ....اس کی سوئی زمل پر اٹکی ہوئی تھی

شٹ اپ کبیر ...اب تڑپ رہے ہو اتنے گٹس ہونے چاہیں تھے کہ سوہم کی طرح پہلے ہی اٹھا لاتے ...اور رہی زمل کبیر ابراہیم کی بات تو اب اسے پاشا ابراہیم خود وائٹ پیلس لاکر تمہارے کمرے میں پہنچے گا ...اب خوش ...اب اپنے کام پر دھیان دو ..پاشا غرایا

وہ بھائی.

نو مور آرگیو .......کبیر ابراہیم ..پاشا دھاڑا اور فون بند کر دیا ..مگر کبیر کے چہرے پر اتنی دیر میں پہلی مرتبہ مسکراہٹ کھلی تھی..

مگر پھر اعصاب چٹخے

کہہ تو بھائی سہی رہے ہیں ...گدھے پال رکھے ہیں میں نے..

اس نے دانت کچکچائے..

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

سوہم بہت دیر سے اس کے سینے پر سر رکھے گہری نیند سوئی روح کو مسکراتے دیکھے جا رہا تھا..

وہ دایاں ہاتھ نرمی سے اس کے بالوں میں پھیر رہا تھا.

کیا تھا وہ اور اس نازک سی جان نے عاشق ہی بنا دیا تھا اسے تو.....

..وہ اس کی شدتوں سے نڈھال .. تھکی ٹوٹی گہری نیند میں تھی

..فریش ہو کر سوہم کی ہی وائٹ ٹی شرٹ پہن آئی تھی

..اور اب وائٹ پری لگ رہی تھی

سوہم کا دل پھر بے ایمان ہوا ....چیختے چنگھاڑتے دل کی فرمائش پر پھر اسے سینے میں بھینچا...

.وہ ٹس سے مس نا ہوئی

.اسے سیدھا کر کے ماتھے سے شہادت کی انگلی چن تک لایا

...نیند میں روحا کو چہرے پر کوئی چیز رینگتی محسوس ہوئی

چن سے انگلی بیوٹی بون تک آئی...اس سے آگے کی گستاخی کرنے سے پہلے پٹ سے آنکھیں کھلیں تھی روحا کی

..بوکھلا کر سوہم خان کا ہاتھ روکا ....وہ گہرا مسکرایا

..روحا جھنجھلائی

..سوہم پلیز سونے دیں ہمیں .....اس کے سینے میں منہ دے لیا

ابھی وہ اس کی ادائیں انجوائے کرتا کہ فون پر بجنے والی بیل نے سوہم خان کے تاثرات سیکنڈوں میں بدلے تھے...

اسے تو پہلے ہی چھٹی حس کچھ غلط ہونے کا سگنل دے رہی تھی ..مگر وہ روح کے وجود میں ایسا گم ہوا کہ دنیا بھلا گیا..

بجلی کی سی تیزی سے وہ روحا کے خود سے لپٹائے بیڈ سے نیچے گرا تھا ..

تبھی ریزورٹ پر گولیوں کی برسات ہوئی تھی .

لکڑی کے بنے ریزورٹ کی دیواریں ان گولیوں کے آگے ریت کی دیوریں ثابت ہوئیں تھیں ..

گولیوں کی بوچھاڑ سے بیڈ کے گدے اور تکیوں کے پرخچے اڑ رہے تھے .....

روحا چیخی.....

..بیڈ کے نیچے سے سوہم نے اپنی گنز نکالیں

دشمن کی اتنی بڑی جرات پر ایک غم و غصے کا طوفان سا اٹھا تھا سینے میں جو

...سے بھی کچھ برا بنا گیا تھا executioner بہت جلد اسے

دشمن نے سمجھا وہ اپنا کام تمام کر چکے ہیں ... نہیں جانتے تھے کس طوفان سے

..الجھے ہیں

.پھر سوہم خان کی گنز نے آگ اگلی تھی ...اور اس کا نشانہ کبھی چوکتا نہیں تھا

..روحا نے صدمے سے گنگ اسے دیکھا

..یہ اس کا کچھ دیر پہلے والا ...مہربان سی مسکان والا سوہم خان تو نہیں تھا

سوہم نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود میں بھینچا ..اور سیکرٹ رستے سے باہر نکل کر موت کا فرشتہ بن گیا...

وہ ......آج سوہم خان کا وہ روپ دیکھ رہی تھی جو اسے ہرگز نہیں دیکھنا چاہیے تھا..

خوف سے وہ لٹھے کی طرح سفید پڑ چکی تھی.

اور یہ خوف کسی اور کا نہیں سوہم خان کی دہشت اور درندگی کا تھا جو اس کے دل میں بیٹھ رہا تھا..

وہ اسے بازو سے گھسیٹتا جہاں سے گزر رہا تھا لاشوں کا ڈھیر لگا رہا تھا..

شہہ رگوں پر بجتی سوہم خان کی گن کی گولیاں سامنے والے کی گردنیں کمروں سے لٹکا رہی تھی..

وہ تیزی سے اپنا بچاؤ کرتا ..مقابل کو موت کے گھاٹ اتار رہا تھا..

اور وہ بے تحاشا روتی یہ سب دیکھ رہی تھی.

اب تک وہ درجنوں خون کر چکا تھا وہ بھی اس کی آنکھوں کے سامنے..

کاش وہ یہ سب دیکھنے سے پہلے مر گئی ہوتی....

ہر طرف فائرنگ کی آواز تھی ..وہ دونوں خون میں نہا گئے تھے..

ریزورٹ سے تو کب سے نکلے اب ناریل کے درختوں کے بیچ وہ اسے سینے سے لگائے ہر طرف دیکھ رہا تھا..

جو سوہم کی ہی گھٹنوں تک آتی وائٹ ٹی شرٹ اور وائٹ ٹراؤزر میں تھی .. سفید کپڑوں پر سرخ خون کے دھبے..

وہ بے تحاشا رو رہی تھی.

اششش روح کچھ نہیں ہوگا ...رونا بند کرو ...میں کچھ نہیں ہونے دوں گا تم.............

ابھی وہ کچھ اور کہتا کہ

جب ایک شعلہ سا سوہم خان کے کندھے سے نکلا تھا اور خون کے چھنٹے روحا کے اوپر گرے...

صرف چہرہ سرخ ہوا سوہم خان کا..جگہ سے تو وہ ایک انچ بھی نا ہلا...

سس..سوہم کہہ دیں کے یہ خون آپ کا نہیں ...آپ .کک ...کو گولی لگی....؟

روحا کے اب خوف ودہشت سے حواس سلب ہونے کو تھے.

نہیں جان یہ خون میرا نہیں ...میں ٹھیک ہوں ...گھبراؤ نہیں ....وہ سکون سے کہتا اسے بازو سے پکڑے پھر تیزی سے لاشیں بچھاتا وہاں سے نکلا

سوہم آپ انھیں کیوں مار رہے ہیں ..وہ چلائی.

یہ ہمیں مارنے آئے ہیں تو کیا پھولوں کے ہار پہناؤں انھیں ..وہ غصے سے کہتا ..اسے ساتھ گھسیٹے تیزی سے فائرنگ کرتے چل رہا تھا

آئی ہیٹ یو سوہم ...ہمیں آپ جیسے قاتل اور خونی کے ساتھ نہیں جانا ..چھوڑیں ہمیں ......وہ بے تحاشا روئی ..اور مچلی ..

روح پاگل مت بنو ...چلو.. مجھ سے دور جانے کا سوچا بھی تو سانسیں چھین لوں گا تمھاری ..وہ غرایا ..

ایک تو کندھے پہ لگی گولی اوپر سے اس کی باتیں سوہم کا دماغ گھمانے کو کافی تھی ..

ایک چھپی ہوئی جگہ اس نے لاکر روحا کو گاڑی میں دھکیلا ... خود بہت تیزی سے گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کی ...

وہ مسلسل شور مچا رہی تھی ..

میری سلیپنگ بیوٹی .. تم سوتے ہوئے ہی اچھی لگتی ہو .. یہ کہہ کر سوہم نے روحا کی گردن پر ایک نازک سی جگہ دباؤ ڈالا ... تو وہ بے ہوش ہو کر فرنٹ سیٹ پر اس کے کندھے پر لڑھک گئی ..

...اتنی ٹینشن میں بھی وہ مبہم سا مسکرایا

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

سوہم نے حملہ آوروں کو ٹھکانے لگا دیا تھا

انھیں آسانی سے چکما دے کر نکل آیا تھا

...اسے لئے اپنے بندوں کے بیچ محفوظ مقام تک پہنچا تھا

..اسے اپنے بیڈروم میں پہنچا کر زخم پر توجہ دی

..گہرا نہیں تھا مگر کافی خون بہہ گیا تھا .ڈاکٹر کو بلوایا مرحم پٹی کروائی

...پاشا کا فون آیا

ٹھیک ہو؟ روحا محفوظ ہے ؟

.. بلکل پاشا کسی کے باپ میں بھی اتنی ہمت نہیں کہ ہماری فیملی تک پہنچے

....اور جو تمھیں گولی لگی ہے

میں ٹھیک ہوں ...مگر اب جیک نے اتنی ہمت کی ہے تو اس کو انعام دینا تو بنتا

ہے.

..سوہم ابھی آرام کرو ...روحا کو سنبھالو ..وہ ڈر گئی ہو گی

...اسے لے کر واپس آؤ

...لیکن

...دس از مائی آرڈرز ......نو آرگیو ...ناؤ ڈو واٹ آئی سے

.اوکے ......ایک حرفی بات کر کے اس نے فون رکھا دیا

...اور بیڈ روم میں آیا

..روح میری جان ...وہ شرٹ لیس .....کندھا پٹیوں میں جکڑا اس کے اوپر جھکا تھا

..جب بے حد درد محسوس ہوا تو اس کے ساتھ ہی اس کے پہلو میں لیٹ گیا

روحا نے دھیمے سے آنکھیں کھولیں .. خوف سے زرد پڑتی فورا اٹھ بیٹھی...پاس ہی وہ ...پٹیوں میں جکڑا لیٹا تھا

..اور خوفزدہ ہوئی

...روح ......سوہم نے پکارا

یہ ...یہ .ہم نے کہا تھا ناں آپ کو گولی لگی ... جھوٹے ہیں آپ ...وہ اسے اس حالت میں دیکھ کر پھر پھوٹ پھوٹ کر روئی.

..سوہم نے جان نثار کرنے والے انداز میں اسے دیکھا .. کھینچ کر اسے سینے پر گرایا

..روتی بسورتی سینے پر بکھرے اس کے بال وہ سیدھا اس کے دل میں اتر رہی تھی

مجھے گولی لگی ہے ...علاج صرف تمھارے پاس ہے ...میری زندگی ...جزبات سے

..بوجھل گھمبیر آواز ..سوہم نے پھر اس کے لب سہلائے

..کیا .ہم ....کیا کر سکتے ہیں ..وہ سوں سوں کرتی بولی

مجھے اتنا پیار دو کہ میں یہ درد بھول جاؤں ...مجھے ادھر کس چاہیے ...سوہم نے

..کندھے پر اشارہ کیا

..نہیں ....ہم .نہیں کریں گے ..آپ کو درد ہوگا ...وہ سسکی

..سوہم کے سینے پر گرتے اس کے آنسو اب سوہم کو تکلیف دے رہے تھے

...اسے نیچے گرا کر اس پر حاوی ہوا

مسز سوہم خان ...فوراً سے پہلے رونا بند کرو ... سوہم نے وہ آنسو لبوں سے چنے..اتنی

..تو مجھے گولی سے تکلیف نہیں ہوئی جتنی یہ آنسو دے رہے ہیں

جلدی کرو یار ...سوہم نے اسے اکسایا ...پیار کرو مجھے ...وہ اسے خود میں الجھانا

چاہتا تھا

..تاکہ وہ سب بھول جائے

..کچھ ہی دیر میں سوہم نے اسے پور پور محبت کی بارش میں بھگو ڈالا

..سوہم اتنے درد میں بھی بے خود سا ہو کر اس کے نرم و نازک لبوں پر جھکا تھا

..واقعی کچھ دیر میں سوہم خان نے اسے دنیا بھلا دی تھی

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

..سر پاشا آپ کو ہر جگہ تلاش کر رہا ہے

مگر آپ کراچی میں ہی ہیں اس بات کی بھنک نہیں لگی اسے

سارے اڈے تباہ کر دیئے ہیں ..وہ طوفان بنا تباہی مچاتا پھر رہا ہے ..آپ کے سارے بینک اکاؤنٹس بھی لاک کر دیئے..

میڈیا کو آپ کے کالے دھندوں کے سارے ثبوت ھی دے دیئے.

اور حرام خور تو بڑے فخر سے مجھے سب سنا رہا ہے .....کچھ کیا نہیں ..کہا تو تھا کہ ان کی کوئی کمزوری ڈھونڈ.

اسے میرے پاس لا ...بادشاہ نے منہ سے جھاگ اڑائی

ان کی کمزوریاں تو کلفٹن میں بنے وائٹ پیلس میں ہی ہیں سر...

تو اٹھا لاؤ...

...یہ تو کسی دیوانے کا خواب ہی ہو سکتا ہے سر

کیوں ایسا کیا ہے؟ وائٹ پیلس کے باہر کیا جن پہرے دیتے ہیں ..یا پاکستان کی فوج کھڑی ہے .. جنھیں پار نہیں کیا جا سکتا ..بادشاہ نے تمسخر اڑایا.

وائٹ پیلس نہیں ..اس کے گرد پانچ کلو میٹر کے گھیرے میں کوئی غیر متعلقہ آدمی گھسے تو وہ دوبارہ نہیں دیکھائی دیتا..

پاشا کا علاقہ ہے وہ معمولی بات نہیں ..کوئی اس گھیرے میں اندر نہیں جا سکتا.

کوئی اندر نہیں جا سکتا ..مگر وہاں سے کوئی باہر تو آ سکتا ہے ناں خبیث ...پاشا نامہ بند کر اور کوئی کام کی خبر سنا ..بادشاہ موت کے خوف سے پاگل ہو چکا تھا ..اسے لئے اپنے آدمیوں پر بھونک رہا تھا.

..سر ایک لیڈ ہے ..پچھلے کچھ دن پہلے ہی سوہم نے ایک آدمی کا خون کروایا تھا اس کی بیوی کو پریشان کرتا تھا شاید ...اس کا بھائی بدلہ لینا چاہتا ہے اس چھوکری ..سے اور اس سوہم سے..وہ ہمیں اس کی بیوی اور خاندان تک پہنچا سکتا ہے

یہ ہوئی نا کرنے والی بات ...اب جلدی سے کام پہ لگ جاؤ ..مجھے سوہم خان کی ......معشوقہ چاہیے ..ہر قیمت پر ..سنا تم نے

..جو حکم سر

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

..سوہم روحا کو لئے شام ڈھلے وائٹ پیلس پہنچ چکا تھا

.دونوں کمرے میں آئے ...ابھی وہ کچھ اور کہتی سوہم اس کے قریب آیا

مجھے ابھی جانا ہوگا جان ...اپنا خیال رکھنا ..اوکے

..کہہ کر اس کے ماتھے پر نرمی سے محبت کی مہر ثبت کی اور نکلتا چلا گیا

...پیچھے وہ جھنجھلائی ...اففف طبیعت خراب ہے پھر بھی چین نہیں انھیں

.وہ ریشماں اور رحاب کے پاس چلی آئی

....فانیہ اور ریحاب اداس سی تھیں

..پورا دو دن ہو گئے تھے انھیں غائب ہوئے اور اب سوہم بھی کہیں چلا گیا تھا

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺
🌺🌺

.پاشا اور راسم ہر جگہ بادشاہ کو تلاش کر رہے تھے

.. جب سوہم کی کال آئی

.....یس سوہم

میں پہنچ گیا ...اور خبر ملی ہے کہ بادشاہ کراچی میں ہی ہے ...اور جیک بھی ........کبیر آیا؟

نہیں وہ وہاں پہ بادشاہ کہ تمام ٹھکانے جلا چکا ہے .. تم بھی پہنچو وہ بھی پہنچنے والا ہے ...اب ہم چاروں کو فیس کرنا ہوگا دشمن کو ......پاشا اب وہ طوفان بن چکا تھا جسے روکنا ناممکن تھا.

کیونکہ ٹونی نے جو خبر سنائی تھی ...وہ وائٹ پیلس پر حملہ کرنے کے پلین کی تھی ...اور اب بادشاہ کو پاشا کے عتاب اور غیض و غضب سے کوئی نہیں بچا سکتا تھا..

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺❤️

وہ تینوں مصروف سی لاؤنج میں بیٹھی تھیں جب فانیہ بوجھل طبیعت کی وجہ سے ...اپنے کمرے میں اور روحا بچوں کے بلانے سے دوسری طرف چلی گئی

..تبھی روحا کا موبائل بجا

.اور دس منٹ تک بجتا ہی چلا گیا

...پہلے تو روحاب دیکھتی رہی کہ روحا آ جائے ...مگر فون کرنے والا بڑا بے صبرا تھا

..وہ گہری مسکرائی ..یقیناً سوہم خان ہوگا

...یہ سوچ کر کی سوہم کی بات سن کر وہ میسج ٹائپ کر کے جواب بھیج دے گی

..فون یس کر کے کان کو لگایا

مگر

ہیلو ... غور سے سنو تمھاری دادی اور نانی ہمارے قبضے میں ہیں ..اگر ان کی سلامتی چاہتی ہو تو وائٹ پیلس میں کسی کو بھی بھنک لگائے بغیر باہر آؤ ....دائیں طرف سے دو گلیاں چھوڑ کر ایک رکشے جسے عورت چلا رہی ہوگی اس میں بیٹھ جاؤ ....ہمیں ان بوڑھی جانوں سے کوئی لینا دینا نہیں

(..پیچھے سے دو بوڑھی سی ضغیف سی چیخنے چلانے کی آوازیں بھی آ رہی تھیں)

مگر ہمیں تم چاہیے ہو ..اب فون رکھے بغیر چپ چاپ اٹھ جاؤ ...اور پانچ منٹ کے اندر باہر آؤ..فون رکھا تو ان کے بھیجے اڑا دوں گا

.رحاب کی جان پر بن آئی نا کسی کو بتا سکتی تھی نا فون رکھ سکتی تھی

..وہ کچھ سوچنے سمجھنے کا موقع ہی نہیں دے رہے تھے

ایک مرتبہ تو پاشا کہ الفاظ کانوں میں گونجے

.. مجھ سے دور مت جانا ... کبھی نہیں

.پھر روحا کا خیال آیا

پھر بغیر سوچے سمجھے چپکے سے اٹھی.

فون کرنے والے بھی لگتا ہے ایک ایک بات جانتے تھے

اس وقت گارڈز کی تبدیلی کا وقت تھا..

وہ آسانی سے کسی کی نظروں میں آئے بغیر وائٹ پیلس کا گیٹ پار کر گئی....

دو گلیاں چھوڑ کر بند رکشے میں چہرے پر خباثت سی لئے ایک عورت بیٹھی تھی

وہ رکشے میں بیٹھ گئی...

عورت نے پیچھے مڑ کر اس کے چہرے پر سپرے کیا ..وہ بے ہوش ہو کر وہیں لڑھک گئی...

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

..سوہم پاشا، کبیر اور راسم مخصوص جگہ بیٹھے اگلا لائحہ عمل ترتیب دے رہے تھے

..جب ٹونی اور ریما . سخت طیش میں بغیر اجازت اندر داخل ہوئے تھے

.پاشا اور وہ سب بے تحاشا چونکے

کیا بات ہے ٹونی، ریما اس گستاخی کا مطلب ...پاشا سنجیدہ سا بولا

..سر یہ

...اس نے ایک ریکارڈنگ سنائی

ریکارڈنگ سننے کے ساتھ ہی وہاں موجود سب کے تاثرات خطرناک حد اختیار کر چکے تھے.

سوہم کی جان لبوں پر ائی ..وہ جو کوئی بھی تھا روحا کو وائٹ پیلس کے باہر آنے پر مجبور کر رہا تھا ..

تمام گفتگو سن کر وہ اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے تھے.

امید ہے روحا وائٹ پیلس سے باہر نا نکلی ہو تمھیں انفارم کیے بغیر ..پاشا نے پریشانی سے کہا.

ریما نے پہلو بدلہ..

پاشا وہ ایسا کر چکی ہے فون کی لوکیشن اس وقت وائٹ پیلس کے باہر مسلسل چینج ہو رہی ہے...اور جیک کے اڈے کا پتا چلا ہے ....بادشاہ اور وہ دونوں الگ الگ رہ کر دو طرف سے حملہ کرنے والے ہیں..

سوہم تم روحا کی لوکیشن ٹریس کرتے ہوئے اس کے پیچھے جاؤ ..تمھارے ساتھ کبیر جائے گا ..مجھے یقین ہے بادشاہ اسے جہاں خود چھپا ہے وہاں پہ ہی لے کر جائے گا...

میں جیک کا سر کچل کر جلد از جلد تم تک پہنچنے کی کوشش کروں گا..

وہ خونی آندھی طوفان بنے سب کچھ تہس نہس کرنے کے ارادے سے وہاں سے نکلے تھے..

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

پاشا اور راسم جیک کے ٹھکانے پہنچے تھے.

مگر وہ پہلے سے تیار تھے مگر سامنے بھی پاشا تھا..

بہت جلد

بہت تیزی سے پاشا نے اس کے بندوں کا سر کچلا تھا..

جیک کے پسینے چھوٹے

جب پاشا نے اس پر گھیرا تنگ کیا تو اس نے بزدلوں کی طرح بھاگنے کی کوشش کی

مگر اب پاشا کی ڈیتھ بک میں اس کا اور بادشاہ کا نام ٹاپ آف دا لسٹ تھا.

سو اس کا بچ نکلنا ناممکن تھا.

ٹونی اور راسم نے بہت جلد اسے قابو کر کے   پاشا کے سامنے گھٹنوں کے بل جھکایا تھا..

Any last wish......

پاشا پھنکارا..

You can't beat me.........

جیک موت کے خوف سے چنگھاڑا..

Although I have done so......

پاشا کا ہاتھ تیز دھار آلہ لئے دائیں سے بائیں گھوما تھا.

اور جیک کی گردن پیچھے کمر سے جا لگی تھی..

جلا دو یہ جگہ ...راکھ بھی نا بچے .پاشا دھاڑا

.چھوٹے سے بم سے دشمن کو نیست و نا بود کرتے وہاں سے نکلے تھے

..جلدی چلو زرا بادشاہ کو بھی اسکی جرات کا انعام دیں

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

...سوہم بہت جلد ایک بہت پرانے فارم ہاؤس کی عمارت کے باہر پہنچ چکا تھا

سوہم خان کے سیدھے دل پر وار کیا گیا تھا.وہ عمارت کے باہر کئی درندوں کو ابدی نیند سلا چکا تھا

..اور یونہی موت کا فرشتہ بنا دھڑلے سے سامنے گیٹ سے اندر داخل ہوا

...مگر لاؤنج میں داخل ہوا تو بادشاہ کا مکروہ قہقہہ چاروں اور گونجا

سوہم خان کے سر پر چاروں طرف سے گن تانی گئیں تھیں

...مگر وہ اطمینان سے کھڑا تھا..لیکن دل میں غم وغصے کے طوفان اٹھ رہے تھے

.وہ کوئی ایکشن نہیں لے رہا تھا..لے ہی نہیں سکتا تھا

..ان کے پاس اس کی روح تھی

..مگر سکون اس لئے بھی تھا کہ بہت جلد پاشا پہنچنے والا تھا یہاں

..وہ روح ...جس میں اس کی خود کی روح اٹکی تھی

... میری توقع سے بہت جلد پہنچ گئے یہاں...executioner ویلکم ویلکم

... تمھاری طرف تو پرانا حساب نکلتا ہے ..کالی کو مارا تم نے ..بھائی تھا وہ میرا

اسے چھوڑ دو بادشاہ ..بزدلوں کی طرح عورتوں کو بیچ میں کیوں لا رہے ہو ..مرد کے

..بچے ہو تو مجھ سے مقابل کرو

.نہیں ..نہیں بننا مجھے مرد کا بچہ ....میں تو اتنا ہی کمینہ اور خبیث ہوں

اے لاؤ اسے ..زرا اس کے یار کے سامنے اس کا تماشا دیکھیں..کیا پتا اپنے عاشق کے سامنے بولنے لگے..

سوہم کی رگوں میں خون لاوا بن کر دوڑا..

مگر اسے عجیب لگا..

روحا کے چیخنے چلانے کی آواز کیوں نہیں آ رہی تھی..

یہ راز بھی جلد ہی کھل گیا..

کیونکہ اس کا آدمی جس نازک سی جان کو بازو سے گھسیٹتا باہر لایا تھا.

وہ روحا نہیں...

رحاب تھی... Deadly Pasha کی رحاب..

...سوہم چونکا

...مگر سوہم کو کچھ بھی سوچنے کو موقع دیئے بغیر

بڑا شوق ہے تمھیں دوسروں کی شہہ رگ اڑانے کا لو آج اپنی معشوقہ کو ایسے مرتے دیکھو..

.. یہ کہہ کر بادشاہ نے فائر کیا تھا ...جو کہ رحاب کی گردن پر لگا

...وہ کٹی پتنگ کی طرح فرش پر بے جان ہو کر گری

طوفان کی طرح اندر آتے پاشا کے یہ قیامت خیز منظر دیکھ کر قدم وہیں تھمے تھے....

اب بادشاہ نے اپنی ہر حد پار کر دی تھی ..وہ سہی معنوں میں executioners بنے ان پر چھپٹے تھے..

اپنی پرواہ کیے بغیر...

کیڑے

مکوڑوں کی طرح اس کے کتے چاروں اور سے نکل کر ان پر حملہ کر رہے تھے..

مگر سوہم کی شہہ رگیں اڑاتی گولیاں.، پاشا کا جسموں کے ٹکڑے کرتا تیز دھار آلہ.

کبیر اور راسم کی ہڈیاں کڑکاتی جمناسٹکس سے بہت جلد وہاں لاشوں کے ڈھیر بچھ چکے تھے..

بادشاہ بھاگنے لگا ..راسم نے اسکی گردن دبوچی ..اور اس سے پہلے وہ اس کی گردن مروڑ دیتا...

راسم مجھے یہ زندہ چاہیے ...پاشا دھاڑا اور رحاب کی جانب بڑھا..

نہیں نہیں ..دیکھو سوہم خان میں نے تمھاری معشوقہ کا کیا حال کیا ...فورا میری شہہ دگ اڑا دو ..مار ڈالو مجھے ..وہ گھگھیا گیا..

پاشا کے ہاتھوں تل تل مرنے سے آسان اسے سوہم خان کی دی گئی موت لگی....

جاؤ...پاشا دھاڑا..راسم اورکبیر نے اس کے سر پر ایک ضرب لگائی..وہ بے ہوش ہوگیا..اسے لئے چلے گیے.

سوہم اور پاشا رحاب کے قریب آلیے....گردن سے نکلتا تیزی سے خون...

پاشا کا چہرہ بھی برداشت کی شدت سے خون رنگ ہو چکا تھا...

اسے بازوؤں میں بھرا..

سوہم نے نبض ٹٹولی ......ہلکی سی زندگی کہ رمق تھی ....جو وہ بجھنے نہیں دینے

دینا چاہتا تھا..

پاشا بلکل ساکت ہو چکا تھا ..بلکل پتھر...

سنگلاخ چٹانی پتھر......

اس کے لاشعور کا ڈر اس کے سامنے آ چکا تھا...

سوہم نے رحاب کو اس کے بازوں سے لیا اور تیزی سے باہر نکلا.

اس کا رخ سیدھا ہوسپیٹل تھا.

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

پاشا مخصوص سٹائل میں پینٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے ہوسپیٹل کے کوریڈور میں دیوار سے ٹیک لگائے ..سر ٹکائے آنکھیں موندے کھڑا تھا.

یہ تو وہ اور سوہم خان جان چکے تھے کے بادشاہ بزدل کا نشانہ کم از کم سوہم جیسا نہیں ....اور چوک گیا ہے ..جس سے گردن کا زیادہ نقصان نہیں ہوا ..بس جلد میں سے آر پار نکلی گولی.

..مگر ڈاکٹرز نے کہا تھا کہ خون کافی بہہ چکا تھا ..اسی لئے خطرہ تھا

سوہم icu کے باہر کھڑا دروازے کو گھور رہا تھا.

بی جان اور بڑی ماں بلکل سلامت تھیں..ابھی کسی کے باپ میں بھی اتنی جرات نہیں تھی .کہ سوہم خان کی آبائی حویلی میں گھس پیٹھ کر سکے...

یہ محض ایک چال تھی ..رحاب نے روحا کی خاطر خود کو اتنے بڑے خطرے کی آگ میں جھونک دیا تھا..

یہی بات سوہم کو بے چین کر رہی تھی..

ڈاکٹر باہر آئے اور یہ نوید سنائی کہ وہ ٹھیک ہے اور خطرہ سے باہر ہے..

ڈاکٹر کے اشارہ کرنے پر سوہم ان کے کیبن میں گیا تھا..

Yes doctor....

سوہم نے بیٹھتے پوچھا.

سوہم خان کیا پیشنٹ بول نہیں سکتی

سوہم کو دکھ ہوا...Yes doctor

نہیں ہے ..ان کے واکل کورڈ کسی congenital dumbness مگر وہ
ذخم کی وجہ سے ڈیمج ہوا تھا ..آپریشن سے ٹھیک ہو سکتا تھا ..یم نے کر دیا ہے
آپریشن ..اب وہ بول پائیں گی ..کونگریٹس....

ڈاکٹر نے سوہم کو ایک انوکھی خوشخبری سنائی...

Thanks doctor... Thank you so much..

It's my pleasure.... Soham

تم جیسے مسیحاؤں کے لئے کچھ بھی کرنے کو تیار ہیں ہم...

سویم گہرا سا مسکرایا ...اور باہر آیا ..سامنے پاشا

بنا دیا تھا ..ٹوٹی بکھری deadly Pasha جسے زندگی کے بھیانک حادثوں نے

حالت میں کبیر کے ساتھ کھڑا تھا.

...راسم کرسی پر بیٹھا تھا

کیا تھی ان چاروں کی زندگی. امن و شانتی کا گہوارہ

ستم، ظلم، جبر، مایوسی، ناکامی اپنے خاندانوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے ختم ہونے کے پہاڑ جتنے غموں نے کیا بنا دی تھی..

سوہم نے دیوار سے سر ٹکایا اور دور کہیں اپنے ماضی میں کھو گیا..

...بھرا پڑا خاندان تھا ...وہ ان دنوں سترہ سال کا تھا ..اور پاشا انیس

وہ سب کراچی میں ہی رہتے تھے.

پاشا کے بابا ابراہیم سوہم کے بابا کامران خان کے جگری دوست تھے انھیں کے کہنے پر وہ فیصل آباد سے کراچی شفٹ کر گئے تھے..

ان کے خاندانوں میں آپس میں بہت گہری دوستی تھی..

سوہم کے بابا، مما ......چھوٹی دو بہنیں، روح کے پیرنٹس چچا، چچی ...اس کے تین بھائی

روح کی مما سوہم کی سگی خالی بھی تھی..

پھر پاشا کا پورا خاندان ...مما بابا تین بہنیں، کبیر دادا دادی

سب بے پناہ خوش تھے..

سوہم کی روحا کے لئے بچپن سے ہی شدت پسندی اور محبت دیکھتے ہوئے اس کے بابا نے ان دونوں کا نکاح کر دیا تھا..

سوہم بے تحاشا خوش تھا

سوہم اور پاشا بچپن سے ہی گہرے دوست تھے..

پھر ایک دن وہ قیامت آئی جو سب کچھ برباد کر گئی تھی.

سوہم، پاشا اور کبیر تینوں کالج میں تھے..

روح بیمار تھی .. بڑی ماں اور بی جان کے ساتھ فیصل آباد گئی ہوئی تھی...

دونوں خاندان ایک ساتھ ایک ہوٹل میں تھے ..بزنس کی بڑی کامیابی پر ابراہیم نے دعوت دی تھی..

کچھ ہی دیر تک سوہم کبیر اور پاشا نے انھیں پیپر دے کر جوائن کرنا تھا...وہ آ بھی گئے تھے..

ہوٹل کے تھوڑی دور اپنی اپنی بائیکس پر تھے...

جب ہوٹل اور گردونواح میں ایک بڑا بم بلاسٹ ہوا اور سب کچھ راکھ ہو گیا...

بے یقینی سے بے یقینی تھی.

ان کی آنکھوں کے سامنے ان کے خاندان تباہ و برباد ہو چکے تھے...

..چند گٹھڑیاں تھیں جو لپیٹ کر انھیں میتوں کے نام پر دے دی گئیں تھیں

ابراہیم ہاؤس میں بی جان اور بڑی ماں کے ماتم، آہیں اور سسکیاں گونج رہیں تھیں...

..روحا کو اس سب سے بے خبر رکھا گیا تھا وہ تو پہلے ہی بیمار تھی

وہ تینوں بلکل نہیں روئے تھے ...کس کس کو روتے ...اور کیوں روتے اپنے

..خاندانوں کا بدلہ جو لینا تھا

..جو بننا تھا executioners انھوں نے

... انھیں دنوں کسی بھی طرح کراچی کے سب سے بڑے ڈان طیفے سے ملے

.ان کی آنکھوں کی وحشت اور درندگی طیفے کو پسند آئی

..اتنی سی عمروں میں طیفے نے انھیں گنز تھما دیں

..مگر پاشا نے وہ استرا تھاما جس سے وہ شیو کر رہا تھا

طیفے کے آدمی انھیں ان لوگوں تک لے کر گئے تھے ..جنھوں نے اپنے کسی ..مقصد کے حصول کے لیے ہوٹل اڑایا تھا

وہ قریباً دس غنڈے تھے ..جنھوں نے سپاری لے کر ہوٹل آنے والی ایک ہستی کو .مارنا تھا مگر ان کی درندگی کئی خاندانوں کو نگل گئی تھی

...ان تینوں نے کچھ ہی دیر میں لاشوں کے ڈھیر بچھا دیئے تھے

.اسی طرح خون میں رنگے ہاتھوں اور اپنے کپڑوں کو لے کر وہ گھر واپس لوٹے تھے

جب صدمے سے نڈھال بی جان کی بوڑھی آنکھوں نے خون میں نہائے اپنے پوتے اور اس کے دوستوں کو دیکھا

..تو صدمے سے نڈھال ہو گئی

سوہم خان یہ کیا کر کے آ رہے ہو ...بی جان چلائیں

..اپنے خاندانوں کی موت کا بدلہ لے کر آ رہے ہیں بی جان ..وہ اطمینان سے بولا

بی جان نے نے بہت واویلا مچایا .. سوہم اور پاشا کو دو چار تھپڑ بھی جڑے .. مگر وہ اطمینان سے کھڑے رہے..

کیونکہ بدلہ لے کر سکون محسوس کر رہے تھے.

پھر پولیس ان تک بہت جلد پہنچ گئی..

بی جان صدمے سے نڈھال بڑی ماں کے ساتھ روحا کو لے کر فیصل آباد اپنی حویلی آگئیں..

وہ پوچھتی رہتی کہ سب کہاں چلے گئے .. مگر بی جان کہ پاس اسے بتانے کو کچھ بھی نہیں تھا..

ادھر وہ تینوں جیل میں تھے جب انھیں دنوں کچھ ضروری کام سے میجر عاصم حسین اپنے کسی کام سے جیل ائے اور ان تینوں اتنے کم عمر لڑکوں کو جیل میں دیکھ کر اور ان کی ہسٹری سن کر حیران ہوئے..

میجر عاصم نے ان کا کیس اپنے ہاتھوں میں لیا تھا..

میجر عاصم کا بھی خاندان ایک دہشتگردی کے واقعہ میں ختم ہو چکا تھا..

اانھیں دنیا کی نظر سے چھپانا ضروری تھا سو میجر نے انھیں ایک مہربان سی ہستی ریشماں کے پاس بھیجا تھا.

جو تھی تو ایک خواجہ سرا مگر دنیا کی ٹھوکروں نے اسے بے سہارا اور زمانے کے ستائے لوگوں کے لئے سہارا بنا دیا تھا...

وہ میجر عاصم کے کہنے پر ایسے بچوں کی اپنے پاس رکھتی تھی....

پھر ایک دن سوہم حویلی چلا آیا.

بی جان حیران ہوئیں ..اور یہ سوچ کر کہ وہ جیل سے بھاگ آیا ہے انھیں اور طیش آیا

بی جان نے اس کی بات سنے بغیر اس سے اپنا ہر تعلق توڑ لیا ....اور اسے حویلی سے نکل جانے کو کہا..

وہ بھی انھیں کا پوتا تھا ...تن فن کرتا بغیر اپنی بات سنائے ہر تعلق توڑتا وہاں سے چلا آیا..

پھر ریشماں تھی ..اور وہ..

میجر عاصم اور ریشماں نے مل کر ان کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھا..

راسم ان کے پاس تب آیا ..جب وہ بیس سال کا تھا.

ماں باپ نے چاؤ میں جلدی شادی کر دی.

جب اسی کی بیوی نے دولت کے حصول کے لئے اس کے پورے خاندان کو ..

زہر دے کر مار ڈالا تھا..

...تب راسم کے ہاتھ سے پہلا قتل اس کی اپنی بیوی کا ہوا تھا

.بے تحاشا نفرت تھی اسے عورت ذات سے..بے اعتباری اور بد اعتمادی تھی

مگر فانیہ کے پہلے دن کے بولے گئے چند جملے اسے حیوان سے انسان بنا گئے تھے

اس کے جزبات جگا گئے تھے

..ایک چھوٹی سی لڑکی نے اس کی دنیا تہہ وبالا کر دی تھی

.اسے بھی میجر عاصم جیل سے نکال کر ریشماں کے پاس لائے

کومل ریما اور رجا ریڈ لائٹ ایریے سے ادھڑی ہوئی حالت میں بھاگ کر ریشماں کے پاس پہنچیں تھیں جنھیں ان کے اکثر اپنے ہی انھیں وہاں تک پہنچانے کا سبب بنے تھے..

کوڑے کے ڈھیروں سے ان کی لاشیں ملتیں اگر ریشماں کے آدمی بروقت ان کی مدد نا کرتے..

وہ ریشماں نہیں ماں تھیں ..ان سب کی پرورش کرنے والی ماں.

جس کے پاس زمانے کے ستایے ٹھکرائے خواجہ سرا سمیت لوگ اکٹھے ہوتے رہے اور قافلہ بنتا چلا گیا.

وقت کب کسی کے لئے رکتا ہے ..سات سال گزر گئے.

اور اب وہ executioners بن چکے تھے..

مضبوط، طاقتور چٹانی اعصاب کے مالک

یہی نہیں ...ڈگریاں ان کے پاس تھیں تو وہ میجر عاصم کے لئے پرائیویٹ ڈیڈیکٹیوز کا کام کرتے تھے..

باقاعدہ کوئی فیلڈ جوائن نہیں کی..

کرتے تو قانون کے پابند ہو جاتے ....جو وہ ہرگز نہیں چاہتے تھے..

مگر ان کے ایک ایک قدم سے میجر عاصم باخبر رہتے..

پاشا نے تو اپنا قانون بنانا تھا ..جس میں جب ظلم کرنے والا ہر حد پار کرتا تو اس کی موت طے ہوتی..

یہ میجر کی ہی سپورٹ تھی کہ ان کا نام کہیں بھی نہیں آتا تھا..وہ ہر جگہ اطمینان سے اجا سکتے تھے.

نیٹ ورک بہت مضبوط تھا ان کا.

جس مجرم، درندے، دہشت گرد، ظالم جابر کے آگے قانون بے بس ہوتا

میجر اس کا نام پاشا کی ڈیتھ بک میں ڈال دیتے تھے..

پھر نا کوئی عدالت، نا کاروائی ..نا گواہ نا ثبوت

نا وکیل نا جج

....پاشا کی عدالت میں ہر درندے کو بس سزائے موت ملتی تھی

.....بس سزائے موت

مگر پاشا نے ہی ان تینوں سمیت خود سے یہ وعدہ کیا تھا کہ ساری زندگی خود کو یونہی معاشرے کی ان کے اپنے طریقے سے صفائی میں وقف کر دیں گے

...کبھی خاندان نہیں بنائیں گے

...تھا Bloody Love مگر یہ سالہ

کہ رگوں میں خون بن کر executioners خونی عشق ... .......جو ان دوڑنے لگا تھا

..جس سے نجات ممکن نہیں تھا

بھی اس عذاب کی لپیٹ میں خود کو آنے سے deadly Pasha اور تو اور نہیں روک پایا تھا...

..سوہم خان تو بچپن سے روحا کے لئے شدت پسند تھا

...کبیر بھی نا بچا

....سوہم خان ...کیا کہا ڈاکٹر نے

پاشا کی کرب میں ڈوبی آواز سن کر سوہم ماضی کے جھروکوں سے نکل کر حال میں واپس آیا...

....کچھ خاص نہیں ...بلکل ٹھیک ہیں بھابھی

.وہ اطمینان سے بولا ....رحاب بول پائے گی یہ سرپرائز ہی رکھا

.. تبھی پاشا کا فون رنگ ہوا

..ٹونی کا نمبر دیکھ کر ماتھے پر بل آئے

..مگر فون یس کر کے کان کو لگایا

....یس بولو ٹونی

سر زمل میم .....ہوسٹل سے اپنی کسی دوست کے گھر جانے کی پلاننگ کر رہی ہیں .. طلاق کے پیپر دوبارہ بنوائیں ہیں..

.اس طلاق کے بعد شاید وہ اپنے دوست کے بھائی سے شادی کا ارادہ رکھتی ہیں

پاشا کو آگ لگی..فائن میں آ رہا ہوں ..زمل میم کی لگتا ہے ٹانگیں ٹوٹیں گی میرے ہاتھوں سے...پاشا نے انگارے چبائے

کبیر زمل کے نام پہ بے تحاشا چونکا..مگر اس بپھرے شیر کو کچھ کہنے یا اسے روکنے کی ہمت تو کسی میں بھی نہیں تھی..

ویسے بھی جب سے زمل کا معاملہ پاشا کے سپرد ہوا تھا کبیر نے تو مکمل لاتعلقی ہی اختیار کر لی تھی..سو چپ چاپ بیٹھا رہا

پاشا بھناتا اٹھا.

سو ہم خان میں اسے اس حالت میں نہیں دیکھنا چاہتا.خیال رکھنا اس کا...میں زمل کو لینے جا رہا ہوں..

یہ کہتا وہ کچھ بھی سنے بغیر لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے جا چکا تھا...

..سوہم خان نے افسوس میں سر ہلایا

کیونکہ اب زمل میڈم تو گئیں تھیں کام سے

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺
🌺🌺

زمل اپنا گھر چھوڑ کر ہوسٹل آئی تھی

اپنی دانست میں وہ دنیا سے اور کبیر ابراہیم سے چھپ گئی تھی

نہیں جانتی تھی اب اس کے پل پل کا پاشا نے حساب رکھا ہوا ہے

بڑی چھپ کر پھر پیپر بنوائے تھے

.اور اب  عمل کرنے کی باری تھی

کا عتاب سہنا ہوگا deadly Pasha مگر نہیں جانتی تھی ..اس سے پہلے

....اسے

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

..سر میم کو ہوش آگیا آپ مل سکتے ہیں ان سے

..نرس نے آکر سوہم کو کہا

...سوہم روم کی طرف آیا

..وہ ٹھیک تھی ..اور اٹھ کر بیٹھی تھی

..کیسی ہیں آپ ....سوہم نے مسکراتے پوچھا

..اس نے سر ہلایا

آپ کو پتا ہے آپ کا آپریشن ہوا ہے اب آپ بول پائیں گی..مگر یہ بات صرف مجھے
...پتہ ہے پاشا بھائی کے لئے سرپرائز ہی رکھا ہے میں نے

جانتی ہوں.میں سب سے پہلے ان کے سامنے انھی کا نام بولنا چاہتی ہوں ..اس
نے اشارہ کیا ..اور شرم سے نظریں جھکا لیں

...سوہم نیچے منہ کر کہ مسکرایا

...کدھر ہیں وہ

ناراض ہیں آپ سے ..آپ انھیں بتائے بغیر وائٹ پیلس سے کیوں نکلیں ....کہتے
..ہیں آپ کو اس حالت میں نہیں دیکھ سکتے اس لئے چلے گئے

...رحاب نے اداسی سے سر جھکا لیا

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

..پاشا وہاں سے سیدھا زمل کے گھر آیا تھا

..بابا رخصتی کی اجازت ہے؟میں اسے لینے آیا ہوں ...اس نے دو حرفی بات کی

..بابا حیران ہوئے

مگر بیٹا وہ کہاں ہے مجھے نہیں معلوم ..بابا کی آنکھیں نم ہوئیں ..کیسا باپ ہوں

..اپنی بیٹی کا خیال نہیں رکھ سکا

آپ کیوں پریشان ہوتے ہیں ...اب وہ آپ کی نہیں کبیر کی زمہ داری ہے ..اور ہمارے گھر کی عزت ہے ..ہم غافل نہیں ..مجھے معلوم ہے وہ کہاں ہے .. محفوظ اور سہی سلامت ہے آپ بس اجازت دیں..

بابا کی آنکھیں تشکر کہ احساس سے بھیگیں..

بیٹا اب وہ تمھارے گھر کی عزت ہے تو میں کون ہوتا ہوں اجازت دینے والا..

مگر تم لوگوں کے اتنا خیال رکھنے سے میں یہ تو جان ہی گیا ہوں کہ وہ اب محفوظ ہاتھوں میں رہے گی..

نادان ہے میری بیٹی بس معاف کر دینا اسے..

زمل ہوسٹل کے ڈرائینگ روم میں وکیل کے سامنے بیٹھی پیپر پڑھ رہی تھی..

چند ضروری باتوں کی ڈسکشن کے بعد وہ پین اٹھا کر سائن کرنے کے لئے پیپرز پر جھکی جب

..دھاڑ سے دروازہ کھول کر بے حد خطرناک تاثر لیے پاشا اندر داخل ہوا تھا

.ٹانگ کی ایک ہی بھرپور ضرب سے شیشے کا ٹیبل دیوار سے ٹکرا کر چکنا چور ہوا تھا اور پیپر ہوا میں بکھر گئے.

زمل نے خوفزدہ نگاہوں سے اپنے جیٹھ جی کہ بھیانک تاثرات کو ملاحظہ کیا ..اور سہم گئی

وکیل کی بد قسمتی تھی جو Deadly Pasha کے ہتھے چڑھ گیا تھا.

منٹوں میں اس کو دھنکا تھا پاشا نے

پلیز سٹاپ اٹ .. بس کریں یہ کیا کر رہے ہیں آپ...

پاشا زمل کی جانب بڑھا تھا.

جب ایک زناٹے دار تھپڑ پڑا تھا اسے

کہ دن میں چاند تارے نظر آنے لگے.

وکیل موقع پا کر اس جلاد سے اپنی جان چھوٹتے دیکھ رفوچکر ہو چکا تھا...

کیوں ..کیوں کر رہی ہو ایسا ..پہلے پیپر بنوائے ٹھیک ..گھر سے نکلی ٹھیک..کبیر کی ..خاطر .وہ بھی نظر انداز کر گیا میں ..مگر ابراہیمز کی عزت کا کیوں تماشہ بنا رکھا ہے ..کیا میں پوچھ سکتا ہوں ..وہ غرایا

..زمل سسک پڑی

کبیر نے کچھ زیادہ ہی سر چڑھا رکھا ہے تمھیں.اس کی جگہ میں ہوتا بابا کی پرمیشن کے بغیر گھر سے نکلنے کی جرات پر ٹانگیں توڑ دیتا تمھاری ..اس کی محبت نظر نہیں آتی تمھیں ..اندھی ہو گیا ..سیف کی ڈیتھ ہوئی اس میں کبیر کی کیا غلطی ...زرا وضاحت ...دو مجھے ..یہ اس کا نصیب تھا ..اس کی اتنی ہی زندگی تھی

تمھاری مدر کی ڈیتھ ہوئی اس وقت تم ان کے پاس تھی تو کیوں نہیں روکا جانے سے انھیں ..بتاؤ زرا مجھے

پاشا آج اس کے بخیے ادھیڑنے پر تلا ہوا تھا.

پلیز چپ کریں ..سٹاپ اٹ ....خاموش ہو جائیں ..وہ کانوں پر ہاتھ رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر روئی..

پاشا نے کچھ بھی کہے بغیر اسے بازو سے دبوچا..

زمل کی روح فنا ہوئی..

گھسیٹتا باہر لا کر گاڑی میں دھکیلا..

..کک ...کہاں؟ میں نن.. نہیں

شٹ اپ...بابا سے رخصتی کی پرمیشن لے چکا ہوں میں ..اب زمل کبیر ابراہیم

..چپ چاپ بیٹھی رہو

...پاشا دھاڑا

وہ اس جلاد کے خوف سے بے آواز سسک پڑی

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺
🌺🌺

..اگلی رات تک وہ زمل کو لئے وائٹ پیلس پہنچ چکا تھا

مجھے کہیں نہیں جانا ...وہ گاڑی میں کونے پر دبکی ...کبیر ابراہیم کے کمرے میں
..پہنچنے کے خوف نے اس کی روح فنا کی تھی

..پاشا نے اسے بازو سے پکڑ کر باہر نکالا

..اس نے گاڑی کا دروازہ دبوچا

..گڑیا مجھے اور سختی کرنے پر مجبور مت کرو ...پاشا نے دانت پیسے

..گھسیٹتے اندر لایا

..لاکر ریشماں کے قدموں میں پٹخا

...اسے تیار کر کہ کبیر کے کمرے میں پہنچائیں ریشماں

...وہ کہتا واپس مڑنے لگا

رحاب گھر آگئی ہے پاشا ...ریشماں نے کہا تو ایک سیکنڈ کے لیے اس کے قدم تھمے مگر پھر وہ تن فن کرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا ..

و جو بڑی مشکل سے کھڑکی تک آکر اس دشمن جاں کو دیکھ رہی تھی .اسے جاتے دیکھ آنکھوں سے آنسو گالوں پر لڑھکے....

...ریشماں نے نرمی سے روتی زمل کو زمین سے اٹھایا

..ارے ہٹ پگلی ...جانے دے اسے ..باہر سے یونہی ہے پتھر

مگر دل کا برا نہیں

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺
🌺🌺

ایک ہفتہ گزر چکا تھا ...سوائے راسم کے ان تینوں میں سے کسی نے وائٹ پیلس

..میں قدم بھی نہیں رکھا تھا

..راسم فانیہ کا بے تحاشا خیال رکھ رہا تھا

زمل سکون میں تھی کہ کبیر آیا ہی نہیں..

سوہم خان روحا کا سارا خون جلا چکا تھا اب بس وہ یہ انتظار کر رہی تھی کہ کب وہ آلئے اور کب روحا اس کا منہ نوچے....

رحاب اپنا زخم ریکور کر چکی تھی ..مگر بولی نہیں ..یہ بھی ابھی سب کے لئے سرپرائز ہی تھا...

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

سوہم اپنے ایک خاص اڈے پر بیٹھا ..پاشا اور کبیر کے ساتھ ان سے کچھ اہم معاملات پر ڈسکس کر رہا تھا.

وہ جانتا تھا پاشا ابراہیم ہاؤس میں رکا ہے ..جب وہ بہت زیادہ اپ سیٹ ہوتا تھا تو ابراہیم ہاؤس رکتا تھا اور اب وہ ایک ہفتے سے وہیں تھا..

سوہم نے کچھ خاص پلین کر رکھا تھا ..پاشا بلکل انجان تھا.

اس نے ابراہیم ہاؤس کو دلہن کی طرح سجوایا تھا.

اب بس دلہن پہنچانی باقی تھی

ریشماں کو ضروری ہدایات دے دی تھیں...

جس پر عمل بھی ہو چکا تھا..

..ریشماں نے اس کے نا نا کرنے کے باوجود اسے ساڑھی پہنوا کر تیار کروایا تھا

ریشماں نے اسے بتا دیا تھا کہ اسے پاشا کہ پاس بھیجا جا رہا ہے تو وہ بوکھلائی

....مگر ریشماں نے اس کی ایک نا سنی تھی

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

.پاشا رات کے دس بجے ابراہیم ہاؤس داخل ہوا تھا

.یہ ایک جدید طرز پر بنا ایک انتہائی خوبصورت بنگلہ تھا

..اندر داخل ہوکر حیران ہوا

ہر طرف جیسے گلاب موتیے اور گلاب کی پتیوں کی چادریں سی بچھا دی گئیں تھیں...

.وہ سیکنڈوں میں سمجھ گیا سوہم خان نے آج اسے کیوں دن بھر الجھا کر رکھا تھا

وہ دشمنِ جاں یہیں کہیں آس پاس اس گھر میں موجود ہے یہ سوچ کر گہرا سا مسکرایا..

تو مسز پاشا ابراہیم میرے ایک ایک پل کی تڑپ کی سزا بھگتنے کو تیار ہو جاؤ..نیچے مکمل خاموشی تھی..

.وہ سمجھ گیا وہ کہاں ہو سکتی ہے

رحاب پھولوں سے سجی اس چھت پر بیٹھی بری طرح نروس ہو رہی تھی ..جہاں چار بڑے کمروں کے آگے برآمد کے بڑے بڑے پلر بھی پھولوں سے ڈھانپ دیئے گئے تھے.

کشادہ چھت، رات کا وقت، معنی خیز خاموشی، پھولوں کی مسحور کن خوشبو

اس کا نروس ہونا بنتا تھا.....

بھاری بوٹوں کی مخصوص سیڑھیاں چڑھتی دھمک سن کر وہ جی جان سے لرزی تھی..

فوراً ادھر ادھر دیکھا اور برآمدے کے بڑے سے پلر کے پیچھے چھپ گئی..

اس نے کہا تھا کہ رحاب اگر اس سے دور ہوئی تو وہ اپنے ہاتھوں سے اس کی جان لے گا.

اب وہ کیسے اسے سزا دے گا..کیسے جان لے گا..یہ تو وہ خود بھی نہیں جانتی تھی..

..پاشا چھت پر آیا تھا..چاروں اور نظر دوڑائی..تیزی سے آگے بڑھا
..پلر سے اچانک اس کی کلائی تھام کر اپنے سامنے کر کے پلر سے لگایا
...بلو ساڑھی میں نیلی پڑتے خوف سے اس نے سختی سے آنکھیں بند کیں تھیں

جب بازوؤں سے تھام کر وہ اس کی شہہ رگ جتنے قریب آیا

سزا کی لسٹ کافی طویل ہے جان ...آج رات تو بہت کچھ سہنا ہے .ابھی سے گھبرا گئیں...

بھاری بوجھل گھمبیر سرسراتا لہجہ اس کی روح فنا ہوئی.

اس کی گلے پر گولی کے نشان کی جگہ دہکتے لب رکھے...

ایسے ہی پیار کرتے وہ لبوں کے بہت قریب آیا..

جو جو کہوں گا ...کرتی جاؤ ...فی الحال مجھ سے اظہارِ محبت کرو ابھی اور اسی وقت..اشاروں سے ہی کر دو

وہ دو قدم پیچھے ہٹ کر ہاتھ سینے پر باندھ کر اطمینان سے اسے دیکھے گیا..

رحاب کی اٹکی سانس بحال ہوئی..

یعنی وہ بول سکتی ہے پاشا اس بات سے انجان ہے ..وہ اس سے فائدہ اٹھا سکتی ہے..

مگر اس سے آگے اسے پاشا کا کیا کیا پاگل پن جھیلنا پڑے گا ..سوچ کر ہی رونگٹے کھڑے ہو گئے..

I love you.....اس نے اشارہ کرنا شروع کیا

مجھے سمجھ نہیں آئی...پاشا نے اطمینان سے کہا

Seriously..........

.رحاب جھنجھلائی ...اور چہرہ ہاتھوں سے چھپا لیا

..وہ دشمن جاں پھر ایک بار بہت قریب آیا

....اچھا صرف ایک مرتبہ اور

...رحاب نے پھر اشارہ کیا

..پاشا نے مدہوش سا ہو کر اس کی کمر کے گرد بازو حمائل کیے

وہ بے تحاشا گھبرائی.

...پپ ...پاشا

پاشا نے بے تحاشا حیرت سے دیکھتے اس کے لرزتے نرم وگداز لبوں سے اپنا نام سنا...

...کیا کہا ایک مرتبہ اور کہنا

..پاشا ....وہ اس کی حیرت انجوائے کرتی اطمینان سے بولی

پاشا کہ زہن میں سوہم کی باتیں گونجیں کہ وہ کیوں کہہ رہا تھا کہ کچھ لوگ حادثوں سے بھی آواز کھو دیتے ہیں مگر علاج سے ٹھیک ہو جاتے ہیں..

او تو ڈئیر وائفی سرپرائز تھا یہ ...دنیا کا سب سے زیادہ خوبصورت سرپرائز تھا ..یہ کہہ کر وہ مدہوش سا ہوتا اس کے لبوں پر جھکنے لگا جب وہ بدک کر پیچھے ہٹی ..

ایک اور سرپرائز ہے آپ کے لئے ..

واٹ .....

اپنی آنکھیں بند کریں .....

پاشا نے فوراً آنکھیں بند کیں ...

مگر وہ کھلاکھلاتی نیچے بھاگ چکی تھی ...پائل کی سیڑھیاں اترتی چھنکار سنائی دی وی پھر مسکرایا

.....آہاں پاشا ابراہیم سے چالاکی

..وہ اطمینان سے نیچے کی طرف بڑھا

..رحاب نے نیچے بیٹھ کر پاوں سے پائلیں نکال کر آہستگی سے ایک سائیڈ رکھی اور منہ پر ہاتھ رکھ کر گہری مسکرائی

نازک پاؤں سینڈل سے بھی آزاد کر دئے جس سے اب اس کے چلتے قدموں کی چاپ سنائی نہیں دینے والی تھی.

...لاؤنج میں ملگجا سا اندھیرا تھا ..وہ صوفے کے پیچھے چھپی

پاشا مبہم مسکراتا لاؤنج میں داخل ہوا

Ohhhh...... She wants to play

Then let's play baby......

...اپنے آپ سے مخاطب ہوا

پینٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے اطمینان سے کھڑا اس کی خوشبو اپنے آس پاس محسوس کر رہا تھا ..

..رحاب دبے قدموں اس کی پشت سے نکل کر باہر بھاگنے کے ارادے سے نکلی

..مگر کیا پاشا ابراہیم کو ڈاج دینا اتنا ہی آسان تھا

بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر اس کے پیٹ کے گرد ہاتھ لپیٹ کر اسے خود میں بھینچا...

اچانک افتاد پر وہ بوکھلائی ...مگر اب تو پاشا کی پرشدت گرفت میں بری طرح پھنس چکی تھی..

کوشش بھی مت کرنا بے بی ....آج بچ نکلنا ناممکن ہے ..پاشا نے دہکتے لب اس کے پچھلے گلے پر رکھے

پاشا ...آپ نے چیٹنگ کی ہوگی ..اس نے منہ پھلایا

..پاشا نے ایک جھٹکے سے اس کا رخ اپنی جانب کیا تھا

آہاں .....ابھی تو میں نے سٹارٹ ہی نہیں کی ..کمر پر سرسراتے ہاتھ ڈوری میں

..الجھے جھٹکے سے ڈوری ٹوٹ کر موتی جا بجا بکھرے تھے

رحاب کی روح فنا ہوئی

....پپ ...پاشا ..وہ .میں

اشششش ...پہلے میں تمھاری آواز سننا چاہتا تھا ..مگر آج یہ تمھاری آواز مجھے بری طرح ڈسٹرب کر رہی ہے...

پاشا نے ایک ہاتھ اس کی کمر کے گرد لپیٹ کر دوسرا گردن کے گرد لپیٹا

یہ کہہ کر پاشا نے رحاب کی سانسوں کی خوشبو کو اپنی روح میں اتارنا شروع کیا تھا.....

رحاب اس کی باہوں میں پگھلی...

پرحدت قربت سے رحاب کی جان پر بن آئی ....مگر پاشا تھا کہ سیراب نہیں ہو پا رہا تھا..

آخر اسے آزدی بخش کر جھٹکے سے بازوؤں میں اٹھایا...

..رحاب نے گھبرا کر سینے میں منہ دے لیا

..اپنے کمرے میں داخل ہوا جو کے گلابوں سے بڑے شاندار طریقے سے سجایا گیا تھا

..کہاں کی سزا کونسی سی سزا ...وہ مکمل اپنے ہوش اڑا بیٹھا تھا

...لا کر اسے بیڈ پر لٹایا ...وہ مچلی

مگر آج پاشا رکنے والا نہیں تھا ..نرمی سے اپنے اور اس کے بیچ آزار بنتا وہ پلو

.ہٹایا ...اور اس کے لبوں پر جھکتا چلا گیا

لمحہ بہ لمحہ پگھلتی رات میں پاشا نے رحاب کے وجود کو خود میں سمیٹ کر اپنے

.عشق اور جنون کی داستان لکھی تھی

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

..اگلا دن کافی روشن اور خوبصورت طلوع ہوا تھا

..پاشا کی فون کی رنگ سے آنکھ کھلی تھی

.زرا سا جھک کر دیکھا تو اس کے کشادہ سینے پر رحاب گہری نیند میں سوئی ہوئی تھی

ہاتھ دراز کر کے فون اٹھایا تو ریشماں کا نمبر تھا ..بہت نرمی سے رحاب کو تکیے پر
..شفٹ کیا اور فون لئے ڈریسنگ روم میں آکر یس کر کہ کان کو لگایا

جی ریشماں...

ایمر جنسی میٹنگ ... سب بیسمنٹ میں پہنچو .. ریشماں نے دو حرفی بات کی.

جو حکم ... کہہ کر فون رکھا .. اب کیا ہو گیا ... یقیناً کوئی غیر معمولی بات تھی....

کمرے میں آیا ... رحاب کو اکیلا یہاں نہیں چھوڑ سکتا تھا..

بیشک نوکروں کی فوج تھی..

مگر وہ اس کی وائٹ پیلس موجودگی سے ہی مطمئن ہو سکتا تھا.

سو بیڈ پر اس کے قریب گیا..

...رحاب ....اٹھو جان

جھک کر عقیدت سے ماتھے پر بوسہ لیا ...وہ ساری رات کے اس کے پاگل پن اور شدتوں سے چور گہری نیند میں تھی..

...پاشا گہرا سا مسکرایا

...دوبارہ جھک کر اس کی کان کی لو کو لبوں سے کاٹا ..وہ کسمسائی

..مگر کروٹ بدل کر سونے کے چکروں میں تھی

.جب پاشا نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اٹھا کر بٹھایا اور خود میں بھینچا

وہ گڑبڑا کر اٹھی ...مگر سامنے اسے آنکھوں میں پھر شرارت کا ایک جہان لئے مسکراتے دیکھ برا سا منہ بنایا...

وہ یوں بھی کھلے بالوں ..ڈھیلی سی ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں اس کا ضبط آزمانے پر تلی بیٹھی تھی..

پاشا میں نے سونا ہے ..نیند سے بوجھل خمار آلود نگاہوں سے اس نے التجا کی.

اور مجھے تمھیں جگانا ہے ہر صورت ..پاشا نے جھک کر اس کے کندھے پر ہلکے سے دانت گاڑھے..

وہ مچلی...

...آپ بہت برے ہیں

اور غصے والا بھی ہوں ..پاشا نے لب دانت تلے دبایا

..وہ تو کچھ زیادہ ہی ..رحاب نے منہ بنا کے شکایت لگائی

اور پیار کرنے میں بھی سب سے آگے ہوں ...رات ثابت کر چکا ہوں ...اور ثبوت دوں ..پاشا نے کہتے اس کی کمر میں انگلیاں پیوست کر کے اسے اور خود میں بھینچا ..

خفت سے سرخ چہرہ لئے اس کی نیند بھک سے اڑی تھی ..اسے رات والے جنونی روپ میں واپس آتا دیکھ..

میں اٹھ گئی .. معصومیت سے آنکھیں جھپک جھپک کر اسے کہا...

پاشا نے بے ساختہ قہقہہ لگایا تھا...وہ مبہوت سی اسے ہنستے دیکھے گئی .. بلکل بے اختیاری اس کے گال پر ہاتھ رکھ کر جیسے وہ خوبصورت ہنسی محسوس کرنے کی کوشش کی....

پاشا نے چونک کر اسے دیکھا ..اس نے جلدی سے ہاتھ ہٹایا..

...میں تو سمجھا میں ہی چالاک ہوں پر میری وائفی تو مجھ سے بھی دو قدم آگے نکلی رات اشاروں میں ہی ٹرخا دیا ..مگر اب منہ سے بولے گی میری جان کہ اسے مجھ سے کتنی محبت ہے ..

پاشا نے سکون سے بول کر رحاب کو بے سکون کیا..

آپ سے کس نے کہا کہ مجھے آپ سے محبت ہے ..رحاب نے چالاک بننے کی کوشش کی..

مگر سامنے پاشا تھا..

اچھا ...ایسے تو مت بولو جان ..کچھ لوگوں کو تو میری محبت نے چور تک بنا دیا تھا.آدھی رات کو چوری کرتے پھرے کچھ لوگ ..

...پاشا نے اس کی محبت کی ہانڈی بیچ چوراہے پھوڑی

اور اسے لگ رہا تھا اس رات پاشا نے اس کے ہاتھ میں موجود اس کی تصویر نہیں دیکھی تھی
..

پاشا پلیز ....شرم سے دوہری ہوئی اس نے پاشا کے سینے میں منہ دیا ..پاشا پھر ہنستا چلا گیا..اور اسے بھر پور طریقے سے خود میں سمیٹا.

..پاشا تو چاہتا تھا یہ میجیکل پل کبھی ختم ناں ہو ..پر مجبوری تھی

..اٹھو جان فریش ہو کر جلدی سے چینج کرو ..ہمیں وائٹ پیلس جانا ہے

..اندھے کو کیا چاہیے تھا دو نین ...فوراً اس کی پناہوں سے نکل کر بھاگی

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

پاشا رحاب کی سنگت میں وائٹ پیلس داخل ہوا تھا اس کے پیچھے سوہم اور کبیر اندت داخل ہوئے تھے.

سوہم خان کو دیکھ کر روحا نے منہ پھلایا....

سوہم کے دل کی دھڑکن اس دشمن جاں کو دیکھ کر بے ترتیب ہوئیں ..بے قرار نگاہیں بس دیدار کرنا چاہتی تھیں

مگر اس ظالم لڑکی نے زیادہ موقع دیا نہیں..

فورا منظر سے غائب ہوئی.

سوہم نے دانت پیسے..

ضروری میٹنگ نا ہوتی تو ابھی اٹھا کر ...لے جا کر بیڈ پر پٹختا...

مگر ابھی انھیں بیسمنٹ جانا تھا.

کبیر کو دیکھ کر زمل نے پہلو بدلا ..اور فوراً وہاں سے کھسک گئی..

جو کہ کبیر نے مبہم سی مسکان کے ساتھ نوٹ کیا....

رحاب کا شرمایا لجایا روپ دیکھنے کے قابل تھا وہ بھی فورا اپنے روم میں بھاگ گئی

وہ سب بیسمنٹ کی طرف آئے..

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

بیسمنٹ میں پاشا سربراہی کرسی پر بیٹھا تھا .اس کے پیچھے سوہم خان اطمینان سے کھڑا تھا .. جیسے اس کا دایاں بازو ہو..

سامنے ریشماں تھی.

جی ریشماں حکم ..پاشانے بات کا آغاز کیا.

...تم سے کوئی ملنا چاہتا ہے پاشا

.کون پاشا بے تحاشا چونکا

ہم نے بہت کہا کہ وہ ہمیں اپنا مسئلہ بتا دے مگر ایک ہی ضد کے اسے تم سے

...ملنا ہے

بلائیں ...پاشا نے سنجیدگی سے کہا ..جب ایک عمر رسیدہ عورت جھکے کندھوں

آنسوؤں سے تر چہرہ لئے سامنے آئی

..کرسی پر بٹھائیں انھیں ..پاشا نے کہا

..جلدی بولیں اماں ..کیا مسئلہ ہے ..پاشا نے بے چینی سے پوچھا

..بیٹا ظلم ہو گیا ..مجھے انصاف چاہیے ..میری بچی کی زندگی برباد کر دی ظالم نے

..تفصیل بتائیں مائی ...یقیناً انصاف ہو گا

سندھ کے چھوٹے سے گوٹھ میں رہتی ہوں ..ایک بیٹی ہے .میرا شوہر میں اور میری بیٹی جاگیر دار کے گھر کام کرتے تھے ..میری بیٹی پر گندی نظر تھی اس کی شادی کے دن رکھے تو گھر سے اٹھا کر لے گیا ..کہتا ہے شادی تک یہ میری بیوی بن کر رہے گی ..پھر رخصت کر دینا ..روز درندگی کرتا ہے میری بیٹی کے ساتھ پولیس کے پاس گئی تو میرے شوہر کی ٹانگیں توڑ دیں..ہر طرف سے مایوس ہونے کے بعد ہی یہاں آئی ہوں ..

..مائی سینا کوبی کرتی پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی

..وہاں پر موجود ہر فرد کی آنکھوں میں خون اترا

تمھاری بیٹی آج رات بازیاب کروا لی جائے گی سہی سلامت مگر .کیسا انصاف چاہیے

.....مائی ...کیا سزا طے کی ہے اس درندے کے لیے ..پاشا کا سرسراتا لہجہ

...مائی چونکی

گوٹھ کی کوئی بھی بچی محفوظ نہیں اس درندے سے ..اور ایسے درندے کے لیے

...دردناک موت کی سزا ہی ہونی چاہیے

ریشماں ...پاشا نے پکارا

.اجازت ہے ..ریشماں نے اطمینان سے کہا

نام پتہ لکھوا دو مائی ..آج رات کو انتظار کرنا ...بیٹی پہنچ جائے گی گھر ...اور صبح اس درندے کی موت کی خبر پر جشن منانا ..اب جا سکتی ہیں آپ ..وہ اطمینان سے بولا.

...مائی نے ایک پوٹلی نما رومال سامنے میز پر رکھا

..یہ کیا ہے اماں ...راسم نے پوچھا

...سپاری کے لئے پیسے نہیں تھے ..تو بیٹی کا زیور لے آئی

.اس بات پر وہاں موجود سب کہ چہرے پر مبہم سی مسکان آئی

...لے جاؤ مائی اسے ...بیٹی کو ہماری طرف سے شادی کا تحفہ دے دینا

..وہ بہت طاقتور ہے بیٹا ..مائی کو پتہ نہیں کون کون سے خدشہ ستا رہے تھے

فکر مت کرو مائی ...یہ جو میرے پیچھے کھڑا ہے ..یہ جلاد ہے ..اس درندے کے لیے یہی کافی ہے ..پاشا نے سوہم کی طرف اشارہ کیا

....مائی دعائیں دیتی جا چکی تھی

..وہ چاروں طیش کے عالم میں اٹھے تھے ...ریما ساتھ چلو ..پاشا نے حکم دیا

حویلی کے سارے کیمرے فون ہیک کرنے ہوں گے ..وہ سر ہلاتی ساتھ چل دی..

..کیا سزا دو گے پاشا اس درندے کو ...ریشماں نے پوچھا

میجر عاصم کا میسج آیا ہے ....ڈیتھ بک میں نام چلا گیا ہے ..اب دنیا سے ایک
..شیطان کا بوجھ کم ہو جائے گا

.یہ کہہ کر وہ نکلے تھے

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺
🌺🌺

رات کے بارہ بجے کے قریب وہ چاروں اس درندے کے فارم ہاوس کے باہر کھڑے تھے.

منہ پر رومال باندھ کر کور کر رکھا تھا.....

انفارمیشن کے مطابق آج پھر وہ حویلی جانے کی بجائے اس فارم ہاؤس میں موجود تھا.

مائی کی بیٹی بھی یہیں تھی...

یہ اس درندے کا اوور کونفیڈینس تھا جو گارڈز کے نام پہ صرف آٹھ دس لوگ ہی پہرے پر تھے.

جنھیں بڑی آسانی سے وہ قابو کر چکے تھے...

..اطمینان سے اندر داخل ہوئے ...گھوم پھر کر ہر جگہ دیکھ لیا

بیڈ روم سے چیخ و پکار کی آوازیں آ رہی تھیں ..یقیناً وہ اپنی درندگی کا مظاہرہ کر رہا ہوگا..

پاشا اس کمرے کی جانب خونخوار انداز میں بڑھا تھا ...پاؤں کی ایک زور دار ضرب ہی کافی تھی ...دروازہ دھاڑ سے کھلا.

اندر مکروہ قہقہہ لگاتا ..ایک چھوٹی سی لڑکی سے دست درازی کی کوشش کرتا وہ بری طرح چونکا تھا..

کون ہو تم ..وہ دھاڑا ....اتنی جرات.........

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتا پاشا کے تیز دھار آلے نے اس کہ اس ہاتھ پر کٹ لگایا تھا ..جس میں لڑکی کا دوپٹہ تھا..

وہ چنگھاڑا مگر بجلی کی سی تیزی سے دراز سے گن نکالی

پاشا اطمینان سے کھڑا رہا....

اس سے پہلے کہ وہ پاشا پر فائر کرتا ..سوہم نے اس کے ہاتھ کا نشانہ لیا تھا ....اور سوہم خان کا نشانہ کبھی چوکتا نہیں تھا.

اس کے ہاتھ کے پرخچے اڑے تھے..

پاشا اطمینان سے آگے بڑھا اور اس کے ہاتھ سے دوپٹہ لے کر بغیر دیکھے لڑکی کی طرف اچھالا

وہ جاگیر دار موت سامنے دیکھ کر اب چنگھاڑ رہا تھا ..لڑکی اطمینان سے اس درندے کا وہ حشر دیکھ رہی تھی جو اس نے پل پل اذیت سے گزرتے دعا کی تھی کہ اس کے مجرم کو بدترین موت نصیب ہو....

راسم اور کبیر بھی کمرے میں آکر اس کے ارد گرد کھڑے تھے..

سوہم نے اسے پاشا کے سامنے گھٹنوں کے بل جھکایا..

کوئی آخری خواہش؟پاشا نے عادت کے مطابق پوچھا

کون ہو تم لوگ ...اور میری جاگیر میں گھسنے کی جرات پر تمہارے پورے خاندانوں کو .. موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا ..اس کی اکڑ اب بھی جوں کی توں برقرار تھی

موت کہ فرشتے کہہ لو یا جلاد ...دونوں کا ایک ہی کام ہوتا ہے .....شیطانوں کو اس دنیا سے رخصت کرنے کا ...یہ کہہ کر پاشا کا تیز دھار آلہ اس کے جسم پر سانپ کی .. طرح رینگا تھا

...اور جسم کی حساس نسیں کاٹتا چلا گیا

...وہ بری طرح چنگھاڑ رہا تھا

.. مگر موت اس کے تعاقب میں تھی .. کب تک چنگھاڑتا

.. اگر پاشا چاہتا تو ایک ہی وار سے گلا کاٹ کر اسے موت کے گھاٹ اتار سکتا تھا

مگر وہ چاہتا تھا کہ وہ تل تل مرے کیونکہ وہ محسوس کر سکتا تھا کہ پیچھے کھڑی لڑکی بڑی دلچسپی سے یہ نظارہ دیکھ رہی تھی...

وہ لڑکی کو لے کر وہاں سے نکلے تھے..

ریما اور کبیر اسے گھر چھوڑ آئے تھے.

اور اب وہ بڑی شان اور سکون سے وائٹ پیلس داخل ہوئے تھے

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

کبیر اپنے کمرے کی جانب جاتا اس ظالم لڑکی کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا ..جو اس کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کر رہی تھی...

کبیر کے خوف و دہشت سے وہ بے حد خوفزدہ تھی ...نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی ...

کروٹیں بدل بدل کر ہلکان ہو چکی تھی ..مگر نیند نے نہیں آنا تھا نا آئی

دروازہ کا لاک پھر دروازہ کھلنے کی آواز پر جی جان سے لرزی..

آہٹ پر وہ بری طرح بوکھلائی تھی.

اتنے دنوں سے سکون تھا..

کبیر سے ڈر بھی رہی تھی ..گھر سے چلے جانے پر وہ اس کا کیا حشر کرنے والا تھا یہ سوچ سوچ کر تو اس کی راتوں کی نیندیں اڑی ہوئیں تھیں..

سامنے بیڈ پر لیٹی زور سے آنکھیں بند کر کے سوتی بن گئیں....

مگر جب وہ بیڈ کے قریب آیا ...اور اپنی پینٹ میں سے بیلٹ نکالی تو وہ ہڑبڑا کر اٹھی تھر تھر کانپنے لگی..

ماریں گے مجھے ... سہم کر پوچھا..بیڈ سے نیچے اتر کر دیوار سے لگی..

نہیں آرتی اتاروں گا ....ظاہر ہے تمھاری حرکت کا انعام بھی تو دینا ہے تمھیں...

اس نے کہتے ہاتھ پر بیلٹ لپٹی ...اس کی اڑی رنگت دیکھ کر کبیر کو بے تحاشا ہنسی آئی مگر ضبط کر گیا ..

وہ سسک پڑی ...اور کرنا بھی ..کک ..........فوراً دانتوں تلے لب دبا کر منہ میں آئی بات روکی.. کیونکہ وہ پہلے زمل کے پوچھنے پر اچھی طرح بتا چکا تھا کہ اسے اور کرنا کیا آتا ہے ..

کبیر دوسری جانب منہ کر کے مبہم سا مسکرایا...مگر پھر فضا میں ہاتھ لہرایا

اس نے ہلکی سی چیخ مار کر آنکھیں بند کیں ..

کبیر بے حد قریب گیا ...

نرمی سے پینڈینٹ گلے میں پہنائی ...ماتھے پر دہکتے لب رکھے ..اس نے گھبرا کا آنکھیں کھولیں..

اونہوں .....بند ہی رکھو یہ آنکھیں کیونکہ اب جو کروں گا سہہ نہیں پاؤ گی..

کبیر نے اسے تھام کر دیوار سے لگایا ..اور اس کے گداز لبوں پر جھکا...

زمل نے تڑپ کر اس کی شرٹ کالر سے دبوچی.

لمحے کافی فسوں خیز تھے..

چند لمحوں میں ہی زمل سرخ پڑ چکی تھی.

وہ نرمی سے پیچھے ہٹا..

ماتھا اس کے ماتھے سے ٹکایا..

..میری جان....میری بے پناہ محبت ابھی بھی محسوس نہیں کی تم نے

میں کوئی زبردستی نہیں کروں گا.. تمھیں خود ہی سمجھنا ہوگا مجھے ..میری محبت کو ..جو

...میری رگوں میں خون بن کر دوڑ رہی ہے

...یہ کہہ کر وہ دور ہوا ڈریسنگ سے کپڑے نکالے اور واش روم چلا گیا

.زمل نے رکی سانس بحال کی اور اس کی پشت کو گھورا

...کیا تھا یہ بندہ اسے لگا تھا

وہ اسے مارے گا یا زور زبردستی کرے گا اس سے

......مگر وہ تو

افففف میں کیوں اس ان پڑھ جاہل غنڈے کے بارے میں سوچ رہی ہوں

اس نے بری طرح سر جھٹکا......

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

پاشا آدھی رات کے وقت اطمینان سے بیسمنٹ کی سیڑھیاں اتر کر نیچے آیا تھا....

گارڈز ساتھ تھے اس کے

نیچے آکر ایک کمرے میں داخل ہوا ...سامنے ہی کرسی پر بندھے رسیوں سے

جکڑے وجود کے پاشا کو دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہوئے تھے...

..پاشا قدم قدم چلتا اس کے سامنے گارڈ کی رکھی کرسی پر بیٹھا

وہ چند لمحے اسے غور سے دیکھتا رہا اور وہ تیز دھار آلہ اپنی انگلیوں میں گھماتا رہا

..بادشاؤ گھگھیا گیا ...پاشا مجھے معاف کردو ..اب کبھی کسی پر ظلم نہیں کروں گا کبھی

کوئی آخری خواہش؟ پاشا نے اس کی بات پوری ہونے سے پہلے اس سے مخصوص سوال پوچھا..

....نن نہیں مجھے معاف کر دو .. مم میں اپنی کی گئی ہر غلطی کی تلافی کروں گا

سیف کو واپس لا سکتے ہو ...اور جس لڑکی کو تم نے گردن پر گولی مارنے کی کوشش کی بیوی ہے وہ پاشا ابراہیم کی .اسے جو تکلیف ہوئی اس کا مداوا کیسے کرو گے..

تمھیں یہ دو کام نہیں کرنے چاہئیں تھے ...پاشا کا سرسراتا لہجہ بادشاہ کو اپنی دردناک موت سامنے نظر آئی..

اور پھر ہوا بھی یہی ...بادشاہ کے جسم پر رینگتا وہ تیز دھار آلہ .....اس کی دلدوز چیخیں بیسمنٹ کی ساؤنڈ پروف دیواروں سے ٹکرا کر واپس آتی رہیں..

چند منٹوں میں وہ جہنم رسید ہو چکا تھا..

..وہ سکون سے چلتا بیسمنٹ سے باہر آیا

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

..سوہم روم میں داخل ہوا تو تیوری پر بے شمار بل نمودار ہوئے

کیونکہ روح میڈم بیڈ پر موجود نہیں تھی ..جو اپنے نرم وجود میں اس کی ساری تھکن ..سمیٹ لیتی

..وہ سخت تلملایا

..الٹے قدموں واپس ہوا

..سب سے پہلے تو ریشماں سے پوچھنا تھا کہ کہاں ہے وہ

..ریشماں کے روم میں ہلکی دستک دی ...اور اندر داخل ہوا

.ریشماں قرآن پاک کی تلاوت کر رہی تھی

...جب بیڈ پر نظر پڑی اور وہ بھنا گیا

روحا جسے بلکل بھی نیند نہیں آ رہی تھی .. سخت جھنجھلائی ..مگر اس کی آہٹ پاتے ہی سانس اٹک گئی..

....وہ کمفرٹر میں منہ دیئے سوتی بنی رہی

کیا بات ہے سوہم خان کچھ چاہیے...؟ریشماں کو اس کا سرخ غصیل چہرہ دیکھ کر ہنسی ضبط کرنا مشکل امر لگ رہا تھا.

آپ جانتی ہیں ریشماں اچھی طرح مجھے کیا چاہیے ...سوہم نے دانت پیسے

..روح نے کہا وہ ناراض ہے تم سے ..تمھارے ساتھ نہیں جائے گی

روح کے تو اچھے اچھے بھی جائیں گے میرے ساتھ ..وہ تن فن کرتا آگے بڑھا اور ...اس پر سے کمفرٹر گھسیٹا

..وہ بوکھلائی مگر وہ اسے بانہوں میں بھر چکا تھا

اییھھہ ... سوہم خان نیچے اتاریں ہمیں..نازک ہاتھوں سے اس کے سینے پر مکے
.. برسائے

اتار دوں گا ..اپنے روم میں بیڈ پر جا کر ..وہ اطمینان سے بولا ..جبکہ ریشماں کے
.سامنے ایسے فرمان سننے پر روحا کا دل کیا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے
.ریشماں نے دوسری جانب رخ کر کے ہنسی دبائی

افف سوہم خان آپ سب لوگ اتنے بولڈ، بے شرم اور بدتمیز کیوں ہیں ...وہ سخت
.. جھنجھلائی

..جس کا جب دل کیا ....اٹھایا اور سب کے سامنے روم میں لے گیا

تم لوگ جب سے ملی ہو ...اس نے bloody Love تھے تو نہیں .... ہمیں بنا دیا ہے بے شرم ...اطمینان قابلِ دید تھا..

سوہم خان چھوڑیں ہمیں..

روح چپ چاپ چلو روم میں ...یا چاہتی ہو یہیں شروع ہو جاؤں.. سوہم نے دانتوں تلے لب دبایا.

ریشماں قہقہہ لگا کر ہنسی ..کتنا ضبط کرتی.

روح نے اپنا دونوں ہاتھ اس کے لبوں پر سختی سے رکھ کر اس کا بے شرمی سے چلتا منہ بند کیا.

وہ آنکھوں میں شرارت لئے اسے اپنے روم میں لے جانے لگا جب سامنے سے پاشا آتا دکھائی دیا..

روح کا دل کیا ڈوب مرے ...مگر پاشا نے دانتوں تلے لب دبا کر چہرہ نیچے جھکا لیا.. وہ اسے لئے روم میں آیا ..اور اسے نیچے اتارا..

وہ سخت چھٹپائی ..مگر سوہم کو اس کے اسی روپ سے تو عشق تھا.. تبھی ہر مرتبہ اسے جھٹپٹانے پر مجبور کر دیتا..

سوہم ہمیں آپ سے بات نہیں کرنی ...وہ ٹھینگا دکھا کر جانے لگی جب سوہم نے دوبارہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر خود میں بھینچا تھا..

...نا کرو ...بس پیار کر لو ..یہ کہہ کر وہ اس کے لبوں پر جھکا تھا

روحا ہمیشہ ہی اس کی شدت سے بوکھلا جایا کرتی تھی ..اب بھی شرٹ بری طرح مٹھیوں میں جکڑ کر مزاحمت کی.

..مگر وہ اسے بازوؤں میں بھر کر بیڈ پر لٹا کر خود اس پر جھک چکا تھا

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

ابھی ابھی جو پاشا سوہم کی حالت سے حظ اٹھا رہا تھا روم میں داخل ہوا تو اپنا دماغ ہی کھول گیا..

رحاب میڈم بھی کمرے سے غائب تھی..

افففف میری پاگل بیوی یقیناً اپنے کمرے میں چلی گئی ہو گی..

وہ سخت جھنجھلایا اس کے کمرے کی جانب بڑھا.

ریشماں ان کے تماشے دیکھ رہی تھی اور بری طرح ہنس رہی تھی جو رات کے اس پہر وائٹ پیلس میں بدروحوں کی طرح ادھر ادھر بھٹکتے پھر رہے تھے...

پاشا جارحانہ تیور لئے رحاب والے روم میں داخل ہوا تھا اور وہ سچ مچ اپنے بیڈ میں گھسی خوابِ خرگوش کے مزے لے رہی تھی.

مگر کب تک.

پاشا نے روم لاک کیا..اور بیڈ تک آیا..شرٹ اتار کر سائیڈ پر رکھی..

بیڈ پر نیم دراز ہوا..

بہت جلد ہی اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے سینے پر گرایا...وہ کسمسائی...

..نیند تو بھک سے تب اڑی جب ایک کمر سہلاتا ہاتھ کے لمس میں شدت آئی

وہ بوکھلا کر اٹھی

..اور شرٹ لیس غصے سے اسے خود کو گھورتا پا کر رہے سہے اوسان بھی خطا ہوئے

.کیونکہ اپنی شامت اس کے ہاتھ اس نے خود بلائی تھی

..اسے بیڈ پر گرا کر خود اس پر حاوی ہوا

،.اس گستاخی کا مطلب جانِ پاشا ..لب سہلاتے بھاری بوجھل آواز سے پوچھا گیا

مم میں نے کیا کیا؟

میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ مجھ سے دور ہونے کا سوچنا بھی مت ...اور تم اپنے بیڈروم سے یہاں چلی آئیں ..وجہ پوچھ سکتا ہوں،؟

...وہ . مم .مجھے نیند نہیں آ رہی تھی اسی لئے

گڈ ....اب بھی نہیں آنی چاہیے ..یہ کہہ کر پاشا نے اس کی بیوٹی بون پر اپنے لب رکھے تھے ..وہ مچلی...

..پاشا ..رات بھی میں نہیں سوئی تھی ناں ... معصومیت سے کہا گیا

..اب محبت کی ہے تو بھگتو میری جان

.پاشا نے اس کا کوئی بہانہ نہیں سنا تھا

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

..راسم روم میں آیا

..وہ جاگ رہی تھی ..راسم کو غصہ آیا

فانیہ یہ کیا طریقہ ہے یار ...اپنی صحت کا خیال کیوں نہیں رکھ رہی ہو .. تمھیں اب تک سو جانا چاہیے تھا ..کیوں نہیں سوئیں ..راسم نے جھڑکا.

..اس کی آنکھیں ڈبڈبائیں ..جب اچانک لیٹ کر ناراضگی سے سر تک کمفرٹر تانا تھا

..کمفرٹر میں سے سوں سوں کی آوازیں آنے لگیں

..وہ گہرا مسکرایا ...فریش ہو کر آیا

....بیڈ پر نیم دراز ہوا

وہ غصے میں دور کھسکی ..جب کمفرٹر کے اندر اس کے پیٹ پر کوئی چیز رینگی ..وہ

..بوکھلائی کر اچھلی

...مگر راسم کی گرفت مضبوط تھی ..بہت مضبوط

وہ مچلی اور خود سے اس کا آہنی ہاتھ ہٹانے کی کوشش کی مگر بے سود ..چند پلوں

میں ہی نڈھال سی ہو گئی

راسم کا قہقہہ بلند ہوا .....جب پتہ ہے مجھ سے جیت نہیں پاؤ گی تو پنگے کیوں لیتی ہو جان ...کہتے اسے خود میں سمیٹا..

چھوڑیں مجھے راسم ...وہ بری طرح کسمسائی

کیوں؟ پوچھا گیا..

کیونکہ آپ بہت برے ہیں ..جب آپ کو پتہ ہے مجھے آپ کے بغیر نیند نہیں آتی تو پھر کیوں ڈانٹا ..وہ سسکی.

راسم نے اس کے آنسو اپنے لبوں سے چنے تھے..

مجھے سمجھ نہیں رہی ہو جان .... تمہاری طرف سے بہت ڈرا ہوا ہوں میں .. اتنی

.. چھوٹی سی عمر میں اتنی بڑی زمہ داری ڈال دی میں نے تمہارے اوپر

.. اور .... بس تم اپنا خیال رکھا کرو جان ... وہ بھی جھنجھلایا ہوا سا تھا

اور اگر مجھے کچھ ........ فانیہ نے بول کر اپنی ڈانٹ کا بدلہ چکانا چاہا ... مگر راسم نے

.. اس کی بات مکمل نہیں ہونے دی تھی

.. جب اس کی بولتی بند کی

.. پر شدت سے لمس سے اسے سزا دی ... وہ چند پلوں میں اسے نڈھال کر گیا تھا

سرخ چہرہ لئے وہ تڑپی

... راسم نے نرمی سے اسے چھوڑا

..راسم بہت برے ہیں آپ ....برا سا منہ بنایا.اور اسی کے سینے میں منہ دے لیا

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

کبیر روم میں آیا تو وہ بیڈ پر کمفرٹر میں منہ دیئے لیٹی تھی ..وہ دھیمے انداز میں میں
چلتا ڈریسنگ کی طرف گیا کہ اس کی نیند خراب نہ ہو

..یہ جانے بغیر کہ وہ سوتی بنی ہوئی ہے ..سو نہیں رہی
.جانے کیوں مگر اسے نیند نہیں آ رہی تھی

لاشعوری طور پر ہی سہی وہ اس کا انتظار کر رہی تھی ..مگر خود یہ بات ماننے سے انکاری تھی..

وہ فریش ہو کر باہر آیا.....

گھنے سیاہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا موبائل میں مصروف سا بیڈ تک آیا...

بیڈ پر نیم دراز ہوا تو ساتھ لیٹے وجود کا سانس سینے میں الجھا تھا کبیر کی خوشبو اپنے اتنے قریب محسوس کر کے

کبیر نے ایک بھرپور نظر اس سوتے بنتے وجود پر ڈالی اور مبہم سا مسکرایا.

پھر فون میں بزی ہو گیا.

.وہ جانے کیوں سخت تلملائی

...اونہہ ...کچھ زیادہ ہی شرافت کا مظاہرہ ہو رہا ہے مگر کب تک

....وہ جھنجھناتی اٹھ بیٹھی

..مگر کبیر لاپرواہ سا بیٹھا رہا

...وہ قریب آنا چاہتا تھا تو تب پرابلم تھی اب اگنور کر رہا تھا تو مسئلہ

.وہ بھی غلط ارادے باندھتی اتن فن کرتی اٹھی اور واش روم گھس گئی

..اونہہ دیکھتی ہوں کب تک مومن بنے بیٹھے گے

..وہ باہر آئی تو کبیر شاکڈ رہ گیا کیونکہ وہ ریڈ کلر کے سلیولیس نائٹ گاؤن میں تھی

..اطمینان سے آکر بیڈ پر لیٹ گئی

کبیر کی بیک بون میں سرسراہٹ ہوئی ..فوراً ایک ہاتھ کمر میں ڈال کر اسے اپنے سینے میں بھینچا.

....وہ بوکھلائی

اس گستاخی کا مطلب ڈئیر مسز کبیر ابراہیم ......چاہتی کیا ہو آخر؟ وہ غور سے اس کے چہرے کو دیکھتا پوچھ بیٹھا

..ابھی وہ جو بے وجہ جھنجھلا رہی تھی ..اب اس کہ دہکتی قربت میں بے حد گھبرائی

اس کی پر تپش نگاہوں کی لپک سے ماتھے پر پسینے کے ننھے قطرے نمودار ہوئے

...کک ..کچھ نہیں ..چھوڑیں مجھے

کبیر نے نوٹ کیا اس نے ابھی تک ہاتھوں سے مزاحمت کر کے اسے دور کرنے یا کبیر کو دھتکارنے کی ہر گز کوشش نہیں کی تھی.

اوو ..تو یہ بات ہے ...مگر ابھی نہیں ڈئیر وائفی ..میری محبت کی قدر سہی طرح جانو پھر)

(

...چھوڑ دیا ...یہ کہہ کر کبیر اس سے دور ہوا ...اور کروٹ بدل کر لیٹ گیا

زمل نے خونخوار نظروں سے اس کی پشت کو گھورا.

..اور جھلاتی کروٹ بدل کر سو گئی

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺
🌺🌺

چھ ماہ گزر گئے تھے ..کبیر نے پل پل زمل کا اس کی ہر چھوٹی سی بات کا

.بے حد خیال رکھا

کبھی کبھی وہ اس کی اتنی محبت پر خود ہی حیران ہو ہو جاتی ..کہ وہ کیوں اس سے

.اتنی محبت کرتا تھا

.بدلے میں کچھ چاہتا بھی نہیں تھا کوئی تقاضا کوئی ڈیمانڈ نہیں

دوریاں ہنوز برقرار تھی ..کبیر نے اس کے قریب آنے کی کوشش ہی نہیں کی. کرتا تو جان لیتا کہ اب تو وہ بھی اسے چاہنے لگی تھی ..پل پل اس کا انتظار کرتی تھی

وہ جب نا دکھائی دیتا تو بے قرار ہو جاتی تھی..

سوہم نے ان چھ ماہ میں روحا کو اتنی محبت دی تھی کہ پچھلے چند سالوں کا مداوا ہو چکا تھا ..سوہم نے اسے دنیا بھلا دی تھی.

پاشا کی محبت اور پاگل پن میں بھی دن با دن اضافہ ہی ہوا تھا..

روح اور رحاب بھی کنسیو کر چکی تھیں.

سب بے پناہ خوش تھے...

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

بہت بڑی گڑبڑ ہو گئی تھی..

چھ ماہ پہلے پاشا ٹیم نے جس جاگیر دار درندے عرفان قادر کا سر کچلا تھا...

اب اس کے باپ اور بھائی نے پورے گوٹھ میں سرکشی مچائی ہوئی تھی.

کو کھلے عام چیلنج executioners اڑتی اڑتی خبریں پاشا تک پہنچی تھیں کہ وہ کرتا پھر رہا ہے کہ بیٹے کی موت کا بدلہ لیتے ہوئے ان کو موت کے گھاٹ اتارے گا.

اور ظلم تو یہ تھا کہ انھیں طیش دلانے کو گوٹھ کی کئی لڑکیاں اٹھا لیں تھیں اور دوسرے بیٹے کے فارم ہاؤس پر بھجوا دیں تھیں..

پاشا آگ کا گولہ بن چکا تھا..مگر ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھانا ضروی تھا.
جب جاگیر عمران قادر کے ظلم کی انتہا ہو گئی تو پاشا حساب لینے پہنچ گیا تھا.

رات کے اندھیرے میں وہ فارم ہاوس پر گھیرا تنگ کر رہے تھے.

...دونوں فرعون اندر موجود تھے

...لڑکیاں بھی اندر تھیں

..پاشا نے بھرپور اٹیک کیا

...مگر انھوں نے بھی بھرپور تیاری کر رکھی تھی ..سامنے سے خوب مزاحمت کی

..بے تحاشا فائرنگ تھی جو دونوں طرف سے ہو رہی تھی

..وہ اندر تک پہنچ چکے تھے ....جب بزدلوں نے پیٹھ پر وار کیا

...باہر سے کئی آدمی ان پر حملہ آور ہوئے تھے

فائرنگ کی برسات ہوئی ...اسی دوران ایک گولی تھی جو کہ سوہم خان کا پہلو چیرتی نکل گئی تھی..

مگر ہار ماننا انھوں نے سیکھا نہیں تھا..

ابھی پاشا سوہم خان کو کور کرتا کہ ایک سرسراتی گولی کبیر کے دائیں طرف سینے کو چیرتی نکلی تھی..

وہ زمین پر گرتا چلا گیا...

مگر پھر بھی دیوار کا سہارا لے کر اٹھ کر بیٹھا تھا..

اب پاشا بھسم کرنے والے انداز میں آگے بڑھتا لاشوں کے ڈھیر بچھا رہا تھا... ساتھ ہی اپنے خاص آدمیوں کو اشارہ بھیجا تھا

..جس سے وہ سمجھ گئے کہ اب انھیں ان چاروں کو کور کرنا ہے

سوہم نے وہاں موجود کھڑکی کا پردہ کھینچ کر مضبوطی سے اپنی کمر پر باندھ کر پہلو سے تیزی سے نکلتا خون روکنے کی ناکام سی کوشش کی تھی.

بہت جلد پاشا، راسم اور سوہم نے ان پر قابو پایا تھا ..ان کے آدمی بھی پہنچ چکے تھے..

..اس پاگل وڈیرے کو جھاگ اڑاتی حالت میں گھسیٹ کر ٹارچر سیل لے جایا گیا تھا

.کیونکہ اس کے ظلموں کی انتہا ہو چکی تھی

.بیٹا تو کب کا باپ کو چھوڑ کر فرار ہو چکا تھا

...لڑکیاں بازیاب کروا لی گئیں

.پاشا کبیر اور سوہم کی جانب لپکا تھا ..راسم بھی گھبرایا

..کیونکہ دونوں کے چہرے خون بے تحاشا بہنے کی وجہ سے پیلے زرد پڑ چکے تھے

...کبیر، ........ غنودگی میں جاتے کبیر کو راسم نے بے چینی سے پکارا

کبیر کی آنکھیں بند ہونے سے پہلے ایک دشمن جاں کی شبہہ آنکھ کے پردے پر لہرائی.

پاشا سوہم پر جھکا..

سوہم خان ...پاشا نے آواز دی....

میرے بچے اور روح کا .......خیال رکھنا پاشا ...سوہم نے اٹکتے کہا ..مجھے لگتا ہے.

اششششش ...سوہم خان شٹ اپ کچھ نہیں ہوگا یار تمھیں ...

کبیر کو دیکھو پاشا....

سوہم خان کو ایسی حالت میں بھی کبیر کی پڑی تھی ..بہت جلد سوہم بھی ہوش و خرد سے بیگانہ ہوا تھا.

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

..وہ کمرے کی تفصیلی صفائی کرنے میں مشغول تھی

.اس کے بغیر وقت گزارنا جان کا آزار بن جایا کرتا تھا اب تو

الماری میں گھسی...اس کی ہر چیز قیمتی متاع کی طرح الٹ پلٹ کر دیکھ کر پھر سہی طرح ترتیب سے رکھی.

اس شرٹ پر نظر پڑی جو رات اس نے پہن رکھی تھی ..زمل نے شرٹ اٹھا کر عقیدت سے آنکھوں اور لبوں سے لگائی ..

اس ستمگر کی خوشبو روح میں اتاری ...

شرٹ کھول کر سامنے کی ..بہت برے ہیں آپ ...بہت زیادہ ..کیا منہ سے بولنا بہت ہی ضروری ہے ..آنکھوں سے نہیں پڑھ سکتے ..

اونہہ ....بے وقوف کہیں کے ..وہ جھنجھلائی ..

سنیں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا آپ کیا کرتے ہیں بس اتنا جان چکی ہوں آپ ایک اچھے انسان ہیں ..بلکہ بہت اچھے ..اور مجھے آپ سے بے تحاشا محبت ہو گئی ہے ..سنا آپ نے.

وہ شرٹ سے باتیں کرتی معصوم سے منہ بنا رہی تھی.

المارى سارى ایک مرتبہ تو اوندھی کر کے پھر سمیٹی ..کبیر کا پرسنل ڈرار تھا..

نظر پڑی تو کھول کر دیکھنے کو دل کیا..

پھر دل کے کہنے پر کھول کر دیکھ ہی لیا...

ایک فائل تھی.اٹھائی اور کھول کر دیکھی تو حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹے تھے اس پر

...کبیر ابراہیم کے نام پہ جانے کون کون سی ڈگریاں تھیں جو فائل میں رکھی تھیں

Awwwwwwwww

ڈئیر ہبی تو واہ واہ پڑھے لکھیں ہیں ..میں تو ایویں ای کبیر ابراہیم کو ہلکے میں لے رہی تھی...

مگر دیکھ لیں ڈئیر ہبی مجھے آپ سے محبت آپ کی ڈگریاں دیکھنے کے بعد نہیں ہوئی

وہ گہرا سا مسکرائی

...اور بے چینی سے اس ستمگر کا انتظار کرنے لگی

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

روحا پر عجیب کسلمندی سی طاری تھی..

دل بہت برا ہو رہا تھا ....وہ اور رحاب تقریباً ففتھ منتھس پریگننٹ تھیں ... عجیب ہی دن تھا..

بی جان بھی فون کر چکیں تھیں اور سب خیر خیریت کا پوچھ چکیں تھیں

وہ اور رحاب ریشماں کے پاس بیٹھیں تھیں..

..جانے کیوں ریشماں کا چہرہ سرخ پڑا ہوا تھا

..بار بار قرآنی آیتیں منہ میں پڑھ رہی تھیں

مگر ان نازک جانوں کے سامنے ان کی نازک حالت کو دیکھتے ہوئے ضبط کے کڑے

...پہرے خود پر بٹھائے ہوئے تھے

...بچے پڑھائی میں مصروف تھے

فانیہ کی بھی حالت بری تھی .. سیون منتھ میں اسے اپنا آپ سنبھالنا دوبھر ہو چکا

..تھا

..جب بے چین سی زمل بھی لاؤنج میں آ گئ

ریشماں جی ....میں ان کو کب سے فون ملا رہی ہوں اٹھا نہیں رہے ...آپ کی
...بات ہوئی ہے کیا ان سے ..کدھر ہیں؟ کب آئیں گے

...آج زمل کی بے چینی چھپائے نہیں چھپ رہی تھی

ارے واہ جی واہ آج تو دیور جی کا پوچھا جا رہا ہے کبیر تو خوشی سے غش ہی نا کھا
.جائے ...رحاب نے چھیڑا
زمل بلش کر گئی

سرخ ہلکی کامدار فراک پر ہلکے سا میک اپ کیے آج اسے کبیر ابراہیم کا شدت سے انتظار تھا.

ریشماں نے پہلو بدلا.

ریشماں سوہم خان کدھر ہیں ....وہ بھی نہیں فون اٹھا رہے ایک تو انھیں پتہ نہیں ہمیں ستا کر کیا مزا آتا ہے..ہماری طبیعت ٹھیک نہیں ...انھیں بلائیں اور کہیں کہ ہمیں ڈاکٹر کے پاس لے جائیں..

روحا جھنجھلائی..

...ارے پگلیوں کیوں جان ہلکان کرتی ہو

جاؤ اپنے اپنے کمروں میں آرام کرو ..جب وہ آ جائیں گے تو جھگڑ لینا خوب سارا ان سے.

..ریشماں کی آنکھوں کے کونے نم ہوئے جو کہ رحاب سے چھپے نا رہے

....ریشماں آپ پریشان ہیں کیا ہوا ہے مجھے بتائیں

ارے نہیں میں کیوں پریشان ہونے لگی ..اور جاؤ اپنے کمروں میں جاؤ .....ہر وقت میرا دماغ نا کھایا کرو ...ریشماں نے انھیں جھڑکا تاکہ وہ اپنے اپنے کمروں میں چلی جائیں اور وہ کچھ کر سکیں...

انھیں خاطر خواہ اثر نہیں ہوا بلکہ بادل نخواستہ یہ سوچ کر کے ریشماں کی طبیعت خراب ہے اٹھ کر اپنے کمروں میں چلیں گئیں...

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

پاشا ہوسپیٹل میں سفید پڑتے چہرے کے ساتھ بیٹھا تھا جب اسے اطلاع ملی کے جاگیردار کا بیٹا اپنے کافی سارے آدمیوں کے ساتھ وائٹ پیلس پر حملہ کرنے والا ہے..

راسم تم یہ سب سنبھالو.....میں ابھی آیا..

پاشا بھسم کرنے والے انداز میں باہر نکلا

وائٹ پیلس کی سکیورٹی کافی ٹائٹ تھی

...مگر پاشا کا دل کیا اس وقت پورا شہر جلا دے

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

.مخصوص گاڑی کی آواز پر رحاب اٹھ کر کھڑی ہوئی

....رات کے دس بج چکے تھے

...ایک دل کیا باہر جا کر دیکھے کہ کون ہے

...مگر پھر کچھ سوچ کر کھڑکی میں آئی

..آنکھیں سیراب نا ہو پائیں تو آہستگی سے باہر کی جانب قدم بڑھائے

...لاؤنج تک آئی ..مگر کچھ غیر معمولی لگا تو تیز قدم اٹھاتی باہر برآمدے تک آئی

پلر کے پیچھے سے جو دلدوز اور دہشت ناک نظارہ دیکھنے کو ملا اس کے پیروں نیچے سے زمین کھسکی تھی....

..آسمان سر پر گرا تھا

اس کا مہربان سی مسکان والا پاشا جانے کد چیز سے مگر تیزی سے اندر اتے بندوں کی چمڑی ادھیڑ رہا تھا..

ہر طرف فائرنگ ہو رہی تھی ..مگر سائلینسر لگی پسٹلز کی گولیوں کی آوازیں نہیں آ رہی تھیں گارڈز نے چاروں طرف سے اندر آتے آدمیوں کو روک رکھا تھا.

پاشا کا تیز دھار آلہ تیزی سے گردنیں، کلائیاں کاٹ رہا تھا سینے اور پیٹ چاک کر رہا تھا..

جسم ادھیڑ کر تار تار کر رہا تھا....

وہ خوف سے لٹھے کی طرح سفید پڑ چکی تھی..

جب کچھ مزاحمت کم ہوئی تو پاشا کو کچھ غلط بہت غلط محسوس ہوا..

...پیچھے مڑ کر دیکھا

..تو جھنجھنا اٹھا

..رحاب کمرے میں جا کر فورا خود کو روم میں لاک کر لو ...وہ دھاڑا

...اور اسی طرح لاشیں بچھاتا رہا

..رحاب کا دماغ بلکل ماؤف اور ٹانگیں شل ہو چکی تھیں ..چلتی کیا

..جب پاشا بھسم کرنے والے اندازہ میں اس کی جانب آیا

...مقصد اسے اندر لے کر جانے کا تھا

....مگر وہ تیز دھار آلہ لئے پاشا کو خود کی جانب آتا دیکھ قدم قدم پیچھے ہٹنے لگی تھی

..اس کے پیچھے گلدان تھا

...اس سے پہلے وہ گلدان میں الجھ کر گرتی ..پاشا تیزی سے اس کی جانب بڑھا

مگر وہ ایک دلدوز چیخ مارتی ہوش و خرد سے بیگانہ اس کے بازوؤں میں جھول گئی تھی ..

..افففف ...یہ ہو کیا رہا ہے ..پاشا نے اسے بازوؤں میں بھرا اور اندر کی جانب آیا

...تبھی وائٹ پیلس روحا اور زمل کی دلخراش چیخوں سے لرز گیا تھا

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

..ابھی ابھی ڈاکٹرز آپریشن تھیٹر سے باہر آئے تھے

..راسم لپک کر ڈاکٹرز کے پاس گیا

..کیا ہوا ڈاکٹر پلیز بتائیں

مسٹر راسم وہ دونوں بلکل ٹھیک ہیں ..گولیاں نکال دی ہیں ..بر وقت خون ملنے پر

...وہ سیو ہیں

راسم نے سکون سی ایک ٹھنڈی سی سانس بھری

..اور سجدہ شکر ادا کیا

وائٹ پیلس میں ریشماں کو فون لگایا ..اور بتایا کہ دونوں ٹھیک ہیں ..اب وہ انھیں ..بتا سکتی ہیں کہ کبیر اور سوہم زخمی ہو گئے تھے

ریشماں نے سکھ کا سانس لیا، پاشا نے وائٹ پیلس پر حملہ کرنے والوں پر بھی .قابو پا لیا تھا

..سب سیو تھے

مگر رحاب کی حالت ٹھیک نہیں تھی.

وہ اسے لئے اندر آیا تھا جب ریشماں نے روحا اور زمل کو سوہم اور کبیر کو گولی لگنے اور زخمی ہونے کی اندوناک خبر سنائی.

وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیں تھیں ...جب روحا بے ہوش ہو کر گر پڑی تو زمل کی بھی چیخیں نکل گئیں...

پاشا نے بے بسی سے ریشماں کی جانب دیکھا کس کس کو سنبھالتا...

جلدی سے ڈاکٹر کو وائٹ پیلس بلایا گیا تھا...

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

روحا ہوسپیٹل کے سرد سے کمرے میں بیڈ پر سوہم خان کے پاس بیٹھی کب سے بے تحاشا روئے جا رہی تھی.

اور سوہم کے اعصاب تنے ہوئے تھے..

وہ اس کا ضبط آزما رہی تھی...

روح پلیز رونا بند کرو یار .... میں ڈسٹرب ہو رہا ہوں ان آنسوؤں سے ..جب جانتی ہو اچھی طرح کہ یہ آنسو مجھے کتنی تکلیف دیتے ہیں تو کیوں کرتی ہو ایسا ..اور طبیعت

بھی ٹھیک نہیں تمھاری .. میرے بے بی کو بھی ڈسٹرب کر رہی ہو ..ناؤ سٹاپ اٹ پلیز.....

.. سوہم آپ کون ہیں اور کیا کرتے ہیں ...روحا کا سرسراتا لہجہ سوہم کو تکلیف ہوئی

.. تمھیں مجھ پر بھروسہ نہیں روح؟ سوہم نے سنجیدگی سے پوچھا

ہے مگر آپ نے پرامس کیا تھا کہ آپ ہمیں بتائیں گے وقت آنے پر ..اور وہ وقت آ چکا ہے .. کیونکہ جب ہمارا بچہ ہم سے پوچھے گا کہ میرے پاپا کیا کرتے ہیں .. تو ہمیں معلوم ہونا چاہیے ...اسے جواب دینے کے لئے

..سوہم نے ایک سرد آہ بھری اور روحا کو تمام حقیقت بتاتا چلا گیا

..وہ حیرت سے گنگ سنتی رہی

..جب وہ بتا چکا تو اس کے سینے پر سر رکھ کر پھر پھوٹ پھوٹ کر رو دی

وہ پھر بیزار ہوا ...روح یہ کیا جان ..میں نے اس لیے بتایا کہ تم رونا بند کرو مگر

..تم ... ....پٹیوں میں جکڑا سینا ..سوہم نے دونوں ہاتھوں سے اسے خود میں سمیٹا

...پلیز روح ....وہ روہانسا ہوا

ہمیں آپ پر ناز ہے ...روح نے کہا تو وہ مبہم سا مسکرایا

اور ناز کا میں نے اچار ڈالنا ہے ..یہ کہو سوہم خان مجھے آپ سے بے پناہ محبت ..ہے ...اتنا پیار آ رہا ہے کہ دل کر رہا ہے ابھی آپ کو لپ کس کر لوں

.وہ ایسی حالت میں بھی اسے چھیڑنے سے باز نہیں آیا

حسبِ معمول وہ تلملائی .اونہہ ..لیٹے ہیں ہوسپیٹل کے بیڈ پر اور عاشقی سوجھ رہی .ہے ..وہ سوں سوں کرتی بولی

ایسے زخموں سے مجھ جیسے شیر کو کچھ فرق نہیں پڑتا جان پہلے کا واقعہ بھول گئی ہو..؟

سوہم خان ...وہ چلائی تو وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

...کبیر اس دشمن جاں کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا

جو کب سے بلکل قریب چیئر پر بیٹھی مسلسل پھوٹ پھوٹ کر رونے میں مصروف تھی.

انھیں آنسوؤں نے تو اس کے پاؤں میں محبت کی زنجیریں ڈالی تھیں ...اور اب ..پھر وہ کب سے یہی شغل فرما رہی تھی

تھے ...ڈھیٹ executioners پر وہ بھی

ڈارلنگ کیوں رو رہی ہو اچھا نہیں ہوتا کہ تمھاری جان چھو........

شٹ اب کبیر ابراہیم ..کوشش بھی مت کیجئے گا یہ الفاظ منہ سے نکالنے کے لیے ..میں پہلے ہی سیفی کو کھو چکی ہوں ..اب مزید کسی کو بھی نہیں کھونا چاہتی ..وہ چلائی

سیفی سے تو محبت کرتی تھیں ...کبیر نے جتایا

تو میں پاگل ہوں ...الو کی پھٹی ...جو یہاں بیٹھ کر گھٹنوں سے ایک ایسے بے حس شخص کے لئے آنسو بہا رہی ہوں جو مجھ سے محبت کے دعوے کرتا ہے مگر مجھے

جاننے کی اب تک کوشش نہیں کی.. سوں سوں کرتی وہ بھڑک کر بولی تو کبیر کا

.قہقہہ جاندار تھا

...زمل نے اسے خونخوار نگاہوں سے گھورا

... تھوڑا صبر کرو جان گھر جا کر بتاؤں گا کہ تمھیں کتنا جانتا ہوں کتنا نہیں

.چپ کر کے لیٹے رہیں کبیر ابراہیم ....ورنہ ..زمل نے دانت پیسے

....ورنہ سینے سے لگا لو گی؟..یا منہ بند کرو گی میرا

.اس کی بات سمجھ کر زمل کانوں تک سرخ ہوئی تھی

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

رحاب کو کچھ گھنٹوں بعد ہوش آیا تو ریشماں اور پنکی اس کے پاس موجود تھیں.

فانیہ بھی اس کے سرہانے بیٹھی تھی.

وہ جانے کیوں بے آواز آنسو بہا رہی تھی ..پاشا کا ایسا روپ دیکھا تھا کہ رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے..

اتنی دیر میں ہی پاشا کمرے میں داخل ہوا تھا ..رحاب نے بے تحاشا سہم کر فانیہ کی گود میں منہ چھپایا.

پاشا نے بری طرح دانتوں تلے لب کچلے ... نم آنکھیں لئے کمرے سے باہر نکل گیا...

ریشماں سب سمجھ گئی...

اب تو ان کو حقیقت بتانا ضروری ہو گیا تھا .. سو ریشماں نے رحاب اور فانیہ کو ساری حقیقت بتا دی..

رحاب کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑا ...ابھی وہ ستمگر نم آنکھیں لئے وہاں سے گیا تھا.

وہ فوراً اٹھی ...ریشماں نے ٹوکا..

..اری کہاں چل دیں .. طبیعت ٹھیک نہیں تمہاری

...ریشماں مجھے ان سے ملنا ہے ابھی ..وہ کہتی نڈھال سے قدموں سے باہر آئی

سوہم اور کبیر ٹھیک تھے ..اسے ہوسپیٹل جانا تھا تو کچھ ضروری چیز لینے کمرے میں آیا تھا..

...آہٹ پر الماری میں ہی منہ دیئے کھڑا رہا
مگر کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا تو فوراً پیچھے مڑ کر دیکھا

.پیچھے وہ چکراتے سر کو تھامے گرنے کو تھی

.جب پاشا نے لپک کر اسے بازوؤں میں بھینچ کر سہارا دیا

What the hell is goings here.......

...وہ دھاڑا

..مگر رحاب نے اسے ٹائیٹلی ہگ کیا ..اور بے آواز آنسو بہانے لگی

..اب کیا ہے رحاب ..کیوں رو رہی ہو یار ..وہ جھنجھلایا

مم .مجھے معاف کر دیں میں نے آپ کو غلط سمجھا ...اس نے پاؤں فل اوپر اٹھا کر

...پاشا کے ماتھے پر عقیدت سے بوسا لیا

آہاں .....ایسے کروگی تو ہوسپیٹل بھی نہیں جا پاؤں گا جان ..پاشا بہکا ...اور اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو محبت سے چوما

...آپ نے مجھے معاف کر دیا .....رحاب نے شرمندگی سے پوچھا

میں ناراض نہیں تھا ..مگر ہر مرتبہ تم مجھے ڈرا دیتی ہو ..میں ڈر گیا تھا کہ کہیں اپنے بے بی کو نا کھو دوں .. ...رحاب مجھے یہ بے بی چاہیے...

پاشا نے اسے بازوؤں میں اٹھا کر نرمی سے بیڈ پر لٹایا..اور اس کے لبوں پر جھکا....

رحاب گھبرائی ..اب تک وہ پاشا کہ اس کے لئے پاگل پن کی عادی نہیں ہو پائی تھی ..رحاب نے اس کی شرٹ مضبوطی سے مٹھیوں میں جکڑی

..لمحے کافی فسوں خیز تھے ..مگر پاشا کو اس سے الگ ہونا پڑا

.ہوسپیٹل جانے کے لئے

..پاشا ہوسپیٹل گیا تو راسم فریش ہونے گھر آیا

..کمرے میں آیا تو وہ نڈھال سی بیٹھی اسی کا انتظار کر رہی تھی

..آنکھوں میں آنسو تھے ..وہ تڑپ کر اس کی جانب لپکا

...کیا ہوا فانیہ طبیعت ٹھیک ہے ..پین تو نہیں ہو رہا ہوسپیٹل چلیں

راسم نے اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالوں میں بھرا..مگر فانیہ نے قریب ہو کر اس کے چہرے کا ایک ایک نقش عقیدت سے چوما..

راسم حیران ہوا...

آہاں خیریت ہے جان ...آج بڑا پیار آ رہا ہے..

مجھے سب پتا چل گیا راسم..میں آپ کو کتنا غلط سمجھتی تھی ....آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا؟ اس نے شکوہ کیا

اگر پہلے پتہ ہوتا کہ یہ انعام ملے گا تو کب کا بتا دیتا ..اس نے ٹھنڈی سانس بھری.اور اس کے بھرے بھرے خوبصورت وجود کو نظروں کے حصار میں لیا

تو آپ کا مطلب میں آپ سے محبت نہیں کرتی ..وہ بگڑی

کرتی ہو مگر عمل نہیں کرتی ..جیسے میں کرتا ہوں ..یہ کہہ کر اس نے نرمی سے اسے اپنے حصار میں لیا تھا .فانیہ نے سکون سے اس کے سینے پہ سر رکھ کر آنکھیں موندیں...

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

دس دن ہو چکے تھے..

زمل نے دن رات ایک کر دیئے تھے ..اس کی خدمت کرنے میں اس کا خیال رکھنے میں..

اس کی توجہ اور محبت ہی تھی .کہ بہت جلد اس کے زخم مندمل ہو چکے تھے..

اب بھی رات کے دس بجے ڈھیلی سی ٹی پنک ٹی شرٹ ٹراؤزر پہنے وہ اسے ..میڈیسن دے رہی تھی ..مصروف سا انداز تھا ..بالوں کا ڈھیلا سا جوڑا بنا رکھا تھا آنکھوں میں نیند کا خمار تھا...وہ شاید تھک چکی تھی.

...مگر آج کبیر کے دیکھنے کا انداز بدلا ہوا تھا .. تبھی وہ بری طرح نروس ہو رہی تھی ..وہ اٹھ کر جانے لگی جب کبیر نے اسے بازو سے کھینچ کر اپنے اوپر گرایا تھا

............کبیر یہ کیا آپ کا زخم دکھ جائے

اشششش ..کبیر نے اس کے لبوں پر انگوٹھا رکھ کر اسے چپ کرایا اور نرمی سے انھیں سہلایا.. خبردار آج بولنے کی حماقت مت کرنا..

یہ کہہ کر کروٹ لی اور اس پر حاوی ہوا..

مم مگر آپ کا......کبیر نے اس کی بات پوری نہیں ہونے دی ..جب اسے لبوں کو اپنے لبوں کی پر حدت گرفت لے کر مزاحمت کرتے ہاتھ بیڈ سے لگائے تھے..

کافی دیر وہ خود کو سیراب کرتا رہا ..جب لبوں کو آزادی بخشی

کبیر آ...آپ زخمی ...پپ ..پاگل تو نہیں ہو گئے ..کندھے سے کھسکتی شرٹ اور اس کی شدت سے گبھرا کر وہ گھٹی سی آواز میں بولی..

ابھی میرا پاگل پن دیکھا ہی کہاں تم نے جان ...آج دیکھو گی ...اور اگر بولنا بند نہیں کیا تو میرے ہر عمل میں شدت آلئے گی ..ایسے

یہ کہہ کر وہ دوبارہ اس کے لبوں پر جھکا تھا ..اور واقعی پھر زمل میڈم کو پوری رات ..اس کا پاگل پن جھیلنا پڑا ..جس سے وہ آج تک بچی ہوئی تھی

..مگر آج نہیں بچ پائی تھی

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

وقت پر لگا کر اڑ گیا

فانیہ نے ایک پیاری سی اپنے جیسی گڑیا کو جنم دیا

پھر کچھ ہی عرصے میں روحا سوہم خان جیسے بیٹے اور رحاب ایک پیاری سی بیٹی کو اس دنیا میں لائی..

کبیر زمل کو لے کر گھومنے کے لئے سوئیزرڈ لینڈ چلا گیا..

بچوں کے آنے سے وائٹ پیلس میں ہر جانب خوشیاں بکھر گئیں.

روحا نے بی جان کو بھی تمام حقیقت بتا دی تھی ..پھر بی جان بھی بڑے فخر ان سے ملنے آئیں تھیں ..اور بچے کو دیکھ کر تو دنیا بھول گئیں..

فانیہ بھی راسم کے ساتھ اپنی مما سے ملنے گئی ہوئی تھی

دنیا مکافات عمل کا نام ہے وہ دھوکا جو نایاب نے فانیہ کے ساتھ کیا تھا ...اب وہ اپنے اعمال کا کیا بھگت رہی تھی ..شوہر فراڈ نکلا اور سب کچھ لے کر بھاگ گیا...

ادھر جب شاہینہ کو کینسر جیسی موذی بیماری لگی تو اپنے کیے گناہ یاد آئے اور وسیم کو سب سچائی بتادی..

آیا تھا وسیم ڈھونڈتے ڈھونڈتے اسے .....معافی مانگی..

.اسے اپنی زندگی میں خوش و خرم دیکھ کر واپس لوٹ گیا

🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺🌺

بنے پھرتے تھے ..اپنی ہی اولاد نے تگنی کا executioners وہ .جو بڑے
...نچایا تو عقل ٹھکانے لگی

سب سے شرارتی تو سوہم خان کا دھماکہ تھا ..جس نے روح کے ناک میں دم کر
.رکھا تھا

..اب بھی الماری میں منہ دیئے باآواز بلند بڑبڑانے میں مصروف تھی

ایک تو باپ اوپر سے بیٹا ..ہمارا تو سانس لینا مشکل کر رکھا ہے ...وہ جھنجھلائی

جب اچانک سوہم خان نے اسے اپنی جانب کھینچ کر اپنے سینے میں بھینچا ..اور اس کی سانسیں اپنی سانسوں میں الجھائیں

وہ اس اچانک افتاد پر بوکھلائی ...شدت ضبط سے چہرہ لال سرخ ہو گیا ..جب سوہم نے نرمی سے اسے چھوڑا تو وہ بری طرح سانس ہموار کرنے میں مصروف تھی.

آہیییہہہہہ ...یہ کیا تھا سوہم خان؟ وہ بھنا اٹھی.

وہ میں تمھیں بتا رہا تھا کہ سانس لینا مشکل کرنا کسے کہتے ہیں ..وہ آنکھوں میں دنیا جہاں کی شرارت لئے سر کجھاتا معصومیت سے اسے بتا رہا تھا..

سوہم خان ہم چھوڑیں گے نہیں آپ کو ..وہ دانت کچکچاتی اس کی جانب لپکی.

وہ قہقہہ لگاتا باہر بھاگ چکا تھا......

اس کہ پیچھے روحا باہر آئی...

لاؤنج میں پاشا اپنی گڑیا کو گود میں لئے بیٹھا تھا.پاس ہی رحاب بیٹھی مسکرا رہی تھی

منظر بہت خوبصورت اور مکمل تھا.

ختم شد